

تفسیر صدیقی

جلد سوم

از

شمس المفسرین بحوالہ علامہ ذہب القاسمی

حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی صاحب مدظلہ العالی

حسرت اکیڈمی پبلیشرز، لاہور

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ
 قَدْ نَبَأْنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ
 إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰﴾

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ ؛ وہ تم سے عذر کریں گے، حیلے حوالے کریں گے، بتائیں گے۔ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ؛ جب تم ان کے پاس آ جاؤ گے۔ قُلْ لَا تَعْتَذِرُوا ؛ تم ان سے کہو، عذر و حیلہ نہ کرو۔ لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ ؛ ہم ہرگز تمہاری باتوں کا یقین نہ کریں گے۔ تمہاری کوئی بات نہ مانیں گے، ہم تم سے مامون نہیں۔ قَدْ نَبَأْنَا اللَّهُ ؛ اللہ نے ہم کو خبر دے دی، ہم کو واقف کرایا، ہم کو معلوم کرا دیا۔ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ؛ تمہاری خبروں سے۔ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ ؛ اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھے گا، تمہارے کاموں کی نگرانی کرے گا۔ ثُمَّ تُرَدُّونَ ؛ پھر تم واپس کئے جاؤ گے، لوٹائے جاؤ گے۔ إِلَىٰ عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ غائب و حاضر کے جاننے والے کی طرف۔ نہاں و عیاں کے عالم کی طرف۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر تم کو خبر دے گا، بتا دے گا۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ؛ جو کچھ تم کرتے تھے۔

ترجمہ :- جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ عذر خواہی کریں گے (باتیں بنائیں گے)۔ (پیغمبر) تم ان سے کہہ دو، باتیں نہ بناؤ۔ ہم تمہاری کسی بات کا یقین نہیں کرتے۔ اللہ نے تمہاری خبروں کی ہم کو اطلاع دے دی ہے اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھے گا پھر تم اس (خدا) کی طرف واپس کئے جاؤ گے جو باطن اور ظاہر (نہاں اور عیاں سب) کا جاننے والا ہے۔ پھر وہ تم کو بتا دے گا جو کچھ تم کرتے ہو۔

سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ
 إِنَّهُمْ رَجِسٌ وَمَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۱﴾

سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ ؛ عنقریب یہ تمہارے سامنے حلف اٹھائیں گے۔ اللہ کی قسمیں کھائیں گے۔ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ ؛ جب تم ان کے پاس جنگ سے واپس آؤ گے۔ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ؛ تاکہ تم ان سے اعراض کرو۔ درگزر کرو، ان کی غلطیوں پر متوجہ نہ ہو۔ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ؛ اچھا، ان سے اعراض کرو، ان کی طرف متوجہ نہ ہو، ان سے درگزر کرو۔ إِنَّهُمْ

رِجْسٌ؛ یہ لوگ پلید ہیں۔ ناپاک ہیں۔ وَمَأْوَهُمْ جَهَنَّمُ؛ ان کا مقام جہنم ہے، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ؛ ان کے کرتوتوں کا بدلہ، ان کے اعمال کی سزا جو وہ کرتے تھے۔

ترجمہ:- عنقریب یہ لوگ تمہارے پاس (آئیں گے اور) خدا کی قسمیں کھائیں گے، جب تم ان کے پاس جنگ سے واپس پلٹو گے، تاکہ تم ان سے اعراض کرو۔ اچھا، تم ان سے درگزر کرو۔ یہ بڑے پلید اور ناپاک لوگ ہیں، ان کا مقام جہنم ہے ان کے اعمالِ بد کی سزا۔

يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ

فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝

يَخْلِفُونَ لَكُمْ؛ وہ تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے، حلف اٹھائیں گے۔ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ؛ تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ؛ اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ۔ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ؛ تو اللہ راضی نہ ہوگا۔ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ؛ فاسق قوم، بد معاش لوگوں سے۔

ترجمہ:- (یہ غیر حاضر لوگ) تمہارے سامنے آکر (جھوٹی قسمیں کھائیں گے) حلف اٹھائیں گے کہ تم ان سے کسی طرح راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان لوگوں سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا۔

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

الْأَعْرَابُ؛ یہ اعرابی لوگ، یہ دیہاتی عرب، یہ گاؤں والے۔ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا؛ شدید تر ہیں کفر و نفاق ہیں۔ وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا؛ اور زیادہ لائق ہیں اس بات کے کہ نہ جانیں۔ جَدْرٌ؛ انتہا۔ جِدَارٌ؛ دیوار جہاں زمین ختم ہوتی ہے، یا بلند ہوتی ہے۔ جَدِيْرٌ؛ لائق۔ مناسب۔ حُدُودٌ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ؛ ان حدود کو جن کو خدا نے اپنے رسول پر اتارا۔ ہر کلام اور ہر کام کی ایک حد ہوتی ہے۔ یہ دیہاتی عرب خدا کے احکام اور اس کے حدود کو کچھ نہیں جانتے۔ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ؛ اور اللہ علیم و حکیم ہے، علم والا حکمت والا ہے۔

ترجمہ:- یہ دیہاتی عرب کفر و نفاق میں بڑے پکے ہیں، (بڑے ہی سخت ہیں) اور خدا نے اپنے رسول پر

جو احکام اُتارے ہیں ، اور جو حدود بتائے ہیں ، زیادہ مناسب ہے کہ یہ نہ جانیں ۔ (یہ دیہاتی ان سے بالکل واقف نہیں) ۔ اور اللہ تو علم و حکمت والا ہے ۔

صاحبو! ذرا شہر سے باہر نکلو ۔ مسلمانوں کی حالت پر غور کرو ۔ خدا و رسول کے احکام کو وہ کچھ نہیں جانتے ۔ علماء اور مشائخ پھرتے ہیں ، گاؤں کا دورہ کرتے ہیں ۔ دورہ کرنے میں تو لیڈر حضرات علماء اور مشائخین سے بھی تیز ہیں ۔ مگر دین کی تبلیغ نہ یہ کرتے ہیں نہ وہ ۔ ہمارے ایک دوست نے ایک عورت کو کلمہ شریف یاد کرنے کے لئے کہا ۔ وہ اپنے بچوں کے پاس پہنچی ، کہنے لگی : یہ کدھر کا مولوی آ گیا ہے جو کلمہ پڑھنے کو کہہ رہا ہے ۔ کلمہ کی تعلیم تو مرنے کے وقت کی جاتی ہے ۔ اس عورت کے بچے ہاتھوں میں لٹھ لے کر پہنچے کہ تو ہماری ماں کو قبل از وقت کیوں ختم کرنا چاہ رہا ہے ۔ بعض سمجھ دار لوگ آگئے اور بیچ بچاؤ کر کے ہمارے دوست کو بچالیا ۔

کافروں کو مسلمان بنانے سے پہلے مسلمان نام والوں کو مسلمان بنانے کی ضرورت ہے ۔ مسلمانوں میں سے بھی بد مذہب والے لوگ اپنے عقائدِ باطلہ کی تعلیم دیتے ہیں ۔ مگر اہل سنت و جماعت اپنی کثرت پر نازاں ہیں ۔ اور کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ اس حالت میں ہندوؤں اور کرشناؤں میں کیا تبلیغ ممکن ہوگی ؟ بعض کافر مسلمان ہوئے بھی ، مگر کسی نے ان کو سنبھالنے کی فکر نہ کی اور قدیم کافروں نے بائیکاٹ کر کے ، عدم تعاون کر کے ، قسم قسم کی تکلیفیں پہنچا کر پھر اپنے میں داخل کر لیا ۔ افسوس ! مسلمانوں میں دین کی کوئی پرواہ نہیں ۔ اگر کچھ ہے بھی تو ان میں تنظیم نہیں ۔ اکیلا سورا چنا کیا بھاڑ پھوڑ سکتا ہے ۔ کچھ نہیں ۔ اسلام کے تمام ارکان پر غور کرو تو ہر کام سے تنظیم کی اہمیت ثابت ہوگی ۔ خدا مسلمانوں پر رحم کرے ، اور ان پر کرم کرے ۔

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُّ بِكُمُ الدَّوَابِرَ

عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۵﴾

وَمِنَ الْأَعْرَابِ ؛ اور بعض دیہاتی عرب ، گاؤں والے ۔ مَن يَتَّخِذُ ؛ جو سمجھتے ہیں ۔ بنا لیتے ہیں ۔ مَا يُنْفِقُ ؛ اس چیز کو کہ خرچ کرتے ہیں ، صرف کرتے ہیں ۔ مَغْرَمًا ؛ نقصان ۔ وَيَتَرَبَّصُّ بِكُمُ ؛ اور تمہارے لئے انتظار کرتے ہیں ، تاکتے ہیں ۔ الدَّوَابِرَ ؛ گردشوں کو ۔ آفتوں کو ۔ یعنی ان کا بس نہیں چلتا تو مسلمانوں پر آفتیں آنے کا انتظار کرتے ہیں ۔ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ؛ انھیں پر گردش آئے گی ۔ چکر میں پڑیں گے ۔ انھیں پر آفت ٹوٹ پڑے گی ۔ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ؛ اور اللہ ان کی تمام باتوں کو سنتا اور جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور بعض اعرابی ایسے ہیں جو (راہِ خدا میں) کچھ دیتے ہیں تو اس کو (جرمانہ سمجھتے ہیں) بیکار اور نقصان

سمجھتے ہیں، (اس کو ایک قسم کا تاوان جانتے ہیں)۔ (ان کی کچھ نہیں چلتی تو) تم (مسلمانوں) پر آفتیں پڑنے کا انتظار کرتے ہیں۔ (مسلمانوں پر تو کوئی آفت نہ آئے گی مگر) ان (بد نصیبوں) ہی پر آفت آئے گی۔ اور اللہ (سب کی سنتا اور جانتا ہے) سمیع ہے، علیم ہے۔

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبًا عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ أَلَّا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ

سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

وَمِنَ الْأَعْرَابِ؛ اور دیہاتی عرب، گاؤں والے۔ ایسے بھی ہیں مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ؛ جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، جہاں اچھے کاموں کی جزا اور برے کاموں کی سزا ملے گی۔ وَيَتَّخِذُ؛ اور بناتے ہیں۔ سمجھتے ہیں۔ مَا يُنْفِقُ؛ جو کچھ صرف کرتے ہیں۔ خرچ کرتے ہیں۔ قُرْبًا عِنْدَ اللَّهِ؛ تقربِ الہی کا ذریعہ۔ حضورِ الہی میں حاضر ہونے کا وسیلہ۔ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ؛ اور پیغمبر کی دُعاؤں کا ذریعہ۔ صَلَوَاتِ کے اصلی معنی قُرب کے ہیں۔ مُصَلِّي؛ وہ گھوڑا جو اوّل اور سابق کے قریب ہو۔ صَلَوَيْنَ؛ دو (۲) ہڈیاں جو کھولھے میں ملی ہوئی ہیں۔ جب صَلَوَاتِ کی نسبت خدا کی طرف کی جاتی ہے تو رحمت کرنا اور اپنے قُرب سے سرفراز کرنا مراد ہوتا ہے۔ فرشتوں کی طرف جب نسبت کی جاتی ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں دُعا کے مغفرت کرنا۔ پیغمبر اور دوسرے لوگوں کی طرف نسبت کی جاتی ہے تو صَلَوَاتِ کا لفظ نماز کے معنی میں بھی آیا ہے اور دُعا کے معنی میں بھی۔ أَلَّا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ؛ ہاں سنو! بے شک وہ ان کے لئے ذریعہ قُربت ہے، خدا کی رحمت کا وسیلہ ہے۔ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ؛ عنقریب اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ ان پر مہربان ہوگا، ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ؛ بے شک اللہ مغفرت اور رحمت والا ہے۔ گناہ بھی بخشے گا اور رحم سے بڑے درجے عطا فرمائے گا۔

اس سے پہلے بعض دیہاتی منافقوں کا ذکر تھا۔ اب اُن کے مقابل سچے مسلمانوں کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے:

ترجمہ:- بعض دیہاتی عرب اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو کچھ (راہِ خدا میں) صرف

کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے پاس تقرب اور رسولِ خدا ﷺ کے پاس دُعاؤں کا ذریعہ

سمجھتے ہیں، ہاں سنو! (جو کچھ فی سبیل اللہ دیا جاتا ہے) وہ بے شک ان کے لئے ذریعہ قُربتِ الہی ہے

عنقریب اللہ ان کو رحمت میں داخل کرے گا کیونکہ اللہ مغفرت اور رحمت والا ہے۔

صاحبو! اس بات پر توجہ کرو کہ جب وہ لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے تھے اور راہِ خدا میں روپیہ صرف کرتے تھے، جہاد کرتے تھے تو حضرت رسولِ خدا ﷺ کی دُعاؤں کی بھی ان کو ضرورت لاحق ہوتی۔ کیونکہ بغیر اس وسیلہ عظیمی کے بہت کم اُمید قبولیت ہے۔

محبوبِ خدا سے پھیر کے منہ ÷ اللہ کو شکل دکھانا کیا

یاد رکھو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا۔ بلکہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کہنے سے ہوتا ہے۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اپنی جان، مال، قرابت دار سب سے زیادہ سرکار سے محبت نہ کرے۔ افسوس ہے، آج کل بعض مدعیانِ توحید اس دُهن میں لگے ہوئے ہیں کہ جس طرح ہو سکے پیغمبر کی تعظیم میں کمی کریں۔ یاد رکھو! تمہارے دل میں پیغمبر کی محبت کم ہوئی اور تمہارا ایمان ضعیف ہو گیا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ؛ اور سبقت لے جانے والے، ابتدائے اسلام کے مسلمان۔ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ؛ مہاجرین اور انصار میں سے۔ مُهَاجِر، مکہ کا رہنے والا جو ہجرت کر کے مدینہ کو چلا جائے۔ أَنْصَار؛ یہ لفظ واحد کے طور پر مدینہ کی قوم پر استعمال کیا گیا ہے۔ واحد بنانا ہو تو انصاری کہیں گے۔ گویا کہ وہ ناصر کی جمع ہے۔ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ؛ اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی۔ ان کی اتباع کی۔ بِإِحْسَانٍ؛ نیکو کاری اور احسان کے ساتھ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ؛ اللہ ان سے راضی ہے۔ وَرَضُوا عَنْهُ؛ اور وہ بھی اللہ سے راضی ہیں۔ وَأَعَدَّ لَهُمْ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے۔ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں جاری اور بہتی ہیں۔ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا؛ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ؛ یہ بڑی کامیابی اور فائز المرامی ہے۔ ترجمہ:- اور مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین (یعنی قدیم الاسلام) لوگ اور جو نیکو کاری کے ساتھ ان کی اتباع کرتے ہیں، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اور اللہ نے ان کے لئے ایسی جنتیں تیار رکھی ہیں، جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ یہ عظیم الشان فائز المرامی (اور بڑی کامیابی) ہے۔

صاحبو! اگر تین چار صحابی تو مسلمان رہیں اور باقی سب اسلام سے نکل جائیں، تو مہاجرین اور انصار کے لفظ جو بہت سے لوگوں پر صادق آسکتے ہیں، یہ آیت کیونکر صادق آئے گی اور وہ کیونکر جنت کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ صحابہؓ کو کافر اور منافق سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں تعلیم نبویؐ کی خوبی سے انکار کرتے ہیں۔ حضرت کی تیس (۲۳) برس کی محنت کا نتیجہ کیا ہوا؟ صرف تین چار آدمی مسلمان۔ جو لوگ ایسی جرأت کرتے ہیں وہ خود اس بات کے مستحق ہیں۔

صحابہؓ پر ایمان سے انکار سے نہ قرآن باقی رہتا ہے نہ حدیث۔ بلکہ اسلام ہی باقی نہیں رہتا۔ کل معلوم ہو جائے گا کہ ایسی جرأت کا نتیجہ کیا ہونے والا ہے۔

وَمِن حَوْلِكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ

وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ

نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ

وَمِن حَوْلِكُمْ؛ اور ان لوگوں میں سے جو تمہارے اطراف ہیں، تمہارے ارد گرد ہیں، یعنی ان میں سے بعض۔
مِن الْأَعْرَابِ؛ دیہاتی عربوں میں سے۔ مُنْفِقُونَ؛ منافق ہیں۔ ان کا ظاہر کچھ ہے باطن کچھ۔ ان کے دل و زبان میں مطابقت نہیں۔ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؛ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی۔ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ؛ نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تقیہ ان کی عادت ہو گئی ہے۔ جھوٹ کہنا ان کا خاصہ ہے۔ مَرَدٌ؛ نیکی اور خیر سے خالی ہوا۔ اَمْرٌ؛ جس کے منہ پر ڈاڑھی نہ ہو۔ مَرَدٌ؛ سرکش جن۔ لَا تَعْلَمُهُمْ؛ تم ان کو نہیں جانتے۔ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ؛ ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ؛ عنقریب ہم ان کو دو دفعہ عذاب دیں گے۔ ہم ان کے نام ظاہر کر کے ان کو رسوا کریں گے۔ ان کو شہر بدر کر کے بھی عذاب کریں گے۔ ثُمَّ يُرَدُّونَ؛ پھر وہ واپس کئے جائیں گے، رد کئے جائیں گے۔ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ؛ عظیم عذاب کی طرف۔ بڑی بھاری سزا کی طرف جو قیامت میں ہوگی۔

ترجمہ:- جو دیہاتی عرب تمہارے اطراف ہیں ان میں سے بعض منافق بھی ہیں، اسی طرح مدینہ والوں میں سے بھی بعض (منافق ہیں) نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔ عنقریب ہم ان کو دو دفعہ عذاب کریں گے۔ (ہم ان کو رسوا کریں گے، شہر بدر کریں گے) پھر اس کے بعد وہ سخت عذاب کی طرف واپس کئے جائیں گے، (جو قیامت میں ہوگا)۔

وَآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخِرَ سَيِّئًا

عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۱۰﴾

وَآخِرُونَ ؛ اور ان کے سوا چند دوسرے لوگ بھی ہیں ، اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ۔ اِعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ ؛ اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ۔ توبہ واستغفار کیا ۔ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا ؛ خلط ملط کر دیا عمل صالح کو ۔ اچھے کاموں کو ملا دیا ۔ وَآخِرَ سَيِّئًا ؛ اور دوسرے برے کاموں کو ۔ عَسَىٰ اللَّهُ ؛ شاید کہ اللہ ۔ قریب ہے کہ اللہ ۔ اَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ؛ کہ ان کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہو جائے ۔ ان کی توبہ قبول کر لے ۔ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمادے ۔ اِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ؛ اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔ وہی مغفرت کرنے والا ہے ۔ وہی رحم کرنے والا ہے ۔ وہی گناہ بخشنے والا ہے ۔ وہی اپنے رحم و کرم سے سرفراز کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- کچھ اور لوگ بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے (اقرار کر لیا ہے) اچھے کاموں کے ساتھ برے کاموں کو بھی خلط ملط کر دیا ۔ عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا ۔ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۱۱﴾

خُذْ ؛ لے لو ۔ مِنْ أَمْوَالِهِمْ ؛ ان کے مالوں سے ۔ صَدَقَةً ؛ صدقہ کو ۔ صدقہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے ثواب حاصل ہو ۔ اس کے منجملہ زکوٰۃ بھی ہے ۔ تُطَهِّرُهُمْ ؛ اُن کو پاک کرتے ہو ۔ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا ؛ اس سے ان کا تزکیہ کرتے ہو ۔ اس سے خیرات اور برکات مقصود ہیں ۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؛ ان کے لئے دُعا کرو ۔ اِنَّ صَلَاتَكَ ؛ بے شک تمہاری دُعا ۔ سَكَنٌ لَهُمْ ؛ ان کے لئے موجب تسکین ہے ۔ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ؛ اور اللہ تو سمیع و علیم ہے ۔ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو ۔ اس سے تم ان کو پاک صاف کر دو گے ۔ (ان کی طہارت اور تزکیہ ہو جائے گا ۔) اور ان کے لئے دُعا کرو ۔ تمہاری دُعا سے ان (کے دلوں) کو تسکین ہوگی اور اللہ تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔

الْمُيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ

وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۹﴾

الْمُيَعْلَمُونَ؛ کیا انھیں معلوم نہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے۔ اَنَّ اللَّهَ؛ کہ اللہ۔ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ؛ وہی توبہ قبول فرماتا ہے۔ عَنْ عِبَادِهِ؛ اپنے بندوں سے۔ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ؛ اور صدقات لے لیتا ہے۔ ان کو قبول کر لیتا ہے۔ پیغمبر کا لینا، اللہ کا لینا ہے۔ وَأَنَّ اللَّهَ؛ اور یہ کہ اللہ۔ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ؛ وہی ہے توبہ قبول کرنے والا۔ رحم کرنے والا۔ ترجمہ:- کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات بھی قبول فرماتا ہے ضرور اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ ÷ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ مادرگہ نومیدی نیست ÷ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

وَقُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ

وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَلِيمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾

وَقُلْ أَعْمَلُوا؛ اور پیغمبر تم ان سے کہہ دو۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو کرو۔ فَسَيَرَى اللَّهُ؛ ابھی خدا دیکھے گا۔ عَمَلَكُمْ؛ تمہارے کاموں کو، تمہارے اعمال کو۔ وَرَسُولُهُ؛ اور اس کا رسول بھی دیکھے گا۔ وَالْمُؤْمِنُونَ؛ اور مسلمان، ایمان دار اور مومنین بھی دیکھیں گے۔ وَسَتُرَدُّونَ؛ اور عنقریب واپس کئے جاؤ گے۔ رَدُّ کئے جاؤ گے۔ پھر جانا ہوگا۔ اِلَىٰ عَلِيمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ؛ غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف۔ تم کو خدا کے حضور میں جانا ہوگا۔ فَيُنَبِّئُكُمْ؛ پھر وہ تم کو بتادے گا۔ تم کو باخبر کر دے گا۔ تم کو اطلاع دے گا۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ؛ کہ تم کرتے کیا تھے؟ تمہارے اعمال کیسے تھے؟ ترجمہ:- (پیغمبر!) تم کہہ دو۔ تمہارے جو جی میں آیا کرو۔ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان، تمہارے اعمال کو دیکھیں گے۔ پھر تم کو غائب و حاضر کے جاننے والے کے پاس واپس جانا ہے۔ پھر وہ تم کو بتادے گا کہ تم کرتے کیا تھے؟ (تمہارے اعمال کیسے تھے؟)۔

وَآخَرُونَ مُرْجُونَ لِرَأْيِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۲۱﴾

وَآخِرُونَ مُرْجُونَ ؛ اور چند دوسرے لوگ بھی ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں۔ اِزْجَاءً ؛ پیچھے رہنا۔ مُرْجُونَ ؛ وہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ خدا کو عذاب نہیں کرنا چاہیے کوئی کتنا ہی گناہ کرے۔ لَأَمْرِ اللّٰهِ ؛ خدا کے حکم کے لئے۔ وہ لوگ منافق تو نہیں، مگر منافقوں کے ساتھ۔ حضرت کے ہمراہ حاضر نہ ہو کر اپنے گھروں میں رہ گئے ہیں۔ وہ ڈر رہے ہیں اب خدائے تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے۔ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ؛ خدا کو اختیار ہے کہ چاہے اُن کو عذاب کرے چاہے ان کی توبہ کو قبول کرے۔ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ؛ اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ اچھے کو برے سے امتیاز کرتا ہے۔ اور جو حکم کرتا ہے مناسب حکم کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور دوسرے اور لوگ اللہ کے حکم کے لئے پیچھے رہ گئے ہیں۔ اب انھیں اللہ عذاب دے یا (ان پر رحمت کے ساتھ متوجہ ہو اور) ان کی توبہ قبول فرمائے۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے (سب کچھ جانتا ہے اور جو مناسب ہو، کرتا ہے)۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَإِصَادًا لِّلْمَنِّ حَارِبَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ مِّنْ قَبْلُ وَيَخْلِفُنَّ اِنْ اُرْدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ﴿۱۰﴾

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ؛ اور جنہوں نے ایک مسجد بنائی ہے۔ ضِرَارًا وَكُفْرًا ؛ تاکہ ضرر پہنچایا جائے اور کفر کیا جائے۔ نام مسجد کا تھا۔ مگر منافقوں اور کافروں کا مشورہ گاہ تھا۔ اس مسجد میں اس لئے آتے تھے کہ مسلمانوں کے خلاف سازش کریں۔ وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ اور اس لئے کہ مسلمانوں میں تفریق کی جائے۔ پھوٹ ڈالی جائے۔ وَإِصَادًا ؛ اور گھات اور موقع۔ پناہ گاہ۔ لِمَنِّ حَارِبَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ؛ اس شخص کے لئے جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہے۔ مِّنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ وَيَخْلِفُنَّ ؛ اور یہ لوگ ضرور حلف کریں گے۔ قسم کھائیں گے۔ اِنْ اُرْدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰى ؛ ہم نے ارادہ نہیں کیا ہے مگر بھلائی کا۔ یہ قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا مقصد بھلائی کے سوا کچھ اور نہ تھا۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ ؛ اور اللہ شہادت دیتا ہے، فرماتا ہے۔ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ؛ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔ کذاب ہیں۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے ضرر دینے اور کفر کرنے کے لئے ایک مسجد بنائی ہے۔ (اور کس لئے؟) مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے۔ اور تاکہ جس نے اس سے پہلے خدا اور اس کے رسول سے جنگ کی تھی اس کے لئے ایک گھات، ایک پناہ گاہ بن جائے۔ (یہ لوگ سامنے آئیں گے تو)

رکھی ہے۔ عَلِي شَفَا؛ کنارے پر۔ جُرُف؛ زمین کا وہ حصہ جس کو سیلاب کھا گیا ہو اور وہ کھوکھلا ہو گیا ہو۔ اور پل پل مٹی رہ گئی ہو۔ هَارٍ؛ گرنے والا۔ ڈھننے والا۔ هَارَ بِنَاءً؛ عمارت گر گئی۔ فَانْهَارَ بِهِ؛ پھر لے گری اس کو۔ فِي نَارِ جَهَنَّمَ؛ آتشِ دوزخ میں۔ جہنم کی آگ میں۔ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ؛ ظالم لوگوں کو۔ ظالم قوم کو۔

ترجمہ:- تو کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور رضا جوئی پر رکھی، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے گرتے ہوئے کنارے کے اوپر رکھی۔ پھر وہ گرنے والا کنارہ اس کو بھی لے کر جہنم کی آگ میں گر گیا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾

لَا يَزَالُ؛ ہمیشہ رہے گی، کبھی زائل نہ ہوگی۔ بُنْيَانُهُمْ؛ ان کی عمارت۔ ان کی بنا۔ اَلَّذِي بَنَوْا؛ جس کو انہوں نے بنایا۔ رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ؛ ان کے لئے دلوں میں ریب اور شک، بے چینی، بے قراری۔ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ؛ مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ یہاں تک کہ پارہ پارہ ہو جائیں۔ قَطَّعَ قَطْعَةً بِنِجَائِهِمْ؛ اُن کے دل۔ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ؛ اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔ سب کچھ جانتا ہے اور مناسب حکم دیتا ہے۔

ترجمہ:- ان کی یہ عمارت جس کو انہوں نے بنایا ہے ہمیشہ اُن کے دلوں میں شک اور بے چینی کا موجب ہوگی، یہاں تک کہ ان کے دل پارہ پارہ ہو جائیں، اور اللہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی ہے۔

واضح ہو کہ ابو عامر راہب کی سازش سے بعض منافقوں نے مسجدِ قبا کے پاس ایک مسجد بنائی تھی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مسجدِ قبا میں جانے والوں کو اپنی مسجد کی طرف متوجہ کریں، اور ان کو بہکائیں۔ اس مسجد کا نام مسجدِ ضرار پڑ گیا تھا۔ وہ مسجد جس کی بناء تقویٰ اور خدا کی رضامندی پر رکھی گئی تھی، مسجدِ قبا ہے۔ منافقوں نے لوگوں کو بہکانے میں ہمیشہ کوششیں کیں۔ مگر حق کے سامنے باطل کی کیا چل سکتی ہے؟ آخر وہ دنیا میں خوار ہوئے اور آخرت میں فی النار ہوئے۔

اس سے پہلے منافقوں کا حال بیان فرمایا ہے۔ اب صادق العقیدہ اور سچے مسلمانوں کا حال بیان کرتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا
 فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ
 فَاسْتَبْشِرُوا بَبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى ؛ بے شک خدا نے خرید لیا۔ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ؛ مسلمانوں سے۔ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ ؛ ان کی جانیں اور ان کے مال۔ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؛ کہ ان کے لئے جنت ہے۔ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ؛ جنگ کرتے ہیں۔ مقاتلہ کرتے ہیں راہِ خدا میں۔ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ؛ پھر وہ دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ سے قتل بھی ہوتے ہیں۔ جیسے توغازی، مرے تو شہید۔ وَعَدًّا عَلَيْهِ حَقًّا ؛ جنت دینے کا وعدہ ان کے لئے ثابت ہے، حق ہے۔ حَقٌّ - يَحِقُّ - حَقًّا ؛ ثابت ہونا۔ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ؛ یہ وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں ثابت ہے، مذکور ہے۔ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ؛ اور خدا سے زیادہ کون اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ فَاسْتَبْشِرُوا بَبَيْعِكُمْ ؛ پھر تم تمہاری اس بیع و شریٰ پر خوش ہو۔ تمہاری یہ بیع، یہ لین دین، یہ سودا قابلِ بشارت اور مبارک بادی ہے۔ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ؛ جو سودا تم نے خدا سے کیا۔ جو بیع و شریٰ تم نے کیا۔ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ؛ اور یہی بڑی فائز المرامی اور کامیابی ہے۔

ترجمہ :- بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے کہ ان کے عوض ان کو جنت دے گا (وہ کیا کام کرتے ہیں) وہ فی سبیل اللہ راہِ خدا میں جنگ کرتے ہیں، مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ ان سے یہ وعدہ جو کیا گیا ہے تورات، انجیل اور قرآن میں ثابت ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے وعدہ کو زیادہ پورا کرنے والا ہے۔ پھر (مسلمانو!) تم اپنے اس بیع و شریٰ پر خوش ہو جاؤ۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

التَّائِبُونَ الْعَبْدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ

السَّاجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۲﴾

سچے مسلمان کیسے ہیں؟ ان کے اخلاق و عادات کیسے رہتے ہیں۔ ان کے اعمال و افعال کیا ہوتے ہیں۔؟
 التَّائِبُونَ؛ توبہ کرنے والے۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے۔ الْعَبِدُونَ؛ عبادت کرنے والے۔ بندگی اور
 عاجزی کرنے والے۔ الْحَامِدُونَ؛ اللہ کی حمد بیان کرنے والے، اس کی تعریف اس کا شکر یہ ادا کرنے والے۔ السَّائِحُونَ؛
 سَاحَ الْمَاءِ يَسِيحُ سَيْحًا وَسَيْحَانًا؛ زمین پر پانی بہتا رہا۔ سَايِحٌ؛ سیاح۔ ہمیشہ سفر کرنے والا۔ سَائِحٌ؛ وہ روزہ دار جو
 مسجدوں میں ہمیشہ رہے۔ ہمیشہ روزہ رکھنے والے۔ الرَّكْعُونَ؛ اور رکوع کرنے والے۔ گردن جھکانے والے۔ سر تسلیم خم
 کرنے والے۔ السَّجِدُونَ؛ سجدہ کرنے والے۔ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ؛ اچھی بات کا حکم دینے والے۔ وَالنَّاهُونَ عَنِ
 الْمُنْكَرِ؛ اور قابل انکار بات سے نہی کرنے والے۔ بری بات سے روکنے والے۔ نامناسب بات سے منع کرنے والے۔
 وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ؛ اور اللہ کے حدود کی حفاظت کرنے والے۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ؛ اور ایمانداروں کو،
 مسلمانوں کو بشارت دو۔ خوش خبری دو۔

ترجمہ:- (اچھے لوگ جن کا ذکر اس سے پہلے آیا ہے) توبہ کرتے ہیں، توبہ پر قائم رہتے ہیں۔ عبادت کرتے ہیں۔
 اللہ کی حمد و شکر ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ روزے رکھتے ہیں۔ اللہ کے سامنے گردن جھکاتے ہیں۔
 زمین پر سر رکھ دیتے ہیں۔ اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ کی (معینہ حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔ ان) حدود کی حفاظت کرتے ہیں۔ (پیغمبر!) ان
 ایمان داروں کو تم بشارت دو۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ

مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٠٠﴾

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ؛ پیغمبر کے لئے مناسب نہیں۔ ان کے شایانِ شان نہیں۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا؛ اور مسلمانوں کے لئے بھی
 لائق نہیں، مناسب نہیں۔ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ؛ کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں، مغفرت طلب کریں، معافی مانگیں۔
 وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ؛ اگرچہ وہ قرابت دار ہوں۔ نزدیک کے رشتہ دار ہوں۔ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ؛ بعد اس کے کہ
 ان کو ظاہر ہو گیا۔ ان پر واضح ہوا، بین و واضح ہو چکا۔ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ؛ کہ وہ دوزخی ہیں، جہنمی ہیں۔

ترجمہ:- پیغمبر کے شایانِ شان نہیں اور نہ مسلمانوں کے لئے مناسب ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت
 طلب کریں، استغفار کریں۔ اگرچہ وہ قریبی قرابت دار ہوں بعد اس کے کہ ان کو ظاہر ہو چکا کہ
 وہ دوزخی ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ یہ ابو طالب عم رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو طالب کے انتقال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول خدا ﷺ سے عرض کیا۔ مَا تَعْمُكَ الضَّالُّ؛ یعنی آپ کا گمراہ چچا مرچکا ہے۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ ابو طالب کے بالکل آخری وقت حضرت عباسؓ، اُن کے بھائی نے اپنے کان لگا دیئے کہ انھوں نے ابو طالب کو کلمہ پڑھتے سنا۔ بہر حال ہماری رائے میں ابو طالب کے متعلق کوئی برا لفظ کہنا نہ چاہیے۔ انھوں نے اسلام کی اور رسول خدا ﷺ کی بہت خدمت کی اور بدگوئی اور تبرا کرنا ہماری مذہبی بات نہیں۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِابْنِهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَمَّا اِيَّاهُ

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ تَبَرَّ اَمِنَهُ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ لَآوَاةٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ؛ اور نہ تھا استغفار ابراہیم کا۔ لِابْنِهِ؛ اپنے باپ کے لئے۔ عربی زبان میں چچا کو بھی اَبْ بول دیتے ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے حضرت عباسؓ اپنے عم کے متعلق فرمایا: هٰذَا بَقِيَّةُ اَبَائِي۔ یعنی میرے باپوں میں کے بقیہ عباس ہیں، یہاں عم کے لئے اَبْ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ یہاں اَبْ سے مراد حضرت ابراہیم کے چچا ہوں۔ رسول خدا ﷺ کے متعلق وَتَقَلُّبِكَ فِي السَّجْدِ اَيَّاهُ ہے۔ یعنی خدا پرستوں، سجدہ کرنے والوں کی اولاد میں ہونا۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں ہیں، تو وہ بھی خدا پرست اور خدا کو سجدہ کرنے والوں میں سے ہیں۔

بعض بد نصیب حضرت ابراہیمؑ کے والد تو کجا، رسول خدا ﷺ کے والد اور والدہ کو کافر سمجھتے ہیں۔ ان کو غور کرنا چاہیے کہ حضرت بی بی آمنہ زمانہ حمل میں ہر مہینہ ایک پیغمبر سے خواب میں ملاقات کیا کرتی تھیں۔ پیدائش کے وقت بی بی مریم بی بی سارہ اور حوران بہشت کو دیکھا۔ جانور، جنات، فرشتے سب پکار رہے تھے کہ پیغمبر آخر الزماں آرہے ہیں۔ اور بی بی آمنہ سن رہی تھیں۔ مگر افسوس کہ ان نادانوں کے پاس اتنا کچھ دیکھنے کے بعد بھی وہ مسلمان نہیں۔ حضرت عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کے والد فرماتے ہیں

اَمَّا السِّفَاحُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهُ ÷ يَحْمِلُ كَرِيْمًا عِرْزَهُ وَدِيْنَهُ

یعنی زنا کرنا، اس سے تو مرنا بہتر ہے۔ شریف آدمی اپنی آبرو، اپنے دین کی حمایت کرتا ہے۔ ان کی دینداری ہم پر ثابت ہے۔ عکرمہ بن ابو جہل جب مسلمان ہو گئے تو رسول خدا ﷺ نے فرمایا آئندہ ابو جہل کو برا بھلا نہ کہو اس کے بیٹے کو برا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے ان مسلمانوں پر کہ رسول اللہ ﷺ کے واسطے ان کے والد ماجد کو برا کہتے ہیں۔

اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَمَّا اِيَّاهُ؛ مگر ایک وعدہ کی وجہ سے کہ ابراہیم نے ان سے کیا تھا۔ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ؛ جب ان کو معلوم ہو گیا، ظاہر ہو گیا۔ اَنَّهُ عَدُوٌّ لِلّٰهِ؛ کہ وہ اللہ کا دشمن ہے۔ تَبَرَّ اَمِنَهُ؛ تو اس سے الگ ہو گئے، بری ہو گئے۔ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ؛ بے شک ابراہیم۔ لَآوَاةٌ حَلِيْمٌ؛ ابراہیم بڑا آہ و زاری کرنے والا، بڑا بردبار اور حلم والا تھا۔

ترجمہ :- ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ استغفار کروں گا۔ جب انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ دشمنِ خدا ہے تو اس سے بالکل بری ہو گئے (اور الگ ہو گئے) بے شک ابراہیم بڑا نرم دل، آہ و زاری کرنے والا، حلیم اور بردبار تھا۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ ۝

إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا ؛ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں کہ کسی قوم کو گمراہ کر دے، بے راہ قرار دے، ضلال میں گرفتار کر دے۔ بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کو ہدایت کی، راستی پر لگا دیا۔ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ ؛ یہاں تک کہ ان کو بیان نہ کرے۔ مَا يَتَّقُونَ ؛ وہ تعلیم و احکام جس سے تقویٰ اختیار کریں، اپنے کو بچالیں۔ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ؛ بے شک اللہ کو ہر شے کا علم ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ :- خدا ہدایت کر کے کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا (ضلالت میں نہیں ڈالتا)۔ جب تک انہیں وہ احکام نہیں بیان کر دیتا، جن سے وہ تقویٰ اختیار کریں (اپنے آپ کو بچالیں) اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

إِنَّ اللَّهَ لَهُ ؛ بے شک خدا ہی کی ہے۔ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ؛ بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ يُحْيِي وَيُمِيتُ ؛ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے۔ حیات و ممات اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ ؛ اور نہیں ہے تمہارا خدا کے سوائے۔ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ؛ کوئی والی، کوئی دوست اور نہ فتح و نصرت دینے والا۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تو خدا ہی کی ہے۔ جلانا مارنا اسی کا کام ہے۔ اس کے سوائے تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں۔

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ۝

مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ

إِنَّهُ بِهَمِّ رَأَوْفٍ رَّحِيمٍ ۝

لَقَدْ تَابَ اللَّهُ؛ دال "تا" میں مدغم ہے۔ پڑھتے وقت صاف تائے مشدّد نکالو۔ اللہ نے توجہ خاص فرمائی۔ رحمت کے ساتھ رجوع فرمایا۔ درجے بڑھانے کے لئے توجہ خاص فرمائی۔ لغزشوں کو معاف فرمایا۔ کن پر توجہ کی؟ عَلَيَّ النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ؛ نبی ﷺ پر، مکہ سے ہجرت کرنے والوں پر اور مکہ کے مسلمانوں کو مدد دینے والوں پر۔ مہاجرین و انصار پر۔ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ؛ جنہوں نے پیغمبر کی اتباع کی، ان کا ساتھ دیا، اُن کے قدم بہ قدم چلے۔ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ؛ تنگی کے وقت۔ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ؛ بعد اس کے کہ پھر جا رہے تھے، بتلائے زلیغ ہو رہے تھے، شک و شبہ میں پڑ رہے تھے۔ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ؛ ایک فریق کے دل ان میں سے۔ بعض لوگ ڈگمگائے تھے۔ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ؛ پھر اللہ نے ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی۔ إِنَّهُ بِهِمْ؛ بے شک اللہ اُن کے لئے، ان پر۔ رَأَوْفٍ رَّحِيمٍ؛ رأفت اور رحمت والا ہے۔ بڑا مہربان ہے۔ نہایت رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- اللہ نے پیغمبر اور مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی (یہ لوگ کیسے تھے؟) تنگی کے وقت انہوں نے پیغمبر کی اتباع کی، بعد اس کے کہ بعض لوگوں کے دل پھر رہے تھے۔ (شک و شبہ میں پڑ رہے تھے) پھر اللہ نے ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی۔ اللہ تو بے شک ان کے لئے رَأَوْفٍ رَّحِيمٍ ہے۔

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنَّهُ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا؛ اور (رحمت کے ساتھ) ان تین لوگوں پر بھی اللہ نے توجہ فرمائی جو پیچھے رہ گئے اور جنگ میں حاضر نہ ہوئے تھے۔ خَلَفَ؛ پیچھے کیا۔ پیچھے کر دیا۔ بعض دفعہ فعل متعدی کا مجہول لایا جاتا ہے اور اس کے معنی فعل لازم کے لئے جاتے ہیں۔ وہ تین صاحب جو جنگ میں حاضر نہ ہو سکے، ان کے نام کعب ابن مالکؓ۔ ہلال بن امیہؓ۔ اور مرارہ بن ربیعؓ ہیں۔ یہ لوگ جنگ میں حاضر تو نہ ہوئے مگر اس کے بعد ان کو اس قدر ندامت ہوئی۔ حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ؛ یہاں تک کہ تنگ ہوئی ان پر زمین۔ گھر قید سے بدتر معلوم ہونے لگا۔ بِمَا رَحُبَتْ؛ باوجودیکہ زمین

کشادہ تھی۔ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ؛ اور اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے تھے۔ یہ ہے صدق توبہ کی علامت۔ خالی توبہ توبہ کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ ایسی ندامت ہو کہ دنیا ان کی آنکھوں میں تیرہ و تار ہو، جینا دشوار ہو۔ یہ سب کیوں ہوا؟ وَظَنُوا أَنْ لَا مَلْجَأَ؛ انھوں نے سمجھ لیا، یقین کر لیا۔ یہاں ظن یقین کے معنی میں ہے کہ نہیں ہے پناہ کی جگہ، ان کا ملجا و ماویٰ۔ مِنْ اللَّهِ؛ اللہ سے، اللہ کے غضب سے، اس کی گرفت سے۔ إِلَّا إِلَيْهِ؛ مگر اسی کی طرف۔ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ؛ پھر اللہ نے رحمت کے ساتھ ان پر توجہ کی۔ لِيَتُوبُوا؛ کہ وہ بھی توبہ کریں، خدا کی طرف رجوع کریں۔ یعنی ان کا توبہ کرنا بھی اللہ کی رحمت کا اثر ہے۔ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ؛ بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) ان تین آدمیوں کی طرف بھی (رحمت کے ساتھ توجہ خاص فرمائی) جو (جنگ میں شریک نہ تھے اور) پیچھے رہ گئے تھے۔ یہاں تک کہ جب ان کی یہ حالت ہو گئی کہ زمین باوجود خود کشادہ ہونے کے ان پر تنگ و تار ہو گئی اور ان کی جانیں تنگی میں پڑ گئیں، (ضیق میں گرفتار ہو گئیں)۔ اور انھوں نے یقین کر لیا کہ ان کو اللہ سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں مل سکتی، ہاں! مگر (اسی کے پاس) اسی کی طرف۔ پھر اللہ نے ان پر توجہ فرمائی کہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ رحم کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ^(۱۹)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا؛ اے ایمان والو! اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اتَّقُوا اللَّهَ؛ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اس کے غضب سے بچو، اس سے ڈرو۔ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ؛ اور راست بازوں کے ساتھ ہو، صدق و اخلاص والوں کی معیت اختیار کرو۔

ترجمہ :- مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور راست بازوں کے ساتھ رہو۔

مسلمانو! ذرا اس آیت پر غور کرو۔ صادقین کے ساتھ رہنا ہمارا فرض ہے۔ معیت کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ عمل میں ان کی تقلید کرنا، جو عقیدہ ان کا ہے وہی اختیار کرنا، ان کے خیال میں، ان کی دُھن میں رہنا۔ یہ بھی معیت میں شریک ہے۔ سچوں سے محبت رکھنا بھی داخل معیت ہے۔ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ؛ یعنی خدا ان کو عذاب نہیں کرتا جب تک کہ تم ان میں ہو۔ صحابہ کو معیتِ جسدی بھی حاصل تھی، ہم کو اعتقادی اور خیالی اور کئی قسم کی معیتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا خیال ہے، تصور ہے وہ بھی اَنْتَ فِيهِمْ میں داخل ہے جس کے دل میں رسول خدا ﷺ کی تصویر کندہ ہو، وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا۔ دنیا میں کوئی اپنے دوست کے الیم کو نہیں جلاتا، پھر ہم کیسے جلائے جائیں گے۔

نہیں نقد عمل کچھ بھی مرے جیب و گریباں میں ÷ مگر دل میں ہیں یارب تیرے محبوبوں کی تصویریں (حسرت صدیقی) بعض بدنصیب کہتے ہیں کہ نماز میں رسول خدا ﷺ کا خیال آنا زنا، چوری اور دیگر تمام گناہوں سے بدتر ہے۔ خدا محفوظ رکھے ایسی بدگامی سے۔ ہمارے پاس صِرَاطُ الدِّينِ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے ساتھ طبعی طور پر رسول خدا ﷺ کا تصور آجاتا ہے، ہم السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہیں اور حضرت کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ؛ تم ان سے کہہ دو کہ غصہ کے مارے جل جل مرو۔

تم رسول خدا ﷺ کے خیال سے بھاگتے ہو۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ، گرمن گویم زمن توئی مقصودم۔ ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انشاء اللہ اس صراطِ مستقیم پر چلیں گے، مرے گے، اُنھیں گے۔

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ

ظَمًا وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطُؤُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ

وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوِّنَهُ إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰﴾

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ؛ مدینہ والوں کے لئے مناسب نہیں ہے، ان کی جان نثاری کے شایانِ شان نہیں ہے۔ وَمَنْ حَوْلَهُمْ؛ اور ان کے لئے جو مدینہ والوں کے اطراف ہیں، ان کے ارد گرد ہیں، ان کے قریب رہتے ہیں۔ مِنَ الْأَعْرَابِ؛ دیہاتی عربوں سے، اعرابیوں سے۔ أَنْ يَتَخَلَّفُوا؛ کہ پیچھے رہ جائیں، ساتھ نہ دیں۔ تَخَلَّفُ کریں۔ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ؛ رسول اللہ کو چھوڑ کر۔ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ؛ رَغِبَ بِهِ؛ رَغِبَ فِيهِ؛ چاہنا، رغبت کرنا۔ رَغِبَ عَنْهُ؛ چھوڑ دینا کراہت کرنا۔ یعنی پیغمبر کو چھوڑ دیں اور اپنی جان کی خیر منائیں۔ یہ تو اہل مدینہ کے لئے مناسب نہیں۔ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ؛ یہ اس واسطے کہ یہ لوگ۔ لَا يُصِيبُهُمْ؛ ان کو نہیں پہنچتی۔ ظَمًا؛ پیاس۔ وَلَا نَصَبٌ؛ اور نہ تکلیف اور تعب، تکان، تھکن۔ وَلَا مَخْمَصَةٌ؛ اور نہ سخت بھوک۔ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ راہِ خدا میں۔ وَلَا يَطُؤُونَ مَوْطِئًا؛ اور نہیں چلتے ہیں ایسی جگہ۔ يَغِيظُ الْكُفَّارَ؛ جو کافروں کو غصہ دلائے۔ ان کے غیظ و غضب کو ابھارے، ان کو جلانے۔ وَلَا يَنَالُونَ؛ اور نہیں

حاصل کرتے۔ مِنْ عَدُوِّنَا؛ دشمن سے مقصود کو۔ وہ دشمنوں کو شکست نہیں دیتے۔ وہ دشمنوں سے بے نیل و مرام نہیں رہتے۔ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ؛ مگر یہ کہ ان کے ایسا کرنے سے لکھا جاتا ہے۔ عَمَلٍ صَالِحٍ؛ عملِ صالح۔ ان کا ایسا کرنا اچھا ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَضِيْعُ؛ بے شک اللہ ضائع نہیں کرتا۔ اِكَارَتِ جَانِيْنٍ دِيْتَا۔ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ؛ نیکوکاروں کے ثواب کو، اجر کو۔

ترجمہ:- اہل مدینہ کو اور ان اعرابیوں کو جو ان کے اطراف ہیں مناسب نہیں ہے کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر، اپنی جان کی خیر منا کر پیچھے رہ جائیں۔ اس (طرح چھوڑ نہ دینے) کا سبب یہ ہے کہ ان کو پیاس، تکان اور بھوک فی سبیل اللہ نہیں لگتی اور نہ وہ کسی ایسی جگہ چلتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ و غضب پیدا ہو۔ اور وہ اپنے دشمنوں پر غلبہ نہیں پاتے، مگر یہ کہ ان کا ایسا کرنا عملِ صالح لکھ لیا جاتا ہے۔ (ان کا ہر کام نیک سمجھا جاتا ہے) اور اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾

وَلَا يُنْفِقُونَ؛ اور نہیں خرچ کرتے، صرف کرتے، انفاق کرتے۔ نَفَقَةً؛ صرفہ کو، خرچہ کو۔ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً؛ وہ خرچہ خواہ تھوڑا ہو یا بہت، چھوٹا ہو یا بڑا، صغیر ہو یا کبیر۔ وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا؛ اور کسی وادی کو وہ قطع نہیں کرتے۔ کسی گھاٹی سے وہ نہیں گزرتے۔ کسی میدان کو وہ طے نہیں کرتے۔ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ؛ مگر ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے۔ جو کام کرتے ہیں چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس نوشتہ ہے، لکھا ہوا ہے۔ کیوں لکھ لیا گیا ہے؟ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ؛ تاکہ ان کو اللہ جزا دے، بدلہ عطا کرے۔ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ؛ ان کے کاموں کا بہترین بدلہ، ان کے اعمال کا احسن معاوضہ۔

ترجمہ:- اور یہ لوگ چھوٹا بڑا نہیں خرچ کرتے اور گھاٹی میں سے نہیں گزرتے مگر یہ کہ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے۔ (اللہ ان کے لئے لکھ رکھتا ہے) تاکہ اللہ ان کے اعمال کی بہترین جزا دے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿۱۱﴾

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ ؛ اور ایمانداروں کے مناسب حال نہیں ۔ لِيُنذِرُوا كَافَّةً ؛ کہ سب کے سب نکل پڑیں ۔ نَفَرًا ؛ نکلا ۔ كَافَّةً ؛ سب کے سب ۔ لِيْن ۔ لِيْن ۔ يَكْفُ ؛ روکنا ۔ باز رہنا ۔ فَلَوْلَا نَفَرًا ؛ پھر کیوں نہیں نکلا ۔ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ ؛ ان کے ہر فرقہ ، ہر بڑی جماعت سے ۔ طَائِفَةٌ ؛ ایک گروہ ۔ چھوٹی جماعت ۔ چند ادھر ادھر پھرنے والے لوگ ۔ طَافَ ۔ يَطُوفُ ؛ پھرنا ۔ اسی سے طواف ہے ۔ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ ؛ تاکہ مذہب میں غور و فکر کریں ۔ دین میں تفقہ پیدا کریں ، سمجھ حاصل کریں ۔ وَلِيُنذِرُوا ؛ اور تاکہ خوف دلائیں ، ڈرائیں ، انذار کریں ۔ قَوْمَهُمْ ؛ اپنی قوم کو ۔ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ ؛ جب اپنے دوستوں کی طرف واپس جائیں ۔ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ؛ تاکہ وہ بھی ڈریں ، بچیں ۔ الْحَذَرُ ؛ ڈرنا ۔

ترجمہ :- مسلمانوں کو بے شک مناسب نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں ۔ تو کیوں ان کی بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت نہیں نکلی کہ دین کی سمجھ حاصل کرتی اور جب اپنی قوم کے پاس پہنچتی تو ان کو بھی ڈراتی ۔ شاید کہ وہ قوم بھی ڈرتی (اور بری باتوں سے بچتی) ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً

وَأَعْلَبُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۲﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ؛ اے ایمان والو! قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ ؛ جنگ کرو، قتال کرو ان لوگوں سے جو تم سے قریب ہیں ۔ دیکھو! قَاتِلُوا ؛ ہے جو طرفین کو چاہتا ہے یعنی جو تم سے لڑے اُس سے لڑو ۔ يَلُونَكُمْ ؛ جو تمہارے نزدیک ہیں ۔ وَلِيْ ، يَلِيْ ؛ نزدیک ہونا ، پاس ہونا ۔ اسی سے وَلِي ہے بمعنی مقرب خدا ۔ اسی سے مَوْلِي ہے ۔ چچا زاد بھائی ۔ یار و مددگار ، آقا ، غلام ، آزاد غلام ۔ مِنَ الْكُفَّارِ ؛ کافروں میں سے ۔ وَلْيَجِدُوا ؛ اور چاہیے کہ وہ پائیں ۔ وَجَدَ ، يَجِدُ وَجْدًا وَوَجُودًا ؛ پانا ۔ فِيكُمْ ؛ تم میں ۔ غِلْظَةً ؛ طاقت اور قوت ۔ لِزَائِي کے وقت نرمی ، نامردوں کا کام ہے ۔ وَأَعْلَمُوا ؛ اور جان لو، علم رکھو ۔ أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ؛ کہ خدا، خدا ترسوں کے ساتھ ہے ۔ متقیوں کے ساتھ ہے ۔ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو کسی سے نہیں ڈرتے صرف خدا سے ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! تمہارے پاس جو کفار ہیں اور تم سے لڑتے ہیں، تم اُن سے ضرور لڑو ۔ (وہ تم کو قتل کرتے ہیں تو تم بھی ان کو قتل کرو) ۔ اور تم کو چاہیے کہ اپنے میں قوت اور طاقت پیدا کریں اور یاد رکھو! جو خدا سے ڈرتے ہیں خدا ان کے ساتھ ہے، (وہ کبھی تم کو مغلوب ہونے نہ دے گا) ۔

وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ أَيْكُمُ زَادَتْهُ هَذِهِ آيْمَانًا
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فزَادَتْهُمْ آيْمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۱۰﴾

وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ ؛ اور جب نازل ہوتی ہے، اُترتی ہے۔ سُورَةٌ ؛ کوئی سورت۔ فَمِنْهُمْ مَن يَقُولُ ؛ تو ان میں سے بعض لوگ کہتے ہیں۔ أَيْكُمُ زَادَتْهُ هَذِهِ آيْمَانًا ؛ تم میں سے کون ہے جس کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا، زیادہ کر دیا ہو، قوی کر دیا ہو۔ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا ؛ پھر ان میں سے جو ایمان رکھتے ہیں۔ وہ لوگ جو مسلمان ہیں۔ فزَادَتْهُمْ آيْمَانًا ؛ بے شک ان کے ایمان کو اس سورت نے زیادہ کر دیا۔ وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ؛ اور وہ اس سورت کے اُترنے سے خوش ہوتے ہیں۔
ترجمہ :- اور جب کوئی صورت اُترتی ہے تو ان میں سے بعض تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ اس سورہ کے اُترنے سے تم کو (کیا فائدہ ہوا؟) کیا ایمانی ترقی ہوئی اور جو ایماندار ہیں اُن کے ایمان کو بے شک اس سورت نے بڑھا دیا (قوی کر دیا) اور وہ خوش ہیں۔

صاحبو! بعض علماء میں اختلاف ہے کہ کیا ایمان زیادہ اور کم بھی ہوتا ہے؟ گھٹتا بڑھتا بھی ہے۔ جن لوگوں کی نظر نفسِ عقیدت پر ہے ان کے پاس ایمان ناقابلِ زیادت ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر میں کوئی واسطہ نہیں۔ کوئی درمیانی حالت نہیں۔ معتزلیوں کے پاس گنہگارِ فاسق ہے، نہ مومن ہے نہ کافر۔ اہل سنت کے پاس گنہگارِ مومن ہے۔ وہ مسلمان ہے باایمان ہے۔ گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ البتہ خوارج کے مذہب میں گناہ کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔
جن لوگوں کی نظر آثار پر ہے اور اعمال کی کمی و زیادتی ان کے پیش نظر ہے، اُن کے پاس ایمان قابلِ زیادت و نقصان ہے۔ بعض دفعہ دوائِ ایمان کو، یعنی ان اعمال کی جو ایمان کی علامت ہیں، ایمان کہہ دیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے کمی زیادتی ناقابلِ اعتراض ہے۔

بہر حال اہل سنت و جماعت کے پاس گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ ذرا اس آیت پر غور کرو وَاِنْ طَآئِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اِقْتَتَلُوا ؛ اگر دو گروہ ایمان داروں کے ایک دوسرے کو قتل کریں۔ دیکھو! باوجود مقاتلہ کے، باہم کشت و خون کے، خدائے تعالیٰ نے ان کی جماعت کو ایمانداروں کی جماعت فرمایا۔

بعض لوگوں کو مرجحہ اور اہل سنت میں فرق نہیں۔ مرجحہ وہ فرقہ ہے جس کے نزدیک باوجود گناہ کرنے کے عذاب نہ ہوگا۔ اور اہل سنت کے پاس گناہ کرنے کے بعد خدائے تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخش دے۔

وَإِنَّمَا يَرْجِئُ الَّذِينَ آمَنُوا فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ ۖ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ

وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿۱۷﴾

وَأَمَّا الَّذِينَ ؛ اور لیکن جو لوگ ۔ فِی قُلُوبِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں ۔ مَرَضٌ ؛ مرض ہے ، بیماری ہے ، شرک و کفر ہے ، شک و ریب ہے ۔ فَزَادَتْهُمْ ؛ تو ان لوگوں کو زیادہ کرتی ہے ۔ تَرْتِی دِیْتِی ہے ۔ رَجَسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ ؛ ان کی پلیدی پر پلیدی ، ان کی ناپاکی پر ناپاکی ۔ ان کا شک اور بڑھتا جاتا ہے ۔ کبھی ان کے پاس یقین نہیں آتا ۔ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ؛ اور وہ مرتے ہیں تو کافر مرتے ہیں ۔

ترجمہ :- لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے ان کو (یہ سورت) پلیدی پر پلیدی بڑھاتی ہے اور وہ مرتے ہیں تو کافر (اور بے ایمان) مرتے ہیں ۔

أُولَٰئِیْرُونَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِی كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَیْنِ

ثُمَّ لَا یَتُوبُونَ وَلَا هُمْ یَذْکُرُونَ ﴿۱۸﴾

أُولَٰئِیْرُونَ ؛ اور کیا وہ نہیں دیکھتے ۔ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِی كُلِّ عَامٍ ؛ کہ ان کو آزمایا جاتا ہے ہر سال ۔ ان کا امتحان لیا جاتا ہے ۔ وہ فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَیْنِ ؛ ایک یا دو دفعہ ۔ ثُمَّ لَا یَتُوبُونَ ؛ پھر نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ وَلَا هُمْ یَذْکُرُونَ ؛ اور نہ وہ نصیحت لیتے ہیں ، نہ ان کے دل میں خدا کی یاد آتی ہے اور نہ وہ سوچتے سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک دو دفعہ ان کو آزمایا جاتا ہے (وہ امتحانات میں پڑتے ہیں) ۔ پھر نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں ۔

وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ هَلْ یَرٰکُمْ مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ بَانَہُمْ قَوْمٌ لَا یَفْقَهُونَ ﴿۱۹﴾

وَإِذَا مَا أَنْزَلَتْ سُورَةٌ ؛ اور جب کبھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے ۔ کوئی سورت اُتاری جاتی ہے ۔ نَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ ؛ تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں ۔ هَلْ یَرٰکُمْ مِّنْ أَحَدٍ ؛ (اور کہتے ہیں) کیا تمہیں کوئی دیکھتا ہے ، ان کی بے اطمینانی کو محسوس کرتا ہے ۔ ثُمَّ انصَرَفُوا ؛ پھر وہ پلٹ جاتے ہیں ۔ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ ؛ خدا نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا ہے ۔ بَانَہُمْ قَوْمٌ لَا یَفْقَهُونَ ؛ کیونکہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو کچھ نہیں سمجھتی ۔ غور و فکر سے کام نہیں لیتی ۔

ترجمہ :- جب کوئی سورت اُترتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں ، (اور گھبرا کر کہتے ہیں) کہ کوئی تم کو دیکھتا تو نہیں ۔ پھر وہ پلٹ جاتے ہیں ۔ خدا بھی ان کے دلوں کو پلٹ دیتا ہے ، (پھیر دیتا ہے) ۔ کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں ۔ (قرآن کے مقاصد پر غور و خوص و فکر نہیں کرتے) ۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۳﴾

لَقَدْ جَاءَكُمْ ؛ تمہارے پاس آ گیا ہے ۔ بے شک تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں ۔ رَسُولٌ ؛ پیغمبر ۔ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ ؛ تم میں سے ایک ۔ یعنی وہ تمہاری طرح آدمی ہیں ۔ تم میں اور اُن میں انسان ہونے کے لحاظ سے ہم جنسی ہے ۔ فرشتہ یا جن پیغمبر ہوتا تو انسان میں جو ہمدردی ہے ، وہ نہ رہتی ، فرشتہ آتا ہے تو فوراً عذاب ساتھ لاتا ہے ۔ عَزِيزٌ عَلَيْهِ ؛ ان پر شاق ہے ۔ ان پر دشوار گزرتا ہے ۔ عَزَّ عَلَيْهِ كَذَا ؛ فلاں چیز اس پر دشوار گزری ، شاق گزری ، برا معلوم ہوا ، ناگوار گزرا ۔ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو چیز تم کو شاق گزرتی ہے ، دکھ دیتی ہے ۔ عَنِتُّ ؛ فساد ، ہلاکت ، گناہ ۔ غلطي میں ڈالنا ۔ یعنی جس چیز سے انسانوں کو نقصان پہنچتا ہے وہ پیغمبر پر دشوار گزرتا ہے ، ان کو ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ ؛ وہ تمہاری بھلائی کے خواہشمند ہیں ۔ بعض نادان قاری حَرِيصٌ پر وقف کر دیتے ہیں ۔ اس کے معنی نکلتے ہیں کہ (نَعُوذُ بِاللَّهِ) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرِيصٌ ہیں ۔ حالانکہ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ ؛ کے معنی ہیں کہ وہ تمہارے بڑے خیر خواہ ہیں ۔ تمہاری بھلائی کے طالب ہیں ۔ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ؛ مسلمانوں پر عنایت و رحمت کرنے والے ہیں ۔ رَأْفَتٌ اور رحمت رکھنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- تمہارے پاس تو ایسا رسول آچکا ہے جو (تمہارا ہم جنس ہے) تمہیں میں کا ایک ہے ۔ جو چیز تم کو نقصان پہنچاتی ہے وہ اس کو ناگوار ہوتی ہے ۔ تمہاری بھلائی کا طالب ہے ۔ مسلمانوں پر رحم و کرم کرنے والا ہے (رءوف و رحیم ہے) ۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿۱۴﴾

فَإِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ نہ مانیں ، پھر جائیں ، روگرداں ہو جائیں ۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہہ دو ۔ حَسْبِيَ اللَّهُ ؛ اللہ مجھے بس ہے ، کافی ہے ۔ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا محتاج الیہ کون ہے ؟ کون معبود ہے ؟ خدا ہے تو وہی ہے ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؛ میں اس پر توکل کرتا ہوں ، اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں ۔ اپنے تمام کاموں کو اسی پر چھوڑتا ہوں ۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ؛ اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام عالم پر اس کی حکومت ہے۔ تختِ سلطنت کا بادشاہ ہے۔ وہی پروردگار ہے۔
ترجمہ:- پھر اگر وہ تمہاری نہ مانیں اور روگردانی کریں تو تم کہہ دو: مجھے اللہ بس ہے وہی سب کا معبود ہے۔
اسی پر میں اعتماد کرتا ہوں (اپنے کاموں کو چھوڑتا ہوں)۔ اور وہ تختِ سلطنت کا رب ہے۔

صاحبو! ذرا ان آیتوں پر غور کر کے دیکھو کہ خدائے تعالیٰ اپنی عنایتوں کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے پیغمبر کی تعریف کرتا ہے، تو فرماتا ہے: رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ کہ وہ تمہیں میں کا ہے، تم میں اور اُس میں ہم جنسی ہے۔ اگر غیر جنس کا پیغمبر ہوتا تو اس کو تو تم سے نہ ہمدردی ہوتی نہ محبت۔ وہ تو ایسا ہے کہ جس چیز سے تم کو تکلیف پہنچتی ہو، اس سے اس کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ بعض احادیث میں ہے: لَا يُشَاكُ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةِ اِلَّا وَاَجِدُ اَلْمَهَا لِعِنِّي تَمَّهِمْ كَاثَا نَهِيْمْ چھتا مگر یہ کہ اس کا درد مجھے بھی ہوتا ہے۔ دوسرے کی طرف تکلیف سے اسی وقت تکلیف ہوتی ہے جب کہ اس کا علم ہو۔ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حالات سے واقفیت ہے اور ذاتی واقفیت ہے۔ اسی لئے ہماری طرف سے دربارِ خداوندی میں گواہی دیں گے۔ ان کے اسمائے مبارک میں سے ایک اسمِ شاہد بھی ہے۔ بَشِيْرٌ اور نَذِيْرٌ بھی ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری بھلائی کے طالب رہتے ہیں۔ اور ہم پر رحم و کرم فرماتے ہیں۔ ایسے سراپا رحمت پیغمبر کو نہ ماننا بڑی بد نصیبی ہے۔

دیکھو! حدیثِ معراج میں ہے آدم علیہ السلام سیدھی طرف اپنی نیک اولاد کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف بری اولاد کو دیکھتے ہیں اور ناخوش ہوتے ہیں۔ یہ حکم دو چار اولاد کے متعلق نہیں، بلکہ تمام اولاد سے متعلق ہے۔ جب آدم علیہ السلام کو اپنی اولاد کا علم ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کو اپنی ساری اُمت کا علم ہوا تو کیا تعجب کی بات ہے۔ ان لوگوں کا خیال قابلِ افسوس ہے جو شیطان کو ہمارے حال سے واقف ہونے کو جائز سمجھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حال سے واقف ہونے کو ناجائز۔ یہ لوگ اے نبی کریم! تم کو مانیں تو بہتر، نہ مانیں تو تم صاف صاف کہہ دو: مجھے میرا اللہ بس ہے، مجھے خدا کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں، تمام دنیا جہان کی تختِ سلطنت کا وہ رب ہے، وہی میرا یار ہے، مددگار ہے۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مَائَةٌ وَتِسْعُ اَيَاتٍ وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ یونس مکی ہے اس میں ایک سو انیس (۱۱۹) آیتیں اور گیارہ (۱۱) رکوع ہیں۔

یہ سورہ حضرت یونس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اور ان کے متعلق بعض تفاسیر میں یہ واقعہ مذکور ہے۔ یونس علیہ السلام کی قوم نینوا علاقہ موصل میں رہتی تھی۔ یہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا۔ آپ نے بُت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا۔ ان لوگوں نے انکار کیا۔ حضرت یونس علیہ السلام کی تکذیب کی۔ آپ نے انھیں حکمِ الہی نزولِ عذاب کی خبر دی۔ انھوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے۔ دیکھو! اگر وہ رات کو یہاں رہیں تب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انھوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیے کہ عذاب آئے گا۔ شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے، صبح کو عذاب کے خوفناک آثار نمودار ہو گئے۔ آسمان پر سیاہ ہیبت ناک آبر آیا، اور دھواں کثیر جمع ہوا جو تمام شہر پر چھا گیا۔ یہ دیکھ کر انھیں

یقین ہو گیا کہ عذاب آنے والا ہے۔ پھر انھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا تو اور بھی گھبرائے۔ پریشان ہو کر وہ مع اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے جنگل کی طرف نکل گئے۔ موٹے کپڑے پہن لئے، اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا۔ شوہر سے بیوی اور ماں سے بچے جدا ہو گئے اور سب نے بارگاہِ الہی میں گریہ و زاری شروع کر دی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لے آئے اور سچی توبہ کی۔ جو مظالم ان سے ہوئے تھے اُن کو دفع کیا، پرانے مال واپس کئے۔ حتیٰ کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اٹھا کر پتھر نکال دیا، اور واپس کر دیا۔ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دُعائیں کیں۔ پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا۔ دُعا قبول فرمائی، اور عذاب اٹھا دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّتِّیْكَ اَیْتُ الْكِتَابِ الْحَكِیْمِ

الرا؛ یہ حروفِ مقطعات سے ہیں۔ تَلْكَ اَیْتُ الْكِتَابِ الْحَكِیْمِ؛ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔
ترجمہ:- یہ کتابِ حکیم کے آیات ہیں۔

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اِنْ اَوْحَيْنَا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّهُمْ قَدَمٌ صَدِقٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا؛ کیا یہ لوگوں کے لئے تعجب کی بات ہے؟ کیا یہ تعجب خیز امر ہے۔ اَنْ اَوْحَيْنَا؛ کہ ہم نے وحی کی، اپنا کلام اتارا۔ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْهُمْ؛ ان میں سے ایک آدمی کی طرف۔ پیغمبر اور اس کی اُمت میں مناسبت ضرور ہے۔ اس لئے کسی آدمی کا پیغمبر ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں۔ کس بات کی وحی کی؟ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ؛ کہ لوگوں کو ڈراؤ۔ نقصان دہ امر کی اطلاع دو۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا؛ اور ایمانداروں کو بشارت دو۔ خوش خبری دو۔ اَنْ لَّهُمْ؛ کہ ان کے لئے ہے۔ قَدَمٌ صَدِقٌ؛ راستی کا قدم۔ بزرگی اور سچائی۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ؛ ان کے رب کے پاس۔ قَدَمٌ، اَنْ کا اسم ہے۔ اسی لئے منصوب ہے۔ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ؛ کافروں نے کہا۔ کافروں نے پیغمبر کو کیا کہا۔ اِنَّ هٰذَا؛ بے شک یہ۔ لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ؛ کھلا، واضح ساحر ہے، جادوگر ہے۔

ترجمہ:- کیا یہ بات لوگوں کے لئے تعجب خیز ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی،

(ان کو سرفراز کیا) کہ لوگوں کو ڈراؤ اور ایمانداروں کو بشارت دو (خوش خبری دو) کہ اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس سچا مقام، (مضبوط قدم ہے)۔ کافروں نے کہا، بے شک یہ تو کھلا جادوگر ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ

يُدَبِّرُ الْأُمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ

ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۰﴾

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ؛ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ پالنا پرورش کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ؛ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ؛ چھ دنوں میں۔ چھ مختلف حالات اور احوال میں۔ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ؛ پھر عرشِ حکومت پر جلوہ گر ہوا۔ اور نظامِ عالم کو مکمل کر دیا۔ يُدَبِّرُ الْأُمْرَ؛ ہر امر کی تدبیر کرتا ہے۔ جو کرتا ہے حکمت اور مناسبت سے کرتا ہے۔ مَا مِنْ شَفِيعٍ؛ نہیں ہے کوئی شفیع، سفارشی۔ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ؛ مگر اُس کے اذن اور اجازت کے بعد۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ پیغمبروں کی شفاعت حق ہے۔ اور اللہ ضرور پیغمبروں کو ایسی اجازت عطا فرمائے گا۔ ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ؛ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ فَاعْبُدُوهُ؛ اسی کی عبادت کرو۔ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ؛ کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟ اس کی یاد دہانی قبول نہیں کرتے؟

ترجمہ:- بے شک تمہارا رب تو اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر تختِ سلطنت پر جلوہ گر ہوا۔ تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (جو کچھ کرتا ہے انتظام اور تدبیر سے کرتا ہے)۔ (اس کے دربار میں)، اس کی اجازت ہی سے کوئی شفا کر سکتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اسی کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت نہیں لیتے؟ (اس یاد دہانی سے فائدہ نہیں اٹھاتے؟)۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدُو الْخَلْقَ

ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿۱۱﴾

إِلَيْهِ؛ أَسَىٰ كِي طَرَفٍ - مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا؛ تَمَّ سَبُّ كِي وَابِيسِي، رَجُوعُ كَرِنَا هِي - وَغَدَا اللّٰهُ؛ خَدَا كَا وَعَدَه - حَقًّا؛ بَالِكُلِّ سَجٍّ - اَصْلٌ مِثْلُ وَغَدَا اللّٰهُ وَغَدَا حَقًّا هِي - اِنَّهُ يَبْدُوُ الْخَلْقَ؛ بِي شَكِّ وَهُوَ اِبْتِدَاءُ مَخْلُوقَاتٍ كُو پِيْدَا كَرْتَا هِي - ثُمَّ يُعِيْدُهُ؛ پَهْرَ اَسِّ كَا اِعَاَدَه كَرْتَا هِي - دُو بَارَه پِيْدَا كَرْتَا هِي - مَرَكْرُ اُتْهِنَا حَقِّ هِي - كِيُوں اِعَاَدَه كَرْتَا هِي؟ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا؛ تَا كِه جَزَا دِي اُنْ لُوگوں كُو جُو اِيْمَانِ لَائِي - وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ؛ اُوْر اِجْهِي عَمَلِ كَيْ، اِعْمَالِ صَا لِحِ كَيْ - بِالْقِسْطِ؛ اِنصَافِ كَيْ سَا تْه، عَدْلِ كَيْ سَا تْه - تَا كِه مَنَاسِبِ بَدَلَه دِي - وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا؛ اُوْر جَنْهُوْنَ نِي كَفَرِ كِيَا - لَهُمْ شَرَابٌ؛ اُنْ كَيْ لِيءِي پَانِي هِي - مِنْ حَمِيْمٍ؛ گَرَمِ - وَعَذَابٌ اَلِيْمٌ؛ اُوْر اَلْمِ نَاكِ عَذَابِ هِي، دَرْدِنَاكِ تَكْلِيفِ هِي - وَهُوَ كِيُوں؟ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ؛ اِسِّ وَجِهَ سِي كِه وَهُوَ كَفَرُ كَرْتِي تْه - خَدَا اُوْر رَسُوْلًا كَيْ اِحْكَامِ سِي اِنْكَارِ كَرْتِي تْه حَقِّ پُوْشِي كَرْتِي تْه -

ترجمہ :- تم سب کو دربارِ الٰہی میں دوبارہ جانا ہے - یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے (سچا حکم ہے) - ابتداءً بھی وہی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا - تاکہ ایماندار اور نیکوکار لوگوں کو انصاف کے مطابق جزا دے - اور جو کافر ہیں ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہے اور دردناک عذاب ہے - یہ سب ان کے کفر کی وجہ سے ہے -

هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ
لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِّيْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ

يُفَصِّلُ الْآيٰتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ ۝

هُوَ الَّذِي جَعَلَ؛ وَهُوَ هِي جَسَّ نِي پِيْدَا كِيَا، بِنَايَا - الشَّمْسَ ضِيَاءً؛ خُورْشِيْدِ كُو دَرخْشَاں، اَفْقَابِ كُو تِيْزِ رُوْشِنِ، سُوْرَجِ كُو خُوبِ چَمَكْتَا - وَالْقَمَرَ نُورًا؛ اُوْر چَانْدِ كُو مَنُورِ، رُوْشِنِ - وَقَدَرَهُ؛ اُوْر اِسِّ كَيْ لِيءِي مَقْدَرِ كِيَا، اِنْدَازَه كِيَا - مَنَازِلَ؛ مَنَزَلِيْسِ - وَهُوَ مَنَزَلِيْسِ كِيُوں هِي؟ لِيَتَعْلَمُوْا؛ تَا كِه تَمَّ جَانُو - عَدَدَ السِّنِّيْنَ وَالْحِسَابَ؛ سَا لُوں كِي كِنْتِي اُوْر حِسَابِ - قَمَرِ هَر رُوْزِ اِيْكِ مَنَزَلِ مِثْلِ رِهْتَا هِي - مِهِيْنِي بْهَرِ مِثْلِ چَانْدِ كَا دُوْرَه خْتَمِ هُو جَاتَا هِي اُوْر اَفْقَابِ سَا لِ بْهَرِ مِثْلِ اِنْپَا دُوْرَه پُوْرَا كَرْتَا هِي - هَمَّ كُو اِسِّ سِي غَرَضِ نِهِيْسِ كِه چَانْدِ، زَمِيْنِ كَيْ اَطْرَافِ پَهْرِي يَا زَمِيْنِ چَانْدِ كَيْ اَطْرَافِ - مَقْصِدِ يِهِي هِي كِه رُوْزِ مَرَه كَيْ كَامِ مِثْلِ مِهِيْنِي بْهَرِ مِثْلِ اِثْهَائِيْسِ مَنَزَلِيْسِ مَانْتَا پُڑِي گَا - اُوْر حِسَابِ كِتَابِ مِثْلِ يِهِي مَقْصُوْدِ هِي - قَمَرِي مِهِيْنِي چَانْدِ كَيْ حِسَابِ سِي هِي - (۳۶۵) تِيْنِ سُو پِيْنِيْطْه دِنِ مِثْلِ اَفْقَابِ بَارَه بَرَجُوں پَرِ سِي گَزَرِ جَاتَا هِي - عِلْمِ بِيْتِ اُوْر فِلْسَفَه سِي هَمَّ كُو كُوْنِي مَطْلَبِ نِهِيْسِ - هَمَارَا مَقْصِدُ تُو كَارُو بَارَه هِي - مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ؛ خَدَا نِي اِسِّ كُو پِيْدَا نِهِيْسِ كِيَا - خَلْقِ نِهِيْسِ كِيَا - اِلَّا بِالْحَقِّ؛ مَگَرِ بَرِ حَقِّ - نِهَائِيْتِ مَنَاسِبِ - مُوَافِقِ وَاقِعِ - يُفَصِّلُ الْآيٰتِ؛ وَهُوَ اِنْپِي نَشَانِيُوں اُوْر آيَتُوں كُو تَفْصِيْلِ وَا رِ بِيَانِ كَرْتَا هِي - كَهُوْلِ كَهُوْلِ كَرِ بِيَانِ فَرَمَاتَا هِي مَگَرِ كِنِ كَيْ لِيءِي؟ لِقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ؛

ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں، کچھ سوچتے سمجھتے ہیں۔ جاہل نہ مانیں نہ مانیں، اُن کے انکار سے کیا ہوتا ہے۔
ترجمہ:- وہی ہے (اللہ ہی ہے) جس نے آفتاب کو تاباں اور قمر کو روشن بنایا۔ اور اس کے لئے منزلیں
مقرر کیں۔ تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب کو جانو۔ خدا نے اس کو بالکل برحق پیدا کیا ہے۔
(اس نے جو کچھ پیدا کیا، دُرست پیدا کیا) وہ تم کو اپنی نشانیاں تفصیل وار بیان فرماتا ہے (مگر کن کے لئے؟)
ان کے لئے جو کچھ علم رکھتے ہیں۔

گرزبند بردشپرہ چشم ÷ چشمہ آفتاب راچہ گناہ؟

[ترجمہ:- (اگر شپر کی آنکھوں والا، ناقص بینائی والا، دن کے اُجالے میں نہیں دیکھتا تو آفتاب کی روشنی کا کیا قصور)]۔ اکیڈمی
صاحبو! ذرا چاند سورج پر غور کرو، چاند کے گھٹنے بڑھنے کو دیکھو۔ سورج گہن اور چاند گہن پر غور کرو۔ اتنے بڑے
ستارے جن کی بعض نادان پوجا کرتے ہیں، خدائے تعالیٰ کی مقرر کردہ رفتار سے ایک منٹ نہ تاخیر کرتے ہیں نہ تقدیم۔
ایسے بے ارادہ اور سراپا عاجز مخلوق کی پوجا کرنا اور اس خدا کو نہ ماننا جس کے قبضہ قدرت میں تمام ستارے ہیں حماقت ہے،
نادانی ہے، کمال جہالت ہے، نہایت کفر ہے۔

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

لَايَةٌ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ①

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ؛ بے شک رات دن کے اختلاف میں کہ رات تاریک ہے اور دن روشن (دن کو آدمی
کام کاج کرتا ہے اور رات کو آرام لیتا ہے)۔ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ؛ اور جو اللہ نے پیدا کیا۔ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ؛ آسمانوں
اور زمین میں۔ لَايَةٌ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ؛ البتہ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، خدا کے غضب سے
ڈرتے ہیں۔

ترجمہ:- بے شک رات دن کے اختلاف اور تغیرات میں اور اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ
پیدا کیا ہے، (وہ) خدا ترسوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ②

أُولَٰئِكَ مَا أَوْهَمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸﴾

إِنَّ الَّذِينَ ؛ بے شک جو لوگ - لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ؛ اُمید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی - وہ خود کو آزاد سمجھتے ہیں -
مر کر اٹھنے کے قائل نہیں - دیدارِ الہی کا اعتقاد نہیں رکھتے - وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؛ اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے -
وَاطْمَأَنُّوا بِهَا ؛ اور اس پر انھیں اطمینان ہو گیا، بے فکر ہو گئے - وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ؛ اور وہ جو ہماری آیتوں اور
نشانوں سے غافل ہیں - أُولَٰئِكَ ؛ وہ لوگ - مَا أَوْهَمُ ؛ اُن کا ٹھکانا - ان کی پناہ گاہ - النَّارُ ؛ دوزخ ہے - یہ کیوں؟ بِمَا
كَانُوا يَكْسِبُونَ ؛ بہ سبب اُن کاموں کے کہ وہ کرتے تھے، کماتے تھے، کسب کرتے تھے -

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہو گئے ہیں اور
اس پر اطمینان کر کے بے فکر ہو گئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری نشانوں سے غافل ہیں -
ان کا ٹھکانا دوزخ ہے - ان کے اعمال کی وجہ سے -

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۹﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے - وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ؛ اور مناسب کام کئے - عملِ صالح
کرتے رہے - يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم ؛ ان کا رب ان کو ہدایت کرے گا - منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا - بِإِيمَانِهِمْ ؛ ان کے
ایمان کی وجہ سے - تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی - فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ؛ نعمت والی
جنتوں میں -

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے اُن کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے ان کو
منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا پُر از نعمت جنتوں میں ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی -

دَعُوهُمْ فِيهَا سُبْحٰنَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰﴾

دَعُوهُمْ فِيهَا ؛ وہ اس میں پکاریں گے، اس میں اُن کی دُعا یہ رہے گی - سُبْحٰنَكَ اللَّهُمَّ ؛ یا اللہ! تو پاک ہے -
میں تیری پاکیزگی کو بیان کرتا ہوں - وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا ؛ اور ان کا سلام جنت میں، اُن کی دُعاے زندگی - عرب لوگ دُعا

دیتے ہیں تو حَيَّاكَ اللَّهُ کہتے ہیں۔ یعنی تم زندہ رہو۔ وہ سلام میں کیا کہیں گے؟ سَلَامٌ؛ یعنی تم پر سلامتی ہو۔ تم سلامت رہو۔ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ؛ اور دُعا کے آخر میں وہ کہیں گے۔ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ؛ کہ حمد اور تعریف ہے تو اللہ ہی کی ہے۔ دوسرا کوئی مستحق حمد نہیں۔ اللہ کا وجود بالذات ہے تو اس کی حمد بھی بالذات ہے۔ اس کی تعریف بھی بالذات ہے اور اس کا شکر بھی بالذات۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ؛ تمام عالموں کا رب۔ ساری دنیا جہاں کا پروردگار، پالنے والا، سب کو وہی کھلاتا ہے، وہی پلاتا ہے، تو شکریہ بھی اسی کا ہوگا۔

ترجمہ:- ان کی دُعا اس (جنت) میں یہ ہوگی: یا اللہ تو پاک ہے۔ (وہ سلام کرنے کے وقت آپس میں کیا کہیں گے؟) وہ سَلَامٌ کہیں گے۔ (یعنی تم ہمیشہ سلامت رہو) (اور دُعا کے آخر میں وہ کیا کہیں گے؟) اور دُعا کے آخر میں وہ کہیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

صاحبو! سلام میں دو لفظ کہے جاسکتے ہیں۔ ایک سَلَامٌ عَلَيْكُمْ؛ دوسرا اَلْسَلَامُ عَلَيْكُمْ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ۔ میں تنکیر تعظیم کے لئے ہے۔ یعنی بہت بڑی سلامتی۔ اور اَلْسَلَامُ کے معنی ہیں ہر طرح کی سلامتی۔ الف لام جنس یا استغراق کے لئے ہے۔ یعنی چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی سلامتی اور بڑی سے بڑی بات میں بھی سلامتی۔ دیکھو! التحیات میں ہے: اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ؛ یہ فرمودہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اور اپنے حبیب کے لئے ہے۔ دوسروں کا سلام کہنا وہ مرتبہ نہیں رکھتا جو خدا کا کہنا رکھتا ہے۔ اَلْسَلَامُ خدا کا نام بھی ہے۔ اور اَلْسَلَامُ عَلَيْكُمْ کے معنی ہیں خدائے تعالیٰ تم کو ہر طرح کی سلامتی سے سرفراز کرے، خدا حافظ۔ بہر حال لوگوں کے سَلَامٌ کہنے سے خدا تعالیٰ کا فرمانا اَلْسَلَامُ عَلَيْكُمْ زیادہ بہتر ہے۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتَجَابَ لَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ

فَنذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ؛ اور اگر اللہ بھی جلدی کرتا۔ لِلنَّاسِ؛ لوگوں کے لئے۔ اَلشَّرُّ؛ برائی کو، سزا کو۔ اسْتَجَابَ لَهُمْ بِالْخَيْرِ؛ جس طرح وہ بھلائی اور فوائد کو بہ عجلت طلب کرتے ہیں۔ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ؛ تو ان کی مدت پوری ہو جاتی، ان کی زندگانی کے دن ختم ہو جاتے، ان کا فیصلہ ہی ہو جاتا۔ فَنَذَرُ؛ پھر ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ؛ اُن لوگوں کو جنہیں اُمید نہیں ہے۔ جنہیں اُمید ورجا نہیں ہے۔ لِقَاءَنَا؛ ہماری ملاقات کی۔ فِيْ طُغْيَانِهِمْ؛ ان کی اس سرکشی اور طغیان میں، ان کے حد سے زیادہ بڑھ جانے میں۔ يَعْمَهُوْنَ؛ سرگردان، حیران و پریشان۔

ترجمہ:- اور اگر اللہ شر کے پہنچانے اور سزا دینے میں ایسی ہی جلدی کرتا، (عجلت سے کام لیتا) جس طرح وہ اپنے فوائد اور خیر کے لئے عجلت کرتے ہیں تو ان کا خاتمہ ہی ہو جاتا (ان کے دن پورے ہو جاتے)۔

مگر نہیں ہم ان لوگوں کو بھی (مہلت دیتے ہیں) چھوڑ دیتے ہیں جنہیں ہمارے دربار میں حاضر ہونے کی امید نہیں (تاکہ) ان کی سرکشی اور طغیان میں حیران و سرگردان پھرتے رہیں۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّكَانٌ لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ

كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۰﴾

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ؛ اور جب چھو جاتا ہے انسان کو ضرر، جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ دَعَانَا؛ تو ہم کو پکارتا ہے، دُعَائیں کرتا ہے۔ لِجَنبِهِ؛ کروٹ لیتا ہوا۔ اپنے پہلو پر۔ أَوْ قَاعِدًا؛ یا بیٹھا ہوا۔ أَوْ قَائِمًا؛ یا کھڑا ہوا ہر حالت میں ہم کو یاد کرتا ہے۔ اور دفعِ ضرر کی دُعَائیں کرتا ہے۔ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ؛ پھر جب ہم کھول دیتے ہیں، اس سے دفعِ کر دیتے ہیں۔ دُور کر دیتے ہیں۔ ضُرُّهُ؛ اس کے ضرر کو، تکلیف کو، درد دکھ کو۔ مَرَّكَانٌ لَّمْ يَدْعُنَا؛ چل دیتا ہے گویا کہ اس نے پکارا ہی نہیں تھا، ہم سے دُعَائیں ہی نہ مانگی تھیں۔ إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ؛ اس ضرر کے دفع کرنے کے لئے جو اس کو پہنچا۔ اس نقصان کے لئے جو اس کو ہوا۔ كَذَلِكَ زُيِّنَ؛ اسی طرح اچھا معلوم ہوتا ہے، مزین و آراستہ معلوم ہوتا ہے۔ لِلْمُسْرِفِينَ؛ اسراف کرنے والوں کو، حد سے زیادہ بڑھ جانے والوں کو۔ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ؛ وہ کام جن کو وہ کرتے تھے۔ ان کے برے اعمال اُن کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

ترجمہ :- اور (لوگوں کی یہ حالت ہے کہ) جب آدمی کو ضرر پہنچتا ہے تو لیٹتے، بیٹھتے، اُٹھتے ہم کو یاد کرتا ہے، (دُعَائیں مانگتا ہے) پھر جب ہم اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو اس طرح چل دیتا ہے کہ گویا اس نے دفعِ تکلیف کے لئے ہم سے کبھی دُعا کی ہی نہ تھی۔ اسی طرح اسراف پسند لوگوں کو ان کے اعمال (بد) اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔

صاحبو! میرا روئے سخن اُن لوگوں کی طرف نہیں ہے جو خدا کو مانتے ہی نہیں، اور نہ اُن لوگوں کی طرف ہے جو اسلامی نام رکھنے سے بھی شرماتے ہیں۔ نام رکھتے ہیں تو اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ بلکہ میرا روئے سخن اُن لوگوں کی طرف ہے جو خدا کو کچھ مانتے ہیں۔ ان لوگوں کی کیا حالت ہے؟ کوئی مصیبت آپڑتی ہے یا دنیوی ترقیوں کی ضرورت پڑتی ہے تو پھر ماشاء اللہ ہاتھ میں تسبیح ہے، زبان پر خدا کا نام ہے۔ بعض تو لحمیات سے پرہیز کرتے ہیں یعنی ترکِ حیوانات کرتے ہیں، چلے بیٹھتے ہیں، احرام بھی باندھ لیتے ہیں اور رات دن ذکر و شغل میں مشغول ہیں۔ مگر جوں ہی پریشانی دفع ہوئی، یا ماہوار میں جو

اضافہ ہونا تھا ہو گیا ، پھر وہی قدیم حالت ہے ، وہی غفلت ہے ، وہی دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ۔ مگر نہیں ، بعض خدا کے بندے ایسے بھی ہیں کہ ابتداءً تو دنیا کے لئے خدا کا نام لیا تھا مگر کچھ عادت سی ہو گئی ۔ کچھ خدا کی عنایت شامل حال ہو گئی اور اخلاص مندی سے برسرکار ہو گئے ۔ لیکن یہ سب اسی وقت ہوتا ہے جب خدا سے تھوڑا ہی سہی مگر ربط ہو ۔ یہی ربط بڑھ کر دربارِ الہی میں پہنچا دیتا ہے ۔

وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۰﴾

وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا ؛ اور ہم نے تو ہلاک کر دیا ۔ الْقُرُونِ ؛ نسلوں کو ۔ مختلف فرقوں کے لوگوں کو ۔ یہاں قُرُونِ سے اہل قرآن مراد ہیں ۔ قرون کیسے زمانہ کو کہتے ہیں ؟ لوگ کہتے ہیں کہ بارہ برس ۔ اور بعض کا خیال ہے کہ اوسط عمرِ طبعی والے ۔ بہر حال یہاں مختلف زمانوں کے لوگ مراد ہیں ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ، تم سے پیشتر ، تمہارے قبل کے لوگوں کو ۔ لَمَّا ظَلَمُوا ؛ جب کہ لوگوں نے ظلم شروع کیا ۔ ایک دوسرے پر ستم ڈھانے لگے ۔ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ ؛ اور ان کے پاس ان کے پیغمبر پہنچے ۔ بِالْبَيِّنَاتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ، بین دلیلوں کے ساتھ ۔ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ؛ اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے ۔ بھلا وہ کیا مانتے ۔ كَذَلِكَ نَجْزِي ؛ ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں ، سزا دیتے ہیں ۔ الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ؛ مجرم لوگوں کو ، بد معاشوں کو ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے قرن ہا قرن کے لوگوں کو جو تم سے پہلے گزرے ہیں ، جب انہوں نے ظلم و ستم اختیار کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا (نیست و نابود کر دیا) ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے تھے ۔ مگر وہ کیا مانتے (اور کیا ایمان لاتے ؟) ہم اسی طرح مجرم لوگوں کو سزا دیا کرتے ہیں ۔

ذرا اس آیت کو دیکھو ۔ عذاب کیوں آتا ہے ۔ جب لوگ ظلم و ستم اختیار کرتے ہیں اور اپنے پیغمبروں کو نہیں مانتے ۔ کیا اس زمانہ میں ایسا نہیں ہے ؟ کس قسم کا ظلم ہے کہ نہیں کیا جا رہا ہے ؟ پیغمبر کے کون سے احکام مانے جا رہے ہیں ۔ ان سب کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ نفسانیت کی شدت میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے ۔ شر و فساد عام ہوگا ۔ انجام وہی ہلاکت ، بربادی ۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿۱۱﴾

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ ؛ پھر ہم نے تم کو کر دیا ۔ خَلَائِفَ ؛ خلیفے ۔ قائم مقام ۔ فِي الْأَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ لِنَنْظُرَ ؛ کہ ہم دیکھیں ۔ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ؛ تم کرتے کیا ہو ، کیسے کام کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر ان کے بعد ہم نے تم کو زمین میں قائم مقام بنایا کہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔
گذشتہ زمانہ کے لوگ تو برباد ہو چکے ، اب ہم ان کے بعد تم کو زمین میں قائم مقام بنانا چاہتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم زمین میں کیا کرتے ہو۔

صاحبو! وہی اگلی حالت ہے۔ وہی قدیم ظلم و ستم ہے۔ وہی دین اور پیغمبر سے لاپرواہی ہے تو یاد رکھو! پھر وہی تباہی آنے والی ہے۔ اللہ اکبر۔ یا اللہ! تو ہم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے اور امن کی زندگی نصیب کر۔

وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بِآيَاتِنَا ۖ قَالَ الَّذِينَ

لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا أَنتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدَّلْنَاهُ ۖ قُلْ مَا يَكُونُ لِيٰ أَنْ أُبَدِّلَهُ

مِنْ تِلْقَائِي نَفْسِيٰ ۚ إِنِ اتَّبَعُوا إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

إِنِّي أَخَافُ ۚ إِنِّي عَصَيْتُ رَبِّيٰ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰﴾

وَإِذَا تُلِيٰ اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ، پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان کو۔ آيَاتُنَا ؛ ہماری نشانیاں ، ہماری آیتیں۔ بَيِّنَاتٍ ؛ بحالیکہ وہ کھلی ہوئی ، اور واضح ہیں ، بین ہیں اور دشوار نہیں ہیں۔ قَالَ الَّذِينَ ؛ وہ لوگ کہتے ہیں جو۔ لَا يَرْجُونَ ؛ جن کی اُمید ورجا نہیں۔ لِقَاءَنَا ؛ ہماری ملاقات کی اور ہمارے دربار میں حاضر ہونے کی۔ أَنتِ بِقُرْآنٍ ؛ لاؤ ایک قرآن۔ غَيْرِ هَذَا ؛ اس کے سوا۔ أَوْ بَدَّلْنَاهُ ؛ یا اسی کو بدل دو۔ قُلْ ؛ تم کہو۔ مَا يَكُونُ لِيٰ ؛ میرا کام نہیں ، میرا مقدور نہیں۔ أَنْ أُبَدِّلَهُ ؛ کہ اس کو بدل دوں۔ مِنْ تِلْقَائِي نَفْسِيٰ ؛ اپنی طرف سے۔ إِنِ ؛ نہیں۔ اتَّبَعُوا ؛ میں اتباع کرتا ہوں ، میں فرماں برداری کرتا ہوں۔ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ؛ مگر اس وحی کی جو میری طرف کی جاتی ہے ، مجھے جو حکم دیا جاتا ہے ، اس کی پیروی کرتا ہوں۔ إِنِّي أَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے ، میں ڈرتا ہوں۔ إِنِّي عَصَيْتُ رَبِّيٰ ؛ اگر میں اپنے رب کا عصیان کروں۔ اللہ کی نافرمانی کروں۔ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ؛ بڑے دن یعنی قیامت کے عذاب سے۔

ترجمہ :- اور جب اُن کے سامنے ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں (اور ان کی تلاوت کی جاتی ہے) تو وہ لوگ جن کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں ، (جو قیامت کے قابل نہیں) کہتے ہیں : اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسی کو کچھ بدل دو۔ (پیغمبر) تم کہہ دو میرا مقدور نہیں کہ اس کو (قرآن کو) اپنی جانب سے بدل دوں۔ میں تو صرف وحی الہی کا تابعدار ہوں۔ مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ، (قیامت کا ڈر ہے) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں (اس کے احکام نہ مانوں)۔

قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۶﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو! لَوْ شَاءَ اللَّهُ ؛ اگر خدا چاہتا۔ اگر خدا کے ارادے اور مشیت میں ہوتا۔ مَا تَلَوْتُمْ عَلَيْكُمْ ؛ تو میں اس کو پڑھ کر تم کو نہ سنانا۔ وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ ؛ اور نہ اس کی خبر دیتا۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ ؛ میں تم میں رہا ہوں۔ تمہارے پاس ٹھیرا ہوں۔ عُمُرًا ؛ ایک عمر، ایک زمانہ دراز۔ مِّنْ قَبْلِهِ ؛ اس سے پہلے۔ میں دعویٰ پیغمبری سے پہلے تمہارے ساتھ ایک زمانہ تک رہا ہوں۔ کیا اس سے قبل میں نے کبھی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا، یا یہ کہا تھا کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے۔ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ؛ تم اتنا بھی نہیں سمجھتے، کچھ عقل سے کام نہیں لیتے۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو اگر خدائے تعالیٰ چاہتا (اور اس کی مرضی ہوتی) میں تمہارے سامنے اس کو (قرآن کو) پڑھتا ہی نہیں، اور نہ اس کے متعلق تمہیں کچھ خبر دیتا۔ میں تو تم میں اس سے پہلے ایک زمانہ دراز تک رہا ہوں۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۷﴾

فَمَنْ أَظْلَمُ ؛ پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا۔ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ؛ اس شخص سے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا، افترا پردازی کی، دل کے لگتے لگائے۔ أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ؛ یا اس کی آیتوں اور نشانیوں کو جھٹلایا، اس کی تکذیب کی۔ یہ تو بڑا جرم ہوگا۔ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ؛ یہ بات ظاہر ہے کہ مجرم لوگوں کو فلاح نہیں۔ نافرمانوں کو کامیابی نہیں۔

ترجمہ :- بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ باندھا (افترا پردازی کی) یا اس کی آیتوں کی تکذیب کی۔ (اس کی نشانیوں کو نہ مانا۔ یہ کام مجرموں کا ہے اور) مجرمین کبھی فلاح و بہبود کو نہیں پہنچتے۔ (نافرمان لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے)۔

صاحبو! ان آیتوں پر غور کرو۔ رسول خدا ﷺ ان منکرین کے پاس چالیس سال گزارے کبھی منہ سے ایک لفظ جھوٹ نہ نکلا۔ اخلاق و عادات سب اچھے تھے۔ خود یہ لوگ حضرت کو محمد امین کہتے تھے۔ جو شخص آدمیوں کے متعلق

جھوٹ نہ کہے، بھلا وہ خدا کے متعلق جھوٹ کہنے کی جرأت کیونکر کر سکتا ہے؟ رسولِ خدا ﷺ گو افسح العرب والعجم تھے مگر حدیث شریف اور قرآن شریف میں زمین و آسمان کا بل ہے۔ قرآن کا طرزِ بیان جدا ہے اور حدیث کا الگ۔ قرآن کوئی چھوٹی سی کتاب نہیں۔ وہ تو بہت بڑی کتاب ہے اور مختلف امور میں ہدایت کرتی ہے۔ نہ صرف اس کی فصاحت و بلاغت بے نظیر ہے بلکہ الہیات، قانون، اصولِ تمدن، اخلاقیات سب میں ممتاز ہے۔ اور قرآن کا اسلوبِ بیان شروع سے آخر تک اعجاز ہی اعجاز ہے۔ ان سب باتوں پر غور نہ کریں اور قرآن شریف کو حضرت کی تصنیف سمجھیں تو بڑا ظلم ہوگا۔ ایسا کہنا اپنی نادانی کا اعتراف کرنا ہے۔ اور اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ میں تو کہتا ہوں قرآن کو دیکھو۔ بار بار دیکھو۔ محبت سے نہ سہی، عداوت سے دیکھو۔ دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟ تمہارے مذہب، تمہارے قوانین کی عزت تمہاری آنکھوں میں باقی نہ رکھے گا۔ تم اس سے بھاگو گے مگر وہ تم کو کب چھوڑتا ہے۔ اس سے دل لگاؤ، وہ دل میں گھس جائے گا۔ تم مجبور ہو جاؤ گے کہ اپنے مذہب کی اصلاح کریں۔ تم بظاہر انکار کرو گے کہ یہ قرآن کا اثر ہے اور تمہارا ضمیر، تمہارا دل اقرار کرے گا کہ یہ سب اسلام کی خوشہ چینی ہے، زلہ ربائی ہے۔ اس کا صدقہ ہے۔

ذرا اتنا تو سوچو کہ ایک شخص جس نے کبھی قلم کو ہاتھ نہ لگایا ہو، کسی کے سامنے زانوئے ادب نہ کیا ہو، اور ایک ایسے تاریک زمانہ میں پیدا ہوا ہو جب کہ علم و کمال کی معمولی روشنی بھی نہ تھی، ایک شخص اٹھتا ہے اور جاہل سے جاہل قوم کو روشنی پر لاتا اور اس کو متمدن بنا دیتا ہے۔ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - سَلَامُ اللَّهِ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ

قُلْ اتَّبِعُونِ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ

سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۰﴾

وَيَعْبُدُونَ؛ اور عبادت کرتے ہیں۔ پوجتے ہیں۔ مِنْ دُونِ اللَّهِ؛ خدا کے سوا، خدا کو چھوڑ کر۔ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ؛ ان بتوں کو جو نہ ضرر ہی دے سکتے ہیں نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں۔ وَيَقُولُونَ؛ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں۔ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا؛ یہ ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔ سفارش کرنے والے ہیں۔ عِنْدَ اللَّهِ؛ خدائے تعالیٰ کے پاس قُل؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ اتَّبِعُونِ اللَّهَ؛ کیا تم خدا کو وہ باتیں بتلاتے ہو، اُن چیزوں کی خبر دیتے ہو۔ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ؛ جن کا وجود نہیں آسمانوں اور زمین میں۔ اور نہ ان کو کہیں خدا جانتا اور پاتا ہے۔ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی؛ خدائے تعالیٰ پاک ہے اور اس کا مرتبہ اعلیٰ و ارفع ہے۔ عَمَّا يُشْرِكُونَ؛ ان چیزوں سے، جن سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں۔

ترجمہ:- اور (یہ لوگ) خدا کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں جو ان کو ضرر ہی دے سکتے ہیں اور نہ نفع۔ اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کے نزدیک ہمارے لئے سعی سفارش کرنے والے ہیں۔ (پیغمبر!) تم کہہ دو: کیا تم اللہ کو وہ بتاتے ہو جس کو اللہ نہ آسمانوں میں پاتا ہے نہ زمین میں (اور نہ ان کو جانتا ہے)۔ جن بتوں سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں خدا اُس سے پاک اور اعلیٰ و ارفع ہے۔ واضح ہو کہ بتوں کا اللہ کے پاس سفارش کرنا خلاف واقعہ ہے۔ اگر یہ بات واقعہ کے مطابق ہوتی تو سب سے پہلے خدا جانتا۔ مگر یہ تو واقعہ ہی نہیں ہے اور جو چیز نہیں ہے اس کو خدا کیونکر جان سکتا ہے۔ یا یوں کہو خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ ان بتوں میں سے کوئی خدا کے پاس سفارش کرنے والا نہیں ہے۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۹﴾

وَمَا كَانَ النَّاسُ؛ اور نہ تھے لوگ۔ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً؛ مگر ایک ہی گروہ۔ پیغمبروں کی تعلیم سے، اُن کے زمانے سے دُور ہوتے گئے فَاخْتَلَفُوا؛ تو لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگے۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ؛ اور اگر پہلے سے یہ بات طے نہ ہوتی اور اس کا ڈھیل دینے کا وعدہ نہ ہوتا۔ مِنْ رَبِّكَ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ خدائے تعالیٰ نے رجوع الی اللہ کرنے کے لئے سزا کو قیامت میں مقرر کیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ؛ تو ان میں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ؛ ان مسائل میں جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

ترجمہ:- اور (شروع میں) لوگ ایک ہی گروہ کے تھے۔ پھر (بعد) اختلاف کرنے لگے۔ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے قیامت پر حکم سزا مقرر نہ ہوتا تو جن مسائل میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، ان کا فیصلہ ہی کر دیا جاتا (مہلت کہاں دی جاتی؟ ان کو رجوع الی اللہ اور توبہ کرنے کا موقع ہی کس طرح ملتا)۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتظِرُوا

إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ﴿۲۰﴾

وَيَقُولُونَ؛ اور وہ کہتے ہیں۔ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ؛ کیوں نہیں اتاری گئی اُن پر۔ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ؛ ان کے رب کے پاس سے کوئی نشانی۔ کوئی فیصلہ کن آیت، علامت۔ فَقُلْ؛ تو اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ؛ غیب کی باتیں تو

خدا کے پاس ہیں۔ کل کیا ہونے والا ہے خدا ہی کو معلوم ہے۔ فیصلہ کن علامت تو قیامت ہے۔ فَانْتَظِرُوا؛ پس تم بھی انتظار کرو۔ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ؛ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

ترجمہ :- (ان کو ہزار معجزے دکھائے جائیں، نہ مانے ہیں نہ مانیں گے) وہ کہے جائیں گے۔ کیوں خدا نے کوئی بڑا معجزہ نہیں بھیجا۔ (کوئی بڑی نشانی ظاہر نہیں کی)۔ (پیغمبر) تم کہہ دو: غیب کی باتیں تو خدا ہی کو معلوم ہیں۔ (اتنا ضرور ہے کہ قیامت آنے والی ہے)۔ اب تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

وَإِذَا آذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَأٍ مَّسَّتْهُمُ إِذَا هُمْ مَكْرُوفٌ فِي آيَاتِنَا

قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝۱۰

وَإِذَا آذَقْنَا النَّاسَ؛ اور جب ہم لوگوں کو چکھاتے ہیں۔ دیتے ہیں۔ رَحْمَةً؛ اپنی رحمت۔ مہربانی۔ مِنْ بَعْدِ ضَرَأٍ مَّسَّتْهُمُ؛ بعد اس کے کہ ضرر اور مصیبت اُن کو پہنچتی ہے، چھو جاتی ہے۔ إِذَا هُمْ مَكْرُوفٌ فِي آيَاتِنَا؛ تو فوراً ہماری آیتوں میں مکاری اور حیلہ سازی کرتے ہیں۔ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا؛ پیغمبر! تم کہہ دو کہ اللہ کی تدبیر اور مکر کی سزا بہت تیز ہے۔ إِنَّ رُسُلَنَا؛ بے شک ہمارے فرستادے، ہمارے فرشتے، ہمارے بھیجے ہوئے۔ يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ؛ لکھ رہے ہیں جو تم مکر کرتے ہو۔

ترجمہ :- جب لوگوں کو تکلیف کے بعد ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں، (اور ان پر مہربانی کرتے ہیں) تو فوراً ہماری آیتوں میں، نشانیوں میں (حیلہ سازی، تاویل بے جا اور) مکر کرتے ہیں۔ (پیغمبر!) تم کہہ دو اللہ مکر کی سزا دینے میں بہت تیز ہے۔ بے شک ہمارے فرشتے تمہاری مکاریوں کو لکھ رہے ہیں۔

صاحبو! انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اس کو تکلیف ہوتی ہے، کسی آفت میں پھنس جاتا ہے تو خدا کو یاد کرنے لگتا ہے۔ پھر جہاں خوش حالی ہوگئی، مصیبتوں سے نجات مل گئی، پھر کیا ہے؟ وہی اگلی مکاری۔ وہی حیلہ سازی۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ خدا جلد ان کو مکاری کی سزا دے گا۔ جو مکاریاں وہ کر رہے ہیں ان کو فرشتے لکھ رہے ہیں۔

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلِكِ وَجَرِينِ بِهِم مُّجْرِمِي طَيْبَةَ

وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا

أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

لَئِن أَنجَيْنَا مِنْ هَذِهِ لَنُكَوِّنَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۱۰﴾

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ؛ خدا ہی ہے جو تم کو چلاتا ہے، روانہ کرتا ہے، سیر کراتا ہے۔ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ؛ بر و بحر میں جنگل اور سمندر میں۔ حَتَّىٰ إِذَا كُنْتُمْ؛ پھر جب تم ہوتے ہو۔ فِي الْفُلْكِ؛ کشتی میں۔ جہاز میں۔ وَجَرَيْنَ بِهِمْ؛ اور جو کشتیاں ان کو لے جاتی ہیں، ان کو لے کر چلتی ہیں۔ بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ؛ اچھی اور موافق ہوا کے ساتھ۔ وَقَرِحُوا بِهَا؛ تو بڑے خوش رہتے ہیں اس ہوا سے۔ جَاءَتْهَا؛ ان کشتیوں کو پہنچتی ہے۔ ان کشتیوں کے پاس آتی ہے۔ رِيحٍ غَاصِفَةٍ؛ سخت اور تند ہوا۔ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ؛ اور ان پر موجیں آتی ہیں۔ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ؛ ہر جگہ سے۔ وَظَنُّوا؛ اور گمان اور ظن کرنے لگتے ہیں۔ أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ؛ کہ ان کا احاطہ کر لیا گیا۔ بری طور سے گھر گئے۔ بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔ دَعَوُا اللَّهَ؛ تو خدا کو پکارنے لگتے ہیں، اس کی یاد کرتے ہیں۔ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ؛ خالص دین کے ساتھ۔ نہایت اطاعت کے ساتھ۔ خدا ہی کو مان کر۔ اور کیا کہتے ہیں۔ لَئِن أَنجَيْنَا مِنْ هَذِهِ؛ اگر تو ہم کو نجات دے اس آفت سے، اس مصیبت سے۔ لَنُكَوِّنَنَّ؛ تو ہم ہو جائیں گے۔ مِنَ الشَّاكِرِينَ؛ شکر گزاروں میں سے۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جو تم کو روانہ کرتا ہے بحر و بر میں (خشکی اور تری میں) پھر جب تم جہاز میں بیٹھتے ہو اور اچھی ہوائیں اس جہاز کو لے جاتی ہیں تو بڑے خوش و خرم رہتے ہیں۔ اس حال میں ایک تند و تیز ہوا پہنچتی ہے اور ہر جگہ سے اُن پر موجیں اُٹھتی ہیں (اور اس جہاز پر گرتی ہیں) اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب تو ان کا احاطہ کر لیا گیا (کہ ہم برے پھنسے) پھر نہایت اخلاص اور اطاعت کے ساتھ خدا کو پکارتے ہیں (خدایا!) اگر تو ہم کو اس آفت میں سے نجات دے گا (اور بچالے گا) تو ہم تیرا شکر ادا کیا کریں گے۔

جب جہاز طوفان میں آتا ہے اور بظاہر نجات کی کوئی صورت نہیں نکلتی تو خدا کو پکارنے لگتے ہیں۔

فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغَيْتُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

مَتَاءَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۱﴾

فَلَمَّا أَنجَاهُمْ؛ پھر جب خدا ان کو نجات عطا کرتا ہے۔ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ؛ تو زمین میں بغاوت اور سرکشی

پھیلاتے ہیں۔ بَغَيْرِ الْحَقِّ؛ ناحق، ناروا۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ؛ لوگو! إِنَّمَا بَغْيُكُمْ؛ اس کے سوا نہیں کہ تمہاری بغاوت، تمہاری سرکشی۔ عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ؛ اس کا وبال خود تم پر پڑے گا۔ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا؛ یہ دنیوی زندگی کے مزے ہیں۔ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ؛ پھر ہماری ہی طرف تم کو پلٹنا ہے، تم کو رجوع کرنا ہے۔ فَسُنِّبْكُمْ؛ پھر ہم باز پرس کریں گے۔ تم کو خبر دیں گے۔ بتادیں گے۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ؛ جو کچھ تم کرتے تھے۔

ترجمہ:- پھر جب (خدا) اُن کو نجات دیتا ہے تو زمین میں ناحق ناروا سرکشی اور بغاوت کرتے ہیں۔ لوگو! یہ تمہاری سرکشی اور بغاوت (تمہارے گلے کا ہار ہوگی) تمہاری جان کا وبال ہوگی۔ یہ سب دنیوی زندگی کے مزے ہیں۔ (پھر کیا ہوگا؟) تم سب کو ہماری طرف آنا پڑے گا اور ہم تمہارے کاموں کو بتادیں گے۔

صاحبو! دنیا ناپائیدار ہے۔ اس کی خوش حالی ناقابلِ اعتبار ہے۔ حیاتِ دنیا کو سمجھنا چاہتے ہو تو ذیل کی مثال پر غور کرو۔

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ

نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَدِرُونَ عَلَيْهَا

أَتَاهَا أَمْرٌ نَالِيًّا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبِ بِالْأَمْسِ

كَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۳۹﴾

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا؛ بے شک دنیا کی زندگی کی مثال۔ کیسی ہے؟ كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ؛ جیسے پانی، جس کو ہم نے آسمان سے، یا اُبر سے، یا اوپر سے اُتارا۔ فَاخْتَلَطَ بِهِ؛ پھر اس پانی سے مل گئے۔ نَبَاتُ الْأَرْضِ؛ زمین کے نباتات۔ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ؛ جس کو آدمی کھاتے ہیں۔ وَالْأَنْعَامُ؛ اور چوپائے بھی۔ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ؛ یہاں تک کہ جب زمین لے لیتی ہے۔ زُخْرُفَهَا؛ بہار کو۔ تَرَوَاتُجِي كُو۔ لہلہانے کو۔ وَازَّيَّنَتْ؛ اور زینت دار ہوتی ہے۔ حُسْنُ وَ جَمَالٌ پيدا کرتی ہے۔ ہری بھری ہو جاتی ہے۔ وَظَنَّ أَهْلُهَا؛ اور زمین کے رہنے والوں نے گمان کیا، یقین کر لیا۔ أَنَّهُمْ

قَدِرُونَ عَلَيْهَا؛ کہ اب یہ ہمارے قابو میں آگئی۔ ہمارے زیر قدرت ہے۔ اور ہم کو اس پر تصرف کرنے کی قوت ہے۔ اَتَهَا اَمْرُنَا؛ تو ہمارا حکم آجاتا ہے یعنی عذاب آجاتا ہے۔ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا؛ رات کو یا دن کو۔ فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا؛ پھر ہم اس کو کاٹ کر ڈھیر کر دیتے ہیں۔ اس کا ستھراؤ کر دیتے ہیں۔ ساری روئیدگی کو تباہ کر دیتے ہیں۔ كَمَا نَلَّمُ تَعْنُ بِالْاَمْسِ؛ گویا کہ کل کچھ تھا ہی نہیں۔ غَنِيَّ كَمَا نَلَّمُ تَعْنُ بِالْاَمْسِ؛ اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ نشانیوں کو کھول کھول کر بتاتے ہیں۔ مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ؛ اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔ جاہل نادان کیا سمجھیں گے؟ کیا عبرت لیں گے۔

ترجمہ:- دنیا کی زندگی کی مثال تو پانی کی ہے جس کو ہم نے اُبر سے (یا آسمان سے) برسایا، جس سے مل کر زمین کے تمام نباتات پیدا ہوئے جن کو آدمی بھی کھاتے ہیں اور جانور بھی۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنے بہار پر آتی ہے، (ہری بھری ہو جاتی ہے) اور حُسن و جمال پیدا کرتی ہے اور لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ زمین اب ہمارے قابو میں آگئی، رات کو یا دن کو ہمارا حکم آجاتا ہے (عذاب آجاتا ہے) اور ہم پھر اس کا ستھراؤ کر دیتے ہیں (اور کاٹ کر ڈھیر کر دیتے ہیں) ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کل کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح ہم اپنی آیتوں اور نشانیوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں (مگر کن کے لئے؟) ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں۔

۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتریت ز معرفت کردگار

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۰

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا؛ اور اللہ بلا تا ہے۔ اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ؛ سلامتی کے مقام کی طرف یعنی جنت کی طرف۔ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ؛ اور ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ؛ سیدھے راستے کی طرف۔ ترجمہ:- اور اللہ تم کو دار السلام (سلامتی کے مقام یعنی جنت) کی طرف بلا رہا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ مستقیم دکھاتا ہے۔ (اس کو ہدایت کرتا ہے)۔

(مگر یاد رکھو اسلام کی دعوت تو سب کو دی جاتی ہے لیکن راستی پر وہی آدمی لگ جاتا ہے جس کی فطرت اعلیٰ ہے، جو پاک منش ہے، جس کو ہدایت حکمتِ الہی کا تقاضا ہے)۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۙ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهُهُمْ قَتْرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۙ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۷﴾

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا؛ اُن لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں۔ اَلْحُسْنٰی وَزِيَادَةٌ؛ نیک بدلہ ہے اور کچھ زیادہ بھی ہے۔ وہ زیادت کیا ہے؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ دیدارِ الٰہی ہے۔ لا قیمت ہے۔ جس کا کوئی معاوضہ ہونہیں سکتا۔ وَلَا يَرْهَقُ؛ اور نہیں چھا جاتی۔ وَجُوهُهُمْ؛ ان کے چہروں پر۔ قَتَرٌ؛ تاریکی۔ سیاہی۔ وَلَا ذِلَّةٌ؛ اور نہ ذلت و رسوائی، فضیحت۔ اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ؛ یہ لوگ جنتی ہیں۔ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ؛ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ:- نیکوں کا نیک بدلہ ہے اور اس سے بڑھ کر بھی ہے۔ نہ ان کے منہ پر تاریکی چھا جائے گی، نہ ذلت و رسوائی۔ یہ جنتی لوگ ہیں۔ یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرَهَّقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ

كَانِمًا أُغْشِيَتْ وَجُوهُهُمْ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۸﴾

وَالَّذِينَ؛ اور پھر جن لوگوں نے۔ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ؛ برائیاں کمائیں۔ گناہوں کا کسب کیا۔ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ؛ برائی کا بدلہ۔ گناہوں کی سزا۔ بِمِثْلِهَا؛ ویسی ہی۔ اس کے لائق۔ وَتَرَهَّقُهُمْ ذِلَّةٌ؛ اور ان پر ذلت و خواری چھا جائے گی۔ مَّا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ؛ نہیں ہے ان کے لئے اللہ سے، اللہ کے ہاتھ سے، اللہ کے عذاب سے۔ مِنْ عَاصِمٍ؛ کوئی بچانے والا۔ ان کا حال کیا ہوگا؟ كَانِمًا أُغْشِيَتْ؛ گویا کہ چھائے گئے ہیں، گویا کہ اڑھا دیئے گئے ہیں۔ وَجُوهُهُمْ؛ ان کے چہروں پر۔ قِطْعًا؛ ٹکڑے۔ قِطْعٍ۔ مِّنَ اللَّيْلِ؛ رات کے۔ مُظْلِمًا؛ تاریک، سیاہ۔ اُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ؛ یہ دوزخی لوگ ہیں۔ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ؛ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو دوزخ میں خلود اور دوام ہوگا۔

ترجمہ:- اور جو لوگ برائیاں کما تے ہیں، ان کو ان کی برائیوں کی ویسی ہی سزا دی جائے گی۔ ان پر ذلت چھا جائے گی۔ کوئی ان کو خدا کے ہاتھ سے بچا نہیں سکتا۔ ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھا جائے گی، (وہ ایسے روسیہ ہو جائیں گے) گویا کہ ان پر تاریک رات کی چادر اڑھا دی گئی ہے۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاءُكُمْ

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِلَّا نَاتِعِدُونَ ﴿۳۷﴾

وَيَوْمَ ؛ اور اس دن کو یاد کرو۔ نَحْشُرُهُمْ ؛ کہ ہم ان کو جمع کریں گے۔ قبروں میں سے اٹھائیں گے۔ ان کا حشر کریں گے۔ جَمِيعًا ؛ سب کو۔ ثُمَّ نَقُولُ ؛ پھر ہم کہیں گے۔ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا ؛ ان لوگوں کے لئے جنہوں نے شرک کیا۔ شرک کرنے والوں کو۔ مَكَانَكُمْ ؛ تم اپنی جگہ ٹھہرو۔ أَنْتُمْ وَشُرَكَاءُكُمْ ؛ تم اور تمہارے شریک، تمہارے ہم خیال۔ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ؛ پھر ہم جدا کر دیں گے ایک دوسرے سے۔ ان کی باہمی مخالفت کو ظاہر کر دیں گے۔ ان میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ ؛ اور ان کے شریک کہیں گے۔ ان کے معبود کہیں گے۔ مَا كُنْتُمْ إِلَّا نَاتِعِدُونَ ؛ نہ تھے تم ہم کو۔ تَعْبُدُونَ ؛ پوجتے۔ پرستش کرتے۔ بندگی کرتے۔

ترجمہ :- اور اُس دن کو یاد کرو۔ جب ہم ان سب کا حشر کریں گے (جمع کریں گے)۔ پھر مشرکین سے کہیں گے : تم اور تمہارے دوست ایک جگہ ٹھہرو۔ پھر ہم انہیں جدا کر دیں گے، ایک دوسرے سے (ان میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ان میں اختلاف پیدا ہو جائے گا) اور ان کے شرکاء اور معبود کہیں گے تم ہماری پرستش نہیں کرتے تھے۔

فَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغْفِيلِينَ ﴿۳۸﴾

فَكَفَى بِاللَّهِ ؛ پس اللہ کافی ہے۔ بِآ زَانِدْ هِے، اللہ فاعل ہے۔ شَهِيدًا ؛ گواہ ہونے کے لحاظ سے۔ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؛ ہمارے اور تمہارے درمیان۔ إِنْ كُنَّا ؛ کہ ہم تھے۔ عَنْ عِبَادَتِكُمْ ؛ تمہاری عبادت اور پوجا سے۔ لَغْفِيلِينَ ؛ البتہ غافل۔ بے خبر۔

ترجمہ :- ہمارے تمہارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے (خدا خوب جانتا ہے) کہ ہم کو تمہاری پوجا اور عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔

هُنَالِكَ تَبْلُو أَكْلُ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقُّ

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۳۹﴾

هُنَالِكَ؛ وَهَاهُنَا - تَبَلُّوْا؛ جَانِجْ لے گا۔ امتحان کر لے گا، پالے گا۔ كُلُّ نَفْسٍ؛ ہر شخص۔ مَا أَسْلَفَتْ؛ جو کچھ اس نے آگے بھیجا تھا۔ وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ؛ اور لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف۔ مَوْلَهُمُ الْحَقُّ؛ جو ان کا حقیقی مالک ہے۔ وَصَلَّ عَنْهُمْ؛ اور کھوئے جائیں گے، غلط نکلیں گے۔ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ؛ جو کچھ منٹے اور افترا نوازی کرتے تھے۔

ترجمہ:- وہاں ہر ایک اپنے گزشتہ اعمال کو دیکھ لے گا۔ اور وہ سب اللہ، ان کے مالک حقیقی کی طرف واپس کئے جائیں گے اور ان کی ساری افترا پردازیاں، (منصوبے) بے کار اور غلط نکلیں گے۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيَّتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۰﴾

قُلْ؛ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو۔ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ؛ تم کو کون کھلاتا ہے۔ کون تم کو رزق دیتا ہے۔ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؛ آسمان اور زمین سے۔ أَمَّنْ يَمْلِكُ؛ یا کون مالک ہے؟ کس کے دستِ قدرت میں ہیں۔ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ؛ تمہاری سماعت اور بصارت، تمہارا سننا دیکھنا۔ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں۔ سب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ جو چاہا سنایا جو چاہا دکھایا۔ چاہا تو نہ سنایا نہ دکھایا۔ وَمَنْ يُخْرِجُ؛ اور کون نکالتا ہے۔ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيَّتِ؛ جاندار کو بے جان سے۔ نُطْفَةٍ سے آدمی، انڈے میں سے مرغی کو۔ وَيُخْرِجُ؛ اور نکالتا ہے۔ الْمَمِيَّتَ مِنَ الْحَيِّ؛ بے جان کو جاندار میں سے، آدمی میں سے نُطْفَةٍ، مرغی میں سے انڈا۔ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ؛ اور کون ہر کام کا انتظام کرتا ہے۔ دنیا میں تدبیر کرتا ہے۔ وہ کہیں گے، ان کو کہنا پڑے گا۔ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ؛ وہ سب کہیں گے کہ اللہ۔ وہی سب کچھ کرتا ہے، ہر چیز اُس کے دستِ قدرت میں ہے۔ فَقُلْ؛ تو پیغمبر! تم کہہ دو۔ أَفَلَا تَتَّقُونَ؛ تو پھر کیوں تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے، کیوں خدا سے نہیں ڈرتے، اس کے غضب سے کیوں نہیں بچتے۔

ترجمہ:- ان سے کہہ دو: تم کو کون آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے؟ یا (تمہاری) سماعت و بصارت کا کون مالک ہے، جان دار کو بے جان میں سے کون نکالتا ہے؟ اور بے جان کو جاندار میں سے کون؟ اور کون (دنیا کے) تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے؟ (ان کی تدبیر کرتا ہے) وہ کہہ اٹھیں گے کہ اللہ۔ تو تم کہہ دو پھر (ایسے قادر ذوالجلال سے) تم کیوں نہیں ڈرتے؟ (تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے؟ اس کے غضب سے کیوں نہیں بچتے؟)۔

فَذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ ﴿۱۰﴾

فَذَلِكُمْ اللَّهُ ؛ پھر یہی تو اللہ ہے۔ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ؛ تمہارا برحق رب۔ تمہارا سچا پروردگار۔ فَمَاذَا ؛ پھر کیا ہے۔ ؟
بَعْدَ الْحَقِّ ؛ حق کے بعد۔ إِلَّا الضَّلَالُ ؛ مگر گمراہی۔ فَأَنَّى تُصْرَفُونَ ؛ پھر کدھر پھرے جا رہے ہیں، کدھر سے منھ موڑ رہے ہیں۔

ترجمہ :- پھر یہی تو اللہ ہے تمہارا برحق رب۔ حق کے بعد پھر کیا ہے مگر گمراہی، پھر کدھر پھرے جا رہے ہیں؟

كَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾

كَذَلِكَ ؛ اسی طرح۔ حَقَّتْ ؛ ثابت ہے، واقع ہے۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی بات، تمہارے خدا کا فرمان۔ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا ؛ ان لوگوں پر جو فسق کرتے ہیں، جو نافرمان ہیں، جو فاسق و فاجر ہیں۔ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ؛ یہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے، ان سے ایمان کی کچھ امید نہیں۔

ترجمہ :- اسی طرح تمہارے خدا کا فرمودہ ان فاسق اور نافرمانوں پر صادق آتا ہے۔ یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے (بے شک وہ پکے بے ایمان ہیں)۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

قُلِ اللَّهُ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ﴿۱۲﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو۔ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ ؛ تمہارے شرکاء اور معبودوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے؟ مَنْ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ؛ جو پہلی دفعہ پیدا کرے۔ ثُمَّ يُعِيدُهُ ؛ پھر دوبارہ پیدا کرے۔ ابتداء بھی اسی کی طرف سے ہو اور انتہا بھی اسی کی طرف سے۔ وہ کیا کہیں گے؟ قُلِ اللَّهُ يَبْدُوُ الْخَلْقَ ؛ تم ہی کہہ دو۔ ابتداء بھی وہی خلق کرتا ہے، پیدا کرتا ہے۔ ثُمَّ يُعِيدُهُ ؛ پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کرتا ہے۔ فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ؛ پھر تم کیا کہیں ہا نکلتے ہو، کدھر بہکے جا رہے ہو۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو۔ تمہارے شرکاء (اور معبودوں) میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے ابتداءً خلق کیا ہو، (پیدا کیا ہو) اور دوبارہ بھی وہی پیدا کرے۔ تم ہی کہہ دو۔ ابتداءً اور دوبارہ اللہ ہی پیدا کرتا ہے۔ پھر تم کہاں کی جھوٹ ہا نک رہے ہو!۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ

أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۱۰﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! ان سے کہہ دو۔ بھلا ان سے پوچھو تو سہی۔ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ ؛ تمہارے شرکاء اور معبودوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے۔ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ؛ جو حق کی طرف رہنمائی کرے۔ سچی بات بتائے، ہدایت کرے، وہ کیا کہیں گے۔ قُلِ اللَّهُ ؛ تم ہی کہہ دو۔ اللہ ہی۔ يَهْدِي لِلْحَقِّ ؛ حق کی ہدایت کرتا ہے۔ راست بات کی رہنمائی کرتا ہے۔ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ؛ بھلا جو حق کی طرف ہدایت کرے، سچا راستہ بتائے۔ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ ؛ زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، اس کا کہا مانا جائے، اس کے احکام کی تعمیل کی جائے۔ أَمْ لَا يَهْدِي ؛ يَهْدِي اصل میں يَهْتَدِي تھا۔ یا جو شخص کہ ہدایت نہیں پاتا۔ اس کو راستہ ہی نہیں ملتا۔ يَهْدِي کو غور سے پڑھیں۔ ایسا نہ ہو کہ يَهْدِي پڑھ دیں۔ إِلَّا أَنْ يَهْدَىٰ ؛ مگر یہ کہ خود اس کو ہدایت کی جائے۔ جب تک خدا ہدایت نہ کرے کوئی راستہ نہیں چل سکتا۔ جب تک پیغمبر کے احکام پر عمل نہ کیا جائے اس کو کس طرح رہنمائی حاصل ہوگی۔ فَمَا لَكُمْ ؛ پس تمہیں ہو کیا گیا۔ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ؛ کیسے غلط احکام لگاتے ہو، کیسا انصاف کر رہے ہو۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) ذرا ان سے پوچھو تو سہی تمہارے معبودوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف ہدایت کرے؟ (وہ کیا کہیں گے؟) تم ہی کہہ دو اللہ ہی حق کی ہدایت کرتا ہے۔ بھلا جو سچی رہنمائی کرتا ہو، اس کا کہا ماننا اور اس کی اتباع کرنی چاہیے یا اس کی اتباع کرنی چاہیے جو خود سیدھا راستہ نہیں چل سکتا جب تک کہ اس کی رہنمائی نہ کی جائے۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسے غلط احکام لگاتے ہو (بے سرو پا باتیں کرتے ہو)۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا

إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿۱۱﴾

وَمَا يَتَّبِعُ ؛ اور اتباع نہیں کرتے۔ أَكْثَرُهُمْ ؛ ان کے اکثر۔ إِلَّا ظَنًّا ؛ مگر وہی تباہی خیالات کی۔ بے جا گمان کرتے ہیں۔ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي ؛ بے شک ظن اور گمان کام نہیں آتے، نفع نہیں دیتے، مستغنی نہیں کرتے۔ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؛ حق سے کچھ بھی۔ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ ؛ بے شک اللہ خوب جانتا ہے، اس کو خوب علم ہے۔ بِمَا يَفْعَلُونَ ؛ اس کا کہ وہ کرتے ہیں۔

تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو خدا خوب جانتا ہے۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ اپنے واہی تباہی خیالات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ خیالات حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آسکتے۔ ان کے کاموں سے اللہ خوب واقف ہے (ان کے افعال کا اس کو خوب علم ہے)۔

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰﴾

وَمَا كَانَ ؛ اور نہ تھا۔ ایسا نہیں؟ هَذَا الْقُرْآنُ ؛ یہ قرآن۔ أَنْ يُفْتَرَىٰ ؛ کہ جھوٹ بنایا جائے۔ گھڑ لیا جائے۔ افترا کیا جائے۔ مِنْ دُونِ اللَّهِ ؛ خدا کے سوا، خدا کو چھوڑ کر۔ وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ بلکہ یہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ ان کتابوں کی تصدیق ہے جو سامنے ہیں۔ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ ؛ اور یہ قرآن سابقہ کتاب کی تفصیل ہے اور خود قرآن کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تفسیر ہے۔ لَا رَيْبَ فِيهِ ؛ اس میں شک اور ریب کی گنجائش نہیں۔ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ؛ رب العالمین کے پاس سے نازل ہوا ہے۔

ترجمہ :- یہ قرآن خلاف احکام خدا از خود گھڑا نہیں گیا ہے (کسی نے اس کو اپنے دل سے نہیں بنایا) یہ قرآن تو اگلی کتابوں کی تصدیق اور اس کی تفصیل ہے (خود قرآن کا ایک حصہ دوسرے حصہ کی تفصیل اور توضیح کرتا ہے) اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ تمام عالم کے رب کے پاس سے ہے۔ (یہ خدا کی وحی ہے، ادھر ادھر کی کہیاں نہیں ہیں)۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ

وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۱﴾

أَمْ يَقُولُونَ ؛ کیا یہ کہتے ہیں۔ افْتَرَاهُ ؛ پیغمبر نے خود قرآن کو بنالیا ہے۔ قرآن شریف کی بندش، احادیث سے بالکل الگ ہے۔ قُلْ ؛ (پیغمبر تم ان سے) کہو۔ اگر قرآن کسی آدمی کے بنانے سے بن سکتا ہے تو۔ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ ؛ (سب سے چھوٹا سورہ۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ ہے) اس کے ویسی ایک سورت تو بنا لاؤ۔ نہ صرف تم بلکہ اوروں سے بھی مدد لو۔ وَاذْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ ؛ اور جس قدر ہو سکے دوسروں کو بھی بلاؤ۔ مِنْ دُونِ اللَّهِ ؛ خدا کے سوا۔ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ؛ اگر تم سچے ہو۔

ترجمہ :- کیا یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے قرآن کو از خود بنا لیا ہے۔ (تو اے پیغمبر!) تم کہہ دو کہ اس کے جیسی (قرآن کی جیسی) ایک سورت تو لاؤ اور خدا کو چھوڑ کر جس قدر ممکن ہے دوسروں کو بھی بلا لو، اگر تم صادق اور سچے ہو۔

بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كَذِبًا مُّبِينًا يُحِيطُوا بِعَلَمِهَا وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهَا

كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۱۰﴾

بَلْ كَذَّبُوا ؛ بلکہ یہ لوگ جھٹلاتے اور تکذیب کرتے ہیں۔ بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعَلَمِهَا ؛ اس چیز کو جس کو اچھی طرح سمجھ بھی نہیں سکتے۔ نہ قرآن کے اسرار و حکم کو سمجھ سکتے ہیں نہ معارفِ الہیہ کو جان سکتے ہیں۔ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهَا ؛ اور ابھی تو ان کو غور و فکر کا موقع ہی نہیں ملا، نہ قرآن کی تکذیب کا کیا انجام ہوگا اس کو کچھ سمجھا۔ نادانوں کی تکذیب کوئی نئی بات نہیں۔ كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ؛ ایسی ہی تکذیب کی ہے ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے، اور ان لوگوں کی جو ان سے قبل گزرے ہیں۔ یعنی جاہلوں نے ہمیشہ سے پیغمبروں کی تکذیب کی ہے۔ ذرا کچھ تو غور کرو۔ فَاَنْظُرْ ؛ دیکھو۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا ہوا؟ عَاقِبَةُ ؛ انجام۔ الظَّالِمِينَ ؛ نا انصافوں کا، ظالموں کا۔

ترجمہ :- بلکہ (منکرین) ایسی چیز کا انکار کر رہے ہیں جس کو وہ اچھی طرح سے سمجھ بھی نہیں سکتے اور ابھی تک اس تکذیبِ حق کا ان کو انجام تک معلوم نہیں ہوا (یہ کوئی نئی بات نہیں) ایسی ہی تکذیب کی ہے (پیغمبروں کی) (جھٹلایا ہے) ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ ذرا سوچو! ذرا دیکھو! ظالموں اور ناحق شناسوں کا انجام کیا ہوا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۱۱﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ ؛ اور بعض لوگ تو ایسے ہیں جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں، اس کا یقین رکھتے ہیں، اس کو دل سے مانتے ہیں۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ ؛ اور کچھ لوگ ان میں ایسے ہیں جو اس کو کچھ بھی نہیں مانتے۔ ان کو ایمان ہی نہیں۔ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ؛ اے پیغمبر! تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کو فساد یوں کا پورا پورا علم ہے۔ ترجمہ :- اور ان میں سے بعض اس پر (قرآن پر) ایمان رکھتے ہیں اور بعض ایمان نہیں رکھتے، اور تمہارا رب تو مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ (اُن کے حال سے خوب واقف ہے)۔

وَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقُلْ لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ

أَنْتُمْ بَرِيئُونَ مِمَّا عَمِلُ وَإِنَّا بِرِيِّكُمْ لَمُبَشِّرُونَ ﴿۱۰﴾

وَإِنْ كَذَّبُوكَ؛ اے پیغمبر! اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں، تم کو جھٹلائیں۔ فَقُلْ؛ تو تم کہہ دو۔ لِيْ عَمَلِيْ؛ میرے لئے میرا عمل ہے، مجھ کو میرے عمل کی جزا ملے گی۔ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ؛ اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے، تم کو تمہارے عمل کی سزا ملے گی۔ أَنْتُمْ بَرِيئُونَ؛ تم بری ہو، تم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ مِمَّا عَمِلُ؛ ان کاموں کی جن کو میں کرتا ہوں۔ وَإِنَّا بِرِيِّكُمْ لَمُبَشِّرُونَ؛ اور میں بری ہوں ان کاموں سے کہ تم کرتے ہو۔ کسی کا بوجھ کوئی نہیں اٹھاتا۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔

ترجمہ:- (اے نبی!) اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں، (تمہیں جھٹلائیں) تو تم کہہ دو: میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل۔ تم میرے کاموں سے بری ہو، اور میں تمہارے کاموں سے بری ہوں (کسی کے کاموں کی دوسرے پر ذمہ داری نہیں)۔

صاحبو! عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ لوگ جو گناہ کرتے ہیں اُس کی سزا خود دوزخ میں جا کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اٹھالی۔ اب کیا ہے؟ جتنا چاہو ظلم کرو، جتنے چاہو گناہ کرو۔ ایک معصوم نے سزا پالی۔ مذہب جو برے کاموں سے روکنے والا تھا وہی باقی نہیں رہا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۱﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو مَنْ عام ہے واحد جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ؛ تمہاری باتیں سنتے ہیں، اور بڑے غور سے سنتے ہیں۔ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ؛ کیا تم دل کے بہروں کو بھی سنا سکتے ہو۔ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ؛ اگر وہ سمجھتے بھی نہ ہوں، مگر بظاہر کان لگا کر سنتے تو ہیں۔ مگر ایسے سننے سے کیا حاصل؟ جب کہ عقل سے کام ہی لینا نہیں چاہتے۔

ترجمہ:- اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (بظاہر) تمہاری باتیں کان لگا کر سنتے ہیں تو کیا تم ان بہروں کو سنا سکتے ہو اگر چہ وہ کچھ بھی نہ سمجھیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿۱۲﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ؛ اور ان میں سے بعض تم کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں۔ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْىَ ؛ کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو۔ صُمْ ، أَصْمٌ کی جمع ہے۔ بہرا۔ اور عُمْىَ أَعْمى کی جمع ہے، اندھا۔ وَلَوْ كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ ؛ اور اگر چہ وہ کچھ بھی نہ دیکھیں۔

ترجمہ :- بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تم کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں۔ اچھا! کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو؟ اگر چہ وہ کچھ بھی نہ دیکھیں۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۰﴾

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا ؛ بے شک اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ ان کو خراب نہیں کرتا۔ وَلَكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ؛ مگر لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔ ہم تباہ نہیں کرتے وہ خود تباہ ہوتے ہیں۔
ترجمہ :- اور اللہ تو کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا۔ مگر لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِإِيقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۱۱﴾

وَيَوْمَ يُحْشَرُهُمْ ؛ یاد کرو اس دن کو جب ان سب کا حشر ہوگا، ان سب کو جمع کرے گا، دوبارہ زندہ کرے گا تو ان کو ایسا معلوم ہوگا۔ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا ؛ گویا کہ وہ ٹھہرے ہی نہ تھے، رہے ہی نہ تھے۔ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ؛ مگر دن کی ایک ساعت۔ انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ دنیا میں بالکل تھوڑی دیر رہے تھے۔ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے کہ نیکوکار اور بدکاروں کی تمیز ہو سکے۔ بدکار شرمندہ ہوں اور نیکوکار خوش ہوں۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا ؛ بڑے نقصان میں رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے تکذیب کی، نہ مانا۔ ان جھٹلانے والوں کو خسران نصیب ہوگا۔ کس کی تکذیب کی تھی؟ بِإِيقَاءِ اللَّهِ ؛ اللہ کے دیدار کی، اللہ سے ملاقات کی، دربارِ الہی میں جانے کی۔ مر کر اٹھنے کے قائل نہ تھے۔ ایسے لوگ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ؛ اور نہ تھے وہ ہدایت پانے والے۔

ترجمہ :- اور جس روز کہ (ان کو زندہ کرے گا) ان کا حشر کرے گا انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں گھڑی بھر ہی رہے تھے، وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔ جو لوگ دربارِ الہی میں حاضر ہونے سے منکر تھے بڑے نقصان میں رہیں گے (وہ بے راہ تھے) ہدایت یافتہ نہ تھے۔

وَمَا نُرِيدُكَ بِعِضِّ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتُوفِيكَ وَالْيَنَامَ رَجَعُهُمْ

ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿۵﴾

وَأَمَّا نُرِيَنَّكَ ؛ اور اگر ہم تم کو دکھا بھی دیں۔ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ ؛ وہ، جس چیز کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں، یعنی عذاب اتار دیں تو ممکن ہے، ہو سکتا ہے یا ہم ان سب کو ختم کر دیں تو یہ بھی ممکن ہے۔ أَوْتَوْفِيَنَّكَ ؛ یا تمہارے عمر کے دن پورے کر دیں۔ تم دوسرے عالم میں منتقل کر دیے جاؤ تو ممکن ہے۔ مگر خدا سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے، مرنے کے بعد بھی اس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹ سکتے۔ فَبِأَلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ؛ پھر ہماری ہی طرف ان کو رجوع کرنا ہے، ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ ؛ پھر اللہ مشاہدہ کر رہا ہے، دیکھ رہا ہے، گواہ ہے۔ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ؛ ان کے افعال کو، ان کے کاموں کو۔

ترجمہ :- اور اگر ہم تم کو وہ چیز (ان لوگوں کا حال) دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا خود تمہاری زندگی کے دن پورے کر دیں (تو کیا ہوتا ہے؟) پھر ہماری ہی طرف ان کو رجوع کرنا ہے۔ (خدا کے ہاتھ سے کون چھوٹتا ہے؟ سب کا مرجع خدا کی طرف ہے) اور خدا سب کے کاموں کو مشاہدہ کرتا ہے اور دیکھتا ہے۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۶﴾

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ؛ اور ہر امت کا ایک رسول ہوتا ہے۔ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ ؛ پھر جب ان کے پاس ان کا رسول آجاتا ہے۔ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ؛ تو سمجھو کہ ان میں انصاف کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔ اچھوں کو جزا ملے گی، بروں کو سزا۔

ترجمہ :- ہر قوم کا ایک پیغمبر ہوتا ہے پھر جب ان کا پیغمبر آجاتا ہے تو انصاف کے مطابق ان کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۷﴾

وَيَقُولُونَ ؛ اور منکرین کہتے ہیں۔ مَتَىٰ هَذَا الْوَعْدُ ؛ آخر یہ وعدے وعید کب پورے ہونے والے ہیں۔ ذرا بتا دو۔
إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ؛ اگر تم سچے ہو۔

ترجمہ :- اور (منکرین) کہتے ہیں - آخر یہ وعدے کب پورے ہوں گے؟ (ذرا بتا دو) اگر تم سچے ہو، (صادق الوعدہ ہو)۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۱۰﴾

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ؛ اے پیغمبر تم کہو - میں مالک نہیں، میرے اختیار میں نہیں، میں اپنے لئے نہیں رکھتا۔ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ؛ نہ نقصان نہ نفع، میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ؛ مگر جو خدا چاہے۔ یہ کمالِ عبدیت ہے۔ اپنے عدمِ ذاتی کو سمجھنا نہایت بندگی ہے۔ جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے۔ بے شک بندہ کچھ نہیں کر سکتا۔ مگر اس کا سمجھنا، شرک فی القدرت سے بچنا، بڑے لوگوں کا کام ہے۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: میرے ہاتھ میں کچھ نہیں مگر جو خدا چاہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُوفْرَ ؛ ہم نے تم کو بہت کچھ دیا۔ خدا جس کو بہت کچھ دے، اُس کے پاس کس چیز کی کمی ہے۔ اَللَّهُ يُعْطِي وَاَنَا قَاسِمٌ ؛ اللہ دیتا ہے اور تقسیم کرنا میرا کام ہے۔ ہم کو جو کچھ ملتا ہے محمد (ﷺ) کے ہاتھوں سے ملتا ہے۔ مفلس ہوں گے وہ لوگ جو اس عظیم الشان ہاتھ سے نہ لیں۔

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ؛ ہر قوم کا ایک وقت ہے۔ پیش از وقت کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ ؛ جب ان کا وقت آجاتا ہے۔ ان کے ڈھیل کی مدت گزر جاتی ہے۔ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ؛ تو ایک ساعت کی بھی تاخیر نہیں کرتے۔ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ؛ اور نہ تقدیم اور جلدی کرتے ہیں۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو میں اپنے آپ کو نہ ضرر دے سکتا ہوں نہ نفع پہنچا سکتا ہوں مگر اتنا ہی جتنا خدا چاہے۔ ہر قوم کی ایک مدت ہے (ایک معین وقت ہے)، جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ گھڑی بھر کی تاخیر ہوتی ہے نہ تقدیم (جو ہونا ہے ہو کر رہتا ہے)۔

قُلْ اَرَأَيْتُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۱﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَرَأَيْتُمْ ؛ ذرا دیکھو تو سہی، کچھ تو بتلاؤ۔ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُهُ ؛ اگر اس کا عذاب آجائے۔ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا ؛ رات کو یا دن کو۔ بَاتٌ - يَبِيتُ - بَيْتًا ؛ رات گزارنا۔ بَيْتٌ - وہ مقام جہاں رات گزاری جاتی ہے۔ بَيْتُوتَةٌ - شب باشی۔ مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ ؛ تو اس کی کیا جلدی پڑی ہے؟ کیوں عجلت پسندی ہے؟ اَلْمُجْرِمُونَ ؛ مجرم لوگ۔

ترجمہ :- (پنجمبر!) تم کہہ دو: تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر تمہارے پاس اس کا عذاب آجائے خواہ رات کو خواہ دن کو۔ تو یہ مجرمین کیوں جلدی کرتے ہیں؟

اٰثْمًا اِذَا مَا وَقَعَ اَمْنُكُمْ بِهٖ اَللّٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۰﴾

اٰثْمًا ؛ کیا پھر۔ اِذَا مَا وَقَعَ ؛ جب آہی پڑے گا۔ جب واقع ہو ہی جائے گا۔ اَمْنُكُمْ بِهٖ ؛ تو ایمان لاؤ گے اس پر۔ اَللّٰنَ ؛ کیا اس وقت، کیا اس آن۔ اَللّٰنَ ؛ میں لام حضور ہے۔ یعنی اس آن۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج کا دن۔ اَلسَّاعَةَ ؛ اس ساعت۔ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ ؛ تم تو تھے اس کے لئے۔ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ جلدی کرتے۔ عجلت کرتے۔
ترجمہ :- تو کیا پھر جب آن پڑے گی اور واقع ہو جائے گا، تو اس پر ایمان لاؤ گے۔ کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) تم تو پہلے بڑی عجلت کرتے تھے۔

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۱۱﴾

ثُمَّ قِيلَ ؛ پھر کہا گیا، کہا جائے گا۔ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ ظالموں کو۔ ان لوگوں کو جو بہت ظلم کرتے تھے۔ ذُوقُوْا ؛ چکھو۔ عَذَابَ الْخُلْدِ ؛ عذابِ دائمی۔ ہمیشہ کی سزا۔ هَلْ تُجْزَوْنَ ؛ هل کے معنی ہیں کیا۔ مگر یہاں استفہامِ انکاری ہے لہذا یہاں هَلْ بمعنی لا یعنی نہیں کے ہیں۔ تم کو سزا نہ دی جائے گی۔ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ؛ مگر اسی کی جو تم کماتے تھے، کسب کرتے تھے۔ تم کو تمہارے ہی اعمال کی سزا دی جائے گی۔
ترجمہ :- پھر ظالموں کو کہا جائے گا۔ تم عذابِ دائمی کا مزا چکھو۔ اور تم کو تمہارے کئے ہی کی سزا ملے گی۔

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقُّ هُوَ قُلُّ اِمْنِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۲﴾

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ ؛ اور تم سے پوچھتے ہیں، سوال کرتے ہیں نَبَأٌ بمعنی خبر، اسی سے نبی ہے۔ اَحَقُّ هُوَ ؛ کیا وہ حق ہے۔ تم جو کچھ کر رہے ہو، وعدہ کر رہے ہو، کیا وہ سچ ہے۔ قُلُّ اِمْنِيْ وَرَبِّيْ ؛ تم کہہ دو! ہاں خدا کی قسم۔ میرے پروردگار کی قسم۔ رَبِّيْ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ جب خدا نے مجھے پالا، پرورش کیا، کمال کو پہنچایا تو غلط بات کی کیوں تعلیم دیتا؟ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؛ بے شک وہ حق ہے۔ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ اور تم اس کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اس کے عذاب کو روک نہیں سکتے۔
ترجمہ :- اور یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ حق ہے؟ تم کہو، بخدا یہ حق ہے۔ اور تم (اس کو) روک نہ سکو گے۔

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۝

وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ؛ اور اگر ہو ہر شخص کے لئے ۔ ظَلَمَتْ ؛ جس نے ظلم کیا ہے یعنی ظالموں کی یہ حالت ہوگی ۔ مَا فِي الْأَرْضِ ؛ جو زمین میں ہے ۔ لَافْتَدَتْ بِهِ ؛ تو اس کو فدیہ میں دے دیں گے ۔ تاوان میں دے ڈالیں گے ۔ مال جو ان کے پاس عظیم ترین چیز تھی ، عذابِ الہی کے سامنے اس کی کچھ وقعت باقی نہ رہے گی ۔ اگر ان سے ہو سکے تو دنیا جہاں کا مال دے کر اپنی جان چھڑالیں گے ۔ مگر یہ وقت فدیہ کا کہاں ہے ؟ کون اس کو قبول کرتا ہے ؟ وَأَسْرُوا النَّدَامَةَ ؛ اور ندامت کو دل میں محسوس کریں گے ۔ اندر ہی اندر شرمائیں گے اور دل ہی دل میں پچھتائیں گے ۔ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ؛ جب عذاب کو دیکھیں گے ۔ ہر ظالم شخص کی یہ حالت ہوگی کہ دنیا جہاں کا مال دے کر اپنی جان چھڑانا چاہے گا اور دل ہی دل میں نادم ہوگا ۔ پچھتائے گا جب عذابِ الہی کو دیکھے گا ۔ یہ عذاب بے سبب نہ آئے گا ۔ وَقُضِيَ بَيْنَهُم ؛ اور ان میں فیصلہ کیا جائے گا ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف سے ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم روا نہ رکھا جائے گا ۔

ترجمہ :- اور اگر ان ظالموں کے پاس دنیا جہاں کا مال ہوتا تو وہ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑانا چاہتے ۔ یہ لوگ دل ہی دل میں نادم ہوں گے جب عذابِ الہی کو دیکھ لیں گے ۔ ان میں انصاف سے فیصلہ ہوگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔

الْآنِ اللَّهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝

الْآنِ اللَّهُ وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

الْآنِ اللَّهُ ؛ ہاں ، بے شک اللہ ہی کا ہے ۔ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ۔ کس کا مال کون دیتا ہے ؟ اور کیونکر اپنی جان بچاتا ہے ؟ الْآنِ اللَّهُ وَعَدَّ اللَّهُ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ ۔ حَقًّا ؛ سچ ہے ، برحق ہے ۔ جو برا کرے گا اس کو ضرور سزا ملے گی ۔ جو بھلا کرے گا اس کو جزا ملے گی ۔ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ ؛ مگر ان کے اکثر ۔ لَا يَعْلَمُونَ ؛ علم نہیں رکھتے ۔ جانتے نہیں ۔

ترجمہ :- ہاں ! دیکھو ۔ سوچو ، سمجھو ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے ۔ مگر ان میں کے اکثر نادان ہیں (بے علم ہیں ۔ کچھ نہیں سمجھتے) ۔

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۶﴾

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ؛ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے ، زندہ کیا ہے وہی مارے گا بھی ، موت بھی دے گا ۔ حیات و ممات دونوں اس کے ہاتھ میں ہیں ۔ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ؛ اور اسی کی طرف تم کو رجوع کرنا ہے ۔ اسی کے دربار میں دوبارہ جانا ہے ۔

ترجمہ :- حیات اور موت اسی کے ہاتھ میں ہیں (زندہ کیا ہے تو مارے گا بھی) اور تم کو اس کے دربار میں ایک دن جانا ہے ۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ

وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۵۷﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ۔ قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ ؛ تمہارے پاس آچکا ہے وعظ اور نصیحت ۔ مِّن رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کی جانب سے ۔ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ؛ اور شفا ہے اس مرض کے لئے جو تمہارے سینوں میں ہے ۔ یعنی تمہارے دلی امراض کی شفا ہے ، علاج ہے ۔ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ؛ اور ہدایت اور رحمت ہے ۔ لِّلْمُؤْمِنِينَ ؛ ایمانداروں کے لئے ۔ ماننے والوں کے لئے ۔ یقین کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے وعظ و نصیحت پہنچ چکی ، یہ دلی امراض کے لئے شفا ہے ، اور ایمانداروں کے لئے ہدایت و رحمت ہے ۔ (اس کی نصیحتوں کو سنو ، ان پر غور کرو ، ان پر عمل کرو ۔ تمہارا سارا شک و شبہ رفع ہو جائے گا ۔ تم راہ ہدایت پر ہو جاؤ گے ۔ تم پر خدا کی رحمت ہوگی) ۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ يُفْرِحُونَ ﴿۵۸﴾

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ ؛ اے پیغمبر! تم کہو ، اللہ کے فضل سے ۔ وَبِرَحْمَتِهِ ؛ اور اس کی رحمت کی وجہ سے ۔ فَبِذَلِكَ ؛ اس وجہ سے ۔ اسی سبب سے ۔ فليفرحوا ؛ ان کو خوش ہونا چاہیے ۔ هُوَ خَيْرٌ ؛ وہ بہتر ہے ۔ مِمَّا يَجْمَعُونَ ؛ اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم (لوگوں سے) کہہ دو: اللہ کے فضل و رحمت سے اس بات سے ان کو خوشیاں منانا چاہیے وہ اس سے (تمام دھن دولت سے) جس کو وہ جمع کرتے ہیں ، بہتر ہے ۔

وعظ و نصیحت دلی امراض کے لئے شفا ہے

آج کل بداعتقادی کی وبا پھیل رہی ہے۔ رسول خدا ﷺ کی محبت روز بروز کم ہو رہی ہے۔ دنیا میں عام لوگ اپنے بزرگوں کی یادگار مناتے ہیں۔ اس سے بزرگوں کے حالات پر توجہ کی جاتی ہے۔ ان کی تقلید کی جاسکتی ہے۔ مگر آج کل بعض نادان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی میلاد مبارک کی خوشیاں نہ منائی جائیں۔ جلسہ میلاد مبارک کو رام لیلا کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ اور فاتحہ کے کھانے کو مَا أَهْلٌ بِهِ لِيغَيْرِ اللَّهِ کے تحت حرام سمجھتے ہیں۔ ذرا غور کرو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا؛ یعنی ہم نے تم کو وہ تمام باتیں بتادیں، سکھادیں جن کو تم جانتے نہ تھے۔ تم پر خدا کا بڑا فضل ہے۔ (اس آیت کو اور گزشتہ آیت کو ملا کر دیکھو تو ایک منطقی قیاس پیدا ہوتا ہے) رسول خدا ﷺ کا پیغمبر ہونا خدا کا بڑا فضل ہے۔ اور اب فرما رہا ہے کہ تم اللہ کے فضل اور رحمت پر خوشیاں مناؤ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ:- ذرا دیکھو! فَلْيَفْرَحُوا؛ امر کا صیغہ ہے۔ امر و جواب کے لئے ہوتا ہے۔ اقل درجہ استجاب پر۔ لہذا میلاد مبارک کا جلسہ کرنا اگر واجب نہیں تو مستحب ضرور ہے۔ جو حضرت (ﷺ) کی ولادت و پیغمبری کی خوشی نہیں مناتے ان کو اپنی بد نصیبی پر رونا چاہیے۔ کسی کو بچہ ہوتا ہے تو اس کی سالگرہ کی جاتی ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔ بادشاہوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ اگر مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى ﷺ پیدا ہوتے اور پیغمبر نہ ہوتے تو تم کو نور ہدایت ملتا کہاں سے؟ اور ابدی دوزخ میں جلنے سے کیوں کر نجات ملتی؟

ہمارے پاس تو حضرت کے میلاد کی خوشی کرنا حضرت سے محبت رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ وہ شخص ہرگز مسلمان نہ ہوگا جو سب سے زیادہ رسول خدا سے محبت نہ کرے گا۔ جس کے حصہ میں رونا ہے وہی حضرت کے میلاد مبارک کی خوشی نہ منائے گا۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا

قُلْ اللَّهُ أَدْنَىٰ لَكُمْ أَمَّ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿۵۹﴾

قُلْ أَرَأَيْتُمْ؛ پیغمبر! تم کہہ دو: ذرا یہ تو بتاؤ، بھلا تم کیا رائے رکھتے ہو؟ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ؛ جو کچھ خدا نے اتارا۔ لَكُمْ؛ تمہارے لئے۔ مِنْ رِزْقٍ؛ روزی، کھانے پینے کی چیزیں۔ فَجَعَلْتُمْ؛ پھر تم نے کر دیا۔ مِنْهُ حَرَامًا؛ اس میں سے کچھ حرام۔ وَحَلَالًا؛ اور کچھ حلال۔ قُلْ أَللَّهُ؛ تم کہہ دو۔ کیا اللہ؟ دیکھو! یہ اصل میں أَللَّهُ تھا۔ یہاں مدِ طویل کرنے کی ضرورت ہے۔ أَدْنَىٰ لَكُمْ؛ کیا تم کو اجازت دی ہے؟ تم کو حکم دیا ہے؟ اطلاع دی ہے؟ اَمَّ عَلَى اللَّهِ؛ یا خدا پر۔ تَفْتَرُونَ؛ تم افترا پردازی کرتے ہو۔ جھوٹ باندھتے، من گھڑت باتیں کرتے ہو۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) تم کہہ دو: ذرا دیکھو۔ غور کرو۔ خدا نے جو کچھ رزق تمہارے لئے اتارا ہے اس میں سے تم بعض کو حرام سمجھتے ہو اور بعض کو حلال۔ اچھا یہ بھی کہہ دو: کیا خدا نے تم کو اس کا حکم کیا ہے یا تم خدا پر من گھڑت باتیں لگاتے ہو (افترا پردازی کرتے ہو)۔

ذرا غور کر کے دیکھو! موجودہ زمانہ میں کیا ہو رہا ہے؟ ان جانوروں کا گوشت کھانے کو کوتاہی نہیں کرتے جن کو خدا نے حرام کیا ہے۔ سور کے گوشت کو خوشی سے کھاتے ہیں۔ شراب بڑے شوق سے پیتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ جھوٹے تقویٰ والے، ایصالِ ثواب کے لئے جو کچھ پکایا جاتا ہے، اس کو حرام سمجھتے ہیں۔ سور کھانا جائز ہے۔ رشوت کھانا تو ان کی خیالی محنت کا مہنتانہ ہے۔ سرکاری مال میں خیانت کرنا یہ تو ان کی ہوشیاری پر دلالت کرتا ہے۔ غریبوں کو تدبیروں سے لوٹنا یہ تو ان کی دانش مندی پر دال ہے۔ حرام کا مال کھاؤ گے تو نہ عبادت ہی مقبول ہوگی نہ اس سے خیر و برکت حاصل ہوگی۔ بہر حال آج کل کا زمانہ ایک فتنہ کا ہے۔ اس حرام خواری سے نورِ ایمان ضعیف ہو گیا ہے۔ اب کوئی صحیح بات بھائی ہی نہیں دیتی۔ اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۱۰﴾

وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ؛ اور ان لوگوں نے کیا سمجھ رکھا ہے۔ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ؛ جو خدا پر جھوٹ لگاتے ہیں، بہتان باندھتے ہیں۔ دل کے لگتے لگاتے ہیں۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ قیامت کے دن کو۔ إِنَّ اللَّهَ؛ بے شک اللہ۔ لَذُو فَضْلٍ؛ البتہ بڑا فضل و کرم والا ہے۔ عَلَى النَّاسِ؛ لوگوں پر۔ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ؛ مگر ان کے اکثر۔ لَا يَشْكُرُونَ؛ شکر نہیں کرتے۔ قدر نہیں کرتے۔

ترجمہ:- یہ لوگ جو خدا پر جھوٹ باندھا کرتے ہیں، انہوں نے قیامت کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ بے شک اللہ تو لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر ان کے اکثر لوگ نہ شکر کرتے ہیں نہ قدر کرتے ہیں۔

کل معلوم ہوگا کہ قیامت میں کیا ہوگا۔ آج تو جو چاہے کرتے ہو، جو چاہتے ہو کھاتے ہو، پیتے ہو۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا تمہارے پاس کوئی چیز نہیں۔ اس کو تشریح فی الدین نہیں سمجھتے۔ خدا کے احکام کا خلاف کرنا کل عذاب بن کر نمودار ہوگا۔ تمہارے کام صورت لے کر ظاہر ہوں گے اور قسم قسم کا عذاب دیں گے۔ جو خدائے تعالیٰ کے احسانات کی قدر نہیں کرتے، وہ روئیں گے، پچھتائیں گے مگر حاصل کچھ نہ ہوگا۔

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ

وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿٦١﴾

وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ ؛ اور اے مخاطب تو جس حال میں ہے۔ اس کا خطاب صرف رسولِ خدا ﷺ سے نہیں ہے بلکہ ایک عام حکم ہے۔ یہاں شَأْن میں الف نہیں بلکہ ہمزہ ہے۔ شَأْن کے معنی ہیں حال۔ وَمَا تَتْلُوا ؛ اور تو جو کچھ پڑھے، تلاوت کرے۔ مِنْهُ ؛ اس میں سے۔ مِنْ قُرْآنٍ ؛ قرآن میں سے۔ ضَمِيرُ مِنْهُ کا بیان مِنْ قُرْآنٍ ہے۔ وَلَا تَعْمَلُونَ ؛ اور اے لوگو! تم نہیں کرتے ہو۔ مِنْ عَمَلٍ ؛ کوئی عمل۔ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ ؛ مگر یہ کہ ہم تم پر رہتے ہیں۔ شُهُودًا ؛ ناظر۔ دیکھتے۔ اِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ؛ جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو۔ اپنا کام کئے جاتے ہو۔ فَيُضْ - بہنا۔ اِفْاضَةً - چلنا، دوڑنا۔ ایک کام کئے چلے جانا۔ وَمَا يَعْزُبُ ؛ اور نہیں چھپتا، مخفی رہتا، غائب ہوتا۔ عَنْ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب سے۔ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ ؛ ذرہ بھر۔ اسی سے اُردو میں ہے ”ذرا“۔ مِثْقَالٌ ؛ وزن، بھار۔ ذَرَّةٌ ؛ وہ باریک گرد و غبار کے اجزاء جو اڑتے رہتے ہیں اور کسی سوراخ میں سے آنے والی دھوپ کی طرف دیکھیں تو نظر آتے ہیں۔ ذَرَّةٌ ؛ چیونٹی۔ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ؛ نہ زمین میں اور نہ آسمانوں میں۔ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ ؛ اور نہ اس سے چھوٹا اور نہ اس سے بڑا۔ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ؛ مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔ لَوْحِ مَحْفُوظٍ میں ہے۔ عِلْمِ الْإِلَهِ میں ہے۔

ترجمہ :- (اے مخاطب!) تو جس حال میں ہے، قرآن کی کوئی سی بھی آیت پڑھتا ہو، اور (اے لوگو!) تم جو کام کرو اور جس کام میں مشغول رہو ہم اس کے نگران ہیں (اس کو جانتے ہیں) جو چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، چھوٹی ہو یا بڑی، ذرہ برابر بھی ہو تو (اے مخاطب!) تمہارے رب سے ہرگز مخفی نہیں (وہ سب کچھ جانتا ہے) اور واضح کتاب (یعنی لوحِ محفوظ اور علمِ الہی) میں ہے۔

صاحبو! خدائے تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اس کے صفات لگے ہوئے ہیں۔ اُمہات الصفات تین ہیں۔ (۱) حیات۔ (۲) علم۔ (۳) قدرت۔ علمِ الہی میں تمام معلومات ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کو خدا جانتا نہ ہو۔ اگر کوئی چیز معلوم نہ ہو تو خدا کا علم حادث ہو جائے گا اور اس پر جہل لازم آئے گا۔ بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ ایک وعدہ فرماتا ہے پھر اس کو مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اس وعدے کو پورا کرے۔ یہ خلافِ وعدگی ہے جو عیب ہے اور عیب خدا پر جائز نہیں۔ اس مسئلہ کا نام ہے بَدَا۔ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے کہ خلافِ وعدہ جائز نہیں اور خلافِ وعید جائز ہے۔ کیونکہ وہ استحقاقِ سزا کے معنی میں ہے۔ اور سزا کا معاف کرنا رحم کا تقاضا ہے، فضل و کرم کا اقتضاء ہے۔

الْإِنُّ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾

أَلَا هَا - إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ ؛ بے شک اللہ کے ولی - لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ہے - وَلَا هُمْ يَخْزَنُونَ ؛ اور نہ ان کو کچھ حزن و ملال ہوگا - کسی قسم کا غم نہ ہوگا -
ترجمہ :- ہاں اولیاء اللہ کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ حزن و ملال -

صاحبو! ولی کون ہوتا ہے؟ اور اس کے معنی کیا ہیں؟ وَ لِي - يَلِي ؛ کے معنی ہیں نزدیک ہونا - مقرب بننا -
دوست، کارساز -

فقراء کی اصطلاح میں کب ولی کا لفظ انسان پر صادق آئے گا؟ جب اس پر فتائیت طاری ہوگی، جب وہ خدائے تعالیٰ کے سوا سب کو بھول جائے گا، بلکہ خدا کے سوائے کوئی باقی نہ رہے گا - خوف کس کو ہوتا ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے؟ جو اس کے احکام کا خلاف کرتا، اپنی نافرمانیوں سے ڈرتا ہے - دوستانِ خدا، خدا کی نافرمانی کیوں کرنے چلے؟ ان کا کام تو سراپا بندگی ہے - اور کس کو حزن و ملال ہوتا ہے؟ جو شخص کسی چیز کی خواہش کرتا ہے، اس کو چاہتا ہے - اس کے مفقود ہونے سے وہ شخص ناخوش ہوتا ہے - غمگین ہوتا ہے - خدا کے چاہنے والے، اللہ کے ولی نہ اس کی مخالفت کرتے ہیں نہ اس کے سوا کسی اور کو چاہتے ہیں - لہذا نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہے اور نہ حزن و ملال -

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ^ط

الَّذِينَ آمَنُوا ؛ جو لوگ ایمان لائے - وَكَانُوا يَتَّقُونَ ؛ اور تقویٰ و پرہیزگاری کرتے رہے - ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہے -

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے رہے -

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ^ط

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ^ط

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ؛ ان مؤمنوں اور متقیوں کے لئے بشارت ہے، خوش خبری ہے - فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی میں - وَفِي الْآخِرَةِ ؛ اور آخرت میں بھی - لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ؛ خدا کی باتوں میں کچھ رد و بدل نہیں - نیکوں کو دنیا اور آخرت میں ضرور خوش خبری ملے گی - ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ؛ یہی ہے عظیم الشان فائز المرامی -

ترجمہ :- انھیں (ایمانداروں اور متقیوں کو) دنیا اور آخرت میں ضرور خوش خبری پہنچے گی - خدا کی باتوں میں رد و بدل نہیں (تبدیلی نہیں) یہی عظیم الشان فائز المرامی اور کامیابی ہے -

صاحبو! بعض نادان لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ سے خرق عادات کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں سب کلمۃ اللہ ہی ہیں۔ سب دیکھتے ہیں کہ ان میں تغیر و تبدل تو ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو خرق عادت سمجھنے میں غلطی ہو رہی ہے۔ ایک عام قاعدہ ہوتا ہے ایک خاص قاعدہ ہوتا ہے۔ عام طور سے سب چیزیں معین اوقات اور معین قواعد کے تحت موجود ہوتی ہیں۔ پیغمبروں کا اور اولیاء کا خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس سے دُعا کرنا اور خدائے تعالیٰ کا ان کو قبول کر لینا یہ بھی خرق عادت ہے۔ لہذا لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ کے معنی یہ ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے نیکوکاروں کو جزا دینے کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اس میں کچھ رد و بدل نہ ہوگا۔ تغیر و تبدل نہ ہوگا۔ اس کا وعدہ سچا، اس کا قول برحق۔

افسوس یہ ہے کہ یہ نادان چند حالات دیکھ کر ایک قانون بناتے ہیں۔ اور دوسرے حالات پر جو نتائج مرتب ہوتے ہیں، اس سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ خدا کی قدرت، پیغمبروں کے معجزے، اولیاء کے کرامات سب حق ہیں۔ ان سے انکار کرنا، منکر کی بد نصیبی پر دلالت کرتا ہے، اور فیض سے محرومیت پر۔ یہ نادان قدرت الہی کو بہت محدود کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شیر بیٹھا ہوا تھا۔ مٹری نے اس پر جالاتن دیا اور لگی خوش ہونے کے میں نے شیر کو گرفتار کر لیا اور جب شیر اٹھتا ہے تو یہ مٹری کا جالا کدھر رہتا ہے۔ اسی طرح ہمارے قواعد کا خدا کس طرح پابند ہوگا۔

وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۰﴾

وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ؛ تم کو ان کی باتیں غمگین نہ کریں۔ ان کی ہرزہ سرائی سے تم ناخوش نہ ہو۔ ان کے زمل پوؤں سے تم کبیدہ خاطر نہ ہو۔ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا؛ بے شک تمام عزت اور غلبہ تو خدا ہی کے لئے ہے۔ وہ جو چاہے گا کرے گا۔ کوئی اس کو روک نہیں سکے گا۔ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ؛ وہ ان سب لوگوں کی سنتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔ ترجمہ:- (پیغمبر!) تم ان کی باتوں سے ناخوش نہ ہو۔ ہر طرح کی عزت تو خدا کو ہے، وہ (تمہاری اور ان کی باتوں کو) سنتا بھی ہے، جانتا بھی ہے۔

الَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءُ

إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿۱۱﴾

الَا إِنَّ لِلَّهِ؛ ہاں بے شک اللہ ہی کے ہیں۔ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ؛ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین میں بھی ہیں۔ سب اس کی ملک ہیں اور اسی کے بندے ہیں۔ کوئی اس کے حکم سے سرتابی نہیں کر سکتا۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ وزیر ہے۔ وَمَا يَتَّبِعُ؛ اور جو لوگ اتباع کرتے ہیں، پیروی کرتے ہیں۔ الَّذِينَ يَدْعُونَ؛ جو پکارتے ہیں،

کہتے ہیں۔ جو دعا کرتے ہیں۔ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ شُرَكَاءَ ؛ یعنی جو خدا سے شرک کرتے ہیں، دوسروں کو خدا کے برابر سمجھتے ہیں۔ یا وجود بالذات میں یا کسی صفت میں بھی باستقلال مانتے ہیں۔ یا جو دوسروں کو لائق عبادت سمجھتے ہیں۔ اِنْ يَّتَّبِعُونَ ؛ وہ اتباع اور پیروی نہیں کرتے۔ اِلَّا الظَّنُّ ؛ مگر گمان کی۔ واہی تباہی خیالات کی۔ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُونَ ؛ اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل سے باتیں کرتے، دل کے لگتے لگاتے۔ یہ سب ان کے نرے خیالات ہیں۔

ترجمہ :- ہاں! آسمانوں و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے (سب اسی کی ملک اور بندے ہیں) جو لوگ خدا کا شریک مانتے ہیں اس کو شریک سمجھ کر پکارتے ہیں، وہ اپنے نرے خیالات کے تابع ہیں۔ ان کے سارے خیالات اٹکل پچو ہیں اور واہی تباہی گمان ہیں۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿١٧﴾

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ ؛ وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے پیدا کیا۔ اَلَّيْلَ ؛ رات کو۔ لِتَسْكُنُوا فِيهِ ؛ تاکہ تم اس میں سکون اختیار کرو، آرام لو۔ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؛ اور دن دیکھنے کو۔ یعنی یہ لوگ بڑے جاہل ہیں۔ شرک کرنے والے رات، دن اور ان کے اغراض و مقاصد سے بھی واقف نہیں۔ یاد رکھو! کالا گورا متحرک و ساکن۔ سب خدا کا ہے۔ کوئی خدا کا شریک نہیں۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ يَّسْمَعُونَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کان لگا کر سنتے ہیں، جو دل کے بہرے ہیں وہ سنیں گے کیا، سمجھیں گے کیا؟

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تمہارے سکون اور آرام کے لئے رات بنائی، اور دن دیکھنے کو (روشن بنایا کہ کام کاج کریں) بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں (مگر کن کے لئے؟) ان کے لئے جو کان دھر کے سنتے ہیں۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهُ هُوَ الْغَنِيُّ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا اَتَقُولُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ ؛ یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے بنالیا ہے۔ وَلَدًا ؛ اولاد۔ عربی میں وَلَدٌ بیٹا بیٹی دونوں پر صادق آتا ہے۔ کوئی کہتا غزیر خدا کے بیٹے ہیں، عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں۔ کوئی کہتا ہے فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں۔ سُبْحٰنَهُ ؛ وہ ان سب

باتوں سے پاک ہے۔ هُوَ الْغَنِيُّ ؛ وہ بے نیاز ہے۔ غنی ہے، اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ لَمْ يَأْتِ السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ سب اسی کے بندے ہیں، اسی کی ملک ہیں۔ بھلا بندہ بیٹا یا بیٹی کس طرح ہوگا؟ خدا کا وجود بالذات۔ بندوں کا وجود بالعرض۔ جس کا وجود بالعرض ہو وہ بندہ ہی ہوگا۔ جس کا وجود بالذات ہو وہ دوسروں کا کیا محتاج ہوگا۔ اور دوسروں کی اس کو ضرورت کیا ہے؟ اپنی ضرورت کے لئے تم کو پیدا نہیں کرتا۔ تمہاری ضرورت کے لئے تم کو پیدا کرتا ہے۔ اِنْ عِنْدَكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس ہے۔ مِنْ سُلْطٰنٍ بَهٰذَا ؛ اس بات پر کچھ حجت، کچھ دلیل، کچھ برہان۔ اَتَقُولُوْنَ ؛ کیا تم کہتے ہو۔ عَلٰی اللّٰهِ ؛ خدا پر۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ ایسی باتیں جن کو خود تم نہیں جانتے۔ بے سرو پا جھوٹ بولتے ہو۔ تمہارا سارا کہا بے اصل ہے، بے علمی پر مبنی ہے۔

ترجمہ :- لوگ کہتے ہیں خدا کے بیٹا بیٹی ہے۔ خدا تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ وہ (بے نیاز ہے) غنی ہے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے (سب اسی کا ہے سب اسی کے بندے ہیں)۔ اسی کی ملک ہیں، اس پر (تمہارے ان جھوٹے دعوؤں پر) تمہارے پاس کچھ دلیل بھی ہے۔ کیا تم خدا پر ایسی باتیں کہتے ہو جن کو خود تم نہیں جانتے۔ (خدا کے متعلق جتنا تم کہہ رہے ہو، تمہاری بے علمی پر دلالت کرتا ہے۔ سب جھوٹ ہے بے سرو پا ہے)۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ الْكُذِبَ لَا يَفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ ؛ بے شک جو افترا پردازی کرتے ہیں، جو بناتے ہیں۔ جو گھڑتے ہیں۔ عَلٰى اللّٰهِ الْكُذِبَ ؛ اللہ پر جھوٹ۔ لَا يَفْلِحُوْنَ ؛ وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ (ان کو کبھی فلاح نصیب نہ ہوگی)۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

ثُمَّ نَذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُوْنَ ﴿۱۱﴾

مَتَاعٌ ؛ تمتع حاصل کرنا ہے، فائدہ اٹھا لینا ہے، دنیا میں چار دن گزار دینا ہے، اور دنیا کی لذتوں کو اڑا لینا ہے۔ پھر کیا ہوگا؟ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ؛ پھر ہماری ہی طرف ان کو رجوع کرنا ہے۔ واپس آنا ہے۔ بازگشت ہے۔ ثُمَّ نَذِيْقُهُمْ ؛ پھر ہم ان کو چکھائیں گے۔ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ ؛ سخت عذاب، شدید سزا۔ کیوں؟ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ

وہ کفر کرتے تھے، انکار کرتے تھے۔ ان کے کفر کی وجہ سے۔

ترجمہ:- یہ دنیا میں (چاردن) مزے اڑا لینا ہے پھر ان کو ہمارے پاس دوبارہ حاضر ہونا ہے، پھر ہم ان کو شدید عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔ (حق پوشی کرتے تھے)۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِن كَانَ كِبُرُ عَلَيْكُمْ مَقَامِي

وَتَذَكِيرِي بآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ

ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرَكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ۝٦١

اس سے پہلے مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی۔ اس وقت باطل پرستوں کا کیا انجام ہوتا ہے، اس کو پیغمبروں کی مثال دے کر بیان فرماتا ہے۔ سب سے پہلے نوح علیہ السلام کا بیان ہے۔ نوح علیہ السلام کی اُمت محدودے چند لوگوں کے سوا پانی میں ڈوب کر مری۔ فرماتا ہے: وَاْتْلُ عَلَيْهِمْ؛ ان کو پڑھ کر سناؤ۔ ان پر تلاوت کرو۔ نَبَأُ نُوحٍ؛ نوح کی خبر، ان کا قصہ۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ؛ جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا۔ يٰقَوْمِ؛ اے میری قوم! اصل میں قَوْمِي ہے یا گری اور کسرہ باقی رکھا گیا۔ اِنْ كَانَ كِبُرُ عَلَيْكُمْ؛ اگر تم پر دشوار ہو گیا ہے۔ تم کو برا لگتا ہے۔ تم پر شاق ہوتا ہے۔ مَقَامِي؛ میرا کھڑا ہونا۔ میرا وعظ کرنا۔ مَقَامٌ؛ اس تقریر کو بھی کہتے ہیں جو کھڑے ہو کر کی جاتی ہے۔ جیسے مجلس سے مراد وہ تقریر ہے جو بیٹھ کر کی جائے۔ وَتَذَكِيرِي بآيَاتِ اللَّهِ؛ اور میرا اللہ کی آیتوں اور نشانیوں کا یاد دلانا۔ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ؛ تو اب میں خدا ہی پر توکل کرتا ہوں۔ تم میری نہیں سنتے نہ سنو۔ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ؛ پھر تم مجھے نقصان پہنچانے کے لئے اپنی رائے قائم کر لو۔ جو کرنا ہے اس پر جم جاؤ۔ وَشُرَكَاءَكُمْ؛ اور اپنے دیوتاؤں، معبودوں اور دوستوں کو بھی جمع کر لو۔ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرَكُمْ؛ پھر نہ ہو تمہارا کام۔ عَلَيْكُمْ غُمَّةً؛ تم پر مخفی۔ پس تم کھلم کھلا آ جاؤ۔ ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ؛ اور مجھ سے جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر گزرو۔ وَلَا تُنظِرُونِ؛ اور مجھے کسی قسم کی مہلت بھی نہ دو۔ دیکھو! خدا کیا کرتا ہے اور کس طرح باطل کو شکست دیتا ہے۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) ان کو نوح کا قصہ سناؤ جب کہ نوح نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! (میرے بھائیو!)

اگر میرا تقریر کرنا اور آیات اللہ اور اُس کی نشانیوں سے وعظ و نصیحت کرنا تم کو برا لگتا ہے

(تم پر شاق گزرتا ہے) تو میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں (اسی پر میرا بھروسہ ہے) اچھا۔ اب تم بھی مضبوط

ارادہ کر لو، اپنے دوستوں اور معبودوں کو بلا لو، (جمع کر لو) اور تمہارا ارادہ نہ تم پر مخفی رہے (اور نہ کسی اور پر۔

کھلم کھلا آ جاؤ) پھر مجھ سے جو کرنا ہے کر گزرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔ (دیکھو! اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟)

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۷۶﴾

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ پھر اگر تم نے میری باتیں نہ مانیں اور روگردانی کی اور پیٹھ پھیر لی ۔ فَمَا سَأَلْتُكُمْ ؛ تو میں نے تم سے نہیں مانگا ، نہیں سوال کیا ۔ مِنْ أَجْرٍ ؛ کوئی اجرت ، کوئی بدلہ ۔ إِنْ أَجْرِي ؛ نہیں ہے میرا اجر ، اجرت ، بدلہ ۔ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ؛ مگر اللہ پر ۔ میں وعظ سنا کر نہ نذر مانگتا ہوں نہ چندہ وصول کرتا ہوں ۔ میرا کام تو خالص خدا کے لئے ہے ۔ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ ؛ اور میں مامور ہوں ، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہو جاؤں ، بن جاؤں ، رہوں ۔ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؛ فرماں برداروں میں سے ۔

ترجمہ :- اگر تم (میرا کہا نہ مانو اور) منھ موڑ لو تو میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا ۔ میرا اجر تو خدا پر ہے (میں کیا کروں؟) میں مامور ہوں کہ (خدا کے) فرماں بردار بندوں میں سے ہو جاؤں ۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۷۷﴾

فَكَذَّبُوهُ ؛ پھر لوگوں نے نوح کی تکذیب کی ۔ فَنَجَّيْنَاهُ ؛ تو ہم نے نوح کو ان کے شر سے نجات دی ۔ وَمَنْ مَعَهُ ؛ اور ان لوگوں کو بھی جو ان کے ساتھ تھے ۔ فِي الْفُلْكِ ؛ کشتی میں ۔ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلِيفَ ؛ اور ہم نے نوح کے ساتھیوں کو خلیفہ اور جانشین بنایا ۔ وَأَغْرَقْنَا ؛ اور ہم نے غرق کر دیا ، ڈبودیا ۔ الَّذِينَ كَذَّبُوا ؛ ان لوگوں کو جنہوں نے تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ، مانا نہ تھا ۔ بِآيَاتِنَا ؛ ہماری نشانیوں کو ، آیتوں کو ۔ فَانظُرْ ؛ اے مخاطب ! دیکھ ۔ سوچ ۔ سمجھ ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ؟ کیا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ؛ انجام ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا ، سمجھایا گیا تھا ، نصیحتیں کی گئی تھیں ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے نوح کی تکذیب کی اور ہم نے ان کو (ان لوگوں کے ہاتھ سے) نجات دی اور ان لوگوں کو بھی جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے اور ان کو خلیفہ اور جانشین بنایا اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ہم نے ان کو غرق کر دیا ۔ (اے مخاطب !) دیکھ ، سمجھ ۔ وعظ سن کر نصیحت قبول نہ کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ؟ ۔

صاحبو! آج کل وعظ کرنے والوں اور سننے والوں کا حال کیا ہے۔ وعظ کرنے والے نذرانہ کے طالب ہیں، چندوں کے خواہشمند ہیں۔ کم سے کم، نام آوری کے، بڑا مقرر کہلانے کے۔ اور نصیحت سننے والوں کی حالت کیا ہے؟ سنیں بہت کچھ اور عمل کچھ بھی نہ کریں۔ لکچر بازی ہوئی، اسپینج بازی ہوئی، واہ واہ کے نعرے خوب ہوئے۔ مجلس میں سے اٹھ کر آئے تو ایک کان سے سنا اور ایک کان سے اڑا دیا۔ عمل کرنا مقصود تو تھا ہی نہیں، واہ واہ پیش نظر تھی، وہ ہو چکی۔ ایسے وعظ سے نہ مقرر کو فائدہ نہ سامعین کو۔ مگر اس وعظ بازی سے ایک بات تو ضرور ہوئی کہ خدا کی حجت ان پر قائم ہو گئی۔ اب ان کو کسی بڑے انجام کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿۷۵﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا؛ پھر ہم نے بھیجا۔ مِنْ بَعْدِهِ؛ نوح کے بعد۔ رَسُولًا؛ متعدد پیغمبر۔ إِلَىٰ قَوْمِهِمْ؛ ان کی قوم کی طرف۔ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ؛ پھر وہ پیغمبر ان کے پاس واضح دلائل اور کھلے معجزات لائے۔ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا؛ پھر وہ کیا مانتے۔ بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ؛ جس کی انھوں نے تکذیب کی تھی، جھٹلایا تھا، اس سے پہلے۔ كَذَلِكَ نَطْبَعُ؛ اسی طرح ہم مہر کر دیتے ہیں، تاریک کر دیتے ہیں، زنگ آلود کر دیتے ہیں۔ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ؛ تعدی کرنے والوں کے دلوں پر۔ سِرْكَشوں اور حد سے بڑھ جانے والوں کے قلوب پر۔

ترجمہ:- پھر ہم نے ان کے بعد (نوح کے بعد) ان کی قوم کی طرف متعدد پیغمبر بھیجے اور انھوں نے واضح دلائل پیش کئے۔ پھر بھلا وہ کیا مانتے ان امور کو جن کی وہ پہلے تکذیب کر چکے ہیں۔ اسی طرح ہم سِرْكَشوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا

فَأَسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۷۶﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا؛ پھر ہم نے بھیجا۔ مِنْ بَعْدِهِمْ؛ ان کے بعد۔ مُوسَىٰ وَهَارُونَ؛ موسیٰ و ہارون کو۔ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ؛ فرعون اور اس کے سرداروں اور تابعین کی طرف۔ بِآيَاتِنَا؛ ہماری نشانیوں کے ساتھ۔ فَأَسْتَكْبَرُوا؛ پھر انھوں نے تکبر کیا۔ وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ؛ اور وہ بڑے مجرم لوگ تھے۔ بڑی سِرْكَش قوم تھی، بڑے نافرمان تھے۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ و ہارون کو فرعون اور اس کے لوگوں کی طرف بھیجا، ہماری نشانیوں اور آیتوں کے ساتھ۔ پھر انھوں نے سرکشی کی، (مکر کیا) اور وہ تو تھے (بڑے نافرمان اور) مجرم لوگ۔

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۷۶﴾

فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ ؛ جب ان کے پاس حق آ گیا۔ مِنْ عِنْدِنَا ؛ ہمارے پاس سے۔ تو کچھ جواب بن نہ پڑا۔ اور لگے کہنے: قَالُوا إِنَّ هَذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ ؛ انھوں نے کہا۔ یہ تو واضح سحر اور کھلا جادو ہے۔

ترجمہ :- اور جب ان کے پاس ہمارے پاس سے حق پہنچ گیا تو وہ کہہ اٹھے۔ یہ تو واضح اور کھلا جادو ہے۔

قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿۷۷﴾

قَالَ مُوسَىٰ ؛ موسیٰ نے کہا۔ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ ؛ کیا تم حق اور معجزات کو کہتے ہو۔ لَمَّا جَاءَكُمْ ؛ جب تمہارے پاس معجزات آئے۔ أَسِحْرٌ هَذَا ؛ کیا یہ جادو ہے؟ نَادَانُوا ؛ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ؛ اور ساحر و جادوگر نہ فلاح کو پہنچتے ہیں نہ کامیاب ہوتے ہیں۔

ترجمہ :- موسیٰ نے کہا: جب تمہارے پاس حق اور معجزات آتے ہیں تو کیا تم کہتے ہو (کہ یہ جادو ہے)۔ کیا سحر اور جادو ایسا ہوتا ہے؟ ساحر کبھی فلاح کو نہیں پہنچتے، کامیاب نہیں ہوتے (کامیابی حق پرستوں کے لئے ہے۔ گودیر سے ہوتی ہے مگر ہوتی ضرور ہے)۔

قَالُوا اجْتَنِبْنَا لَتَلْفِتَنَّا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمْ الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ

وَمَا نَحْنُ لَكُمْ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۷۸﴾

قَالُوا ؛ فرعون کے لوگوں نے کہا۔ اجْتَنِبْنَا ؛ موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو۔ لَتَلْفِتَنَّا ؛ تاکہ تم ہم کو پھیر دو۔ برگشتہ کر دو۔ اسی سے التفات ہے جس کے معنی ہیں مڑنا۔ عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ؛ اس طریقہ سے کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا۔ وَتَكُونَ لَكُمْ الْكِبْرِيَاءُ ؛ اور تم دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو بزرگی اور سرداری نصیب ہو۔ فِي الْأَرْضِ ؛ زمین میں۔ وَمَا نَحْنُ لَكُمْ بِمُؤْمِنِينَ ؛ اور ہم تو تم دونوں پر کبھی ایمان لانے والے نہ ہوں گے۔

ترجمہ :- انھوں نے (فرعون والوں نے) کہا موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا؟ اور روئے زمین کی ساری بزرگی تم دونوں کے لئے ثابت ہو جائے۔ ہم تو تم دونوں پر کبھی ایمان نہ لائیں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ﴿۶۶﴾

فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کو سحر اور جادو کہا۔ لہذا:-

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ؛ اور فرعون نے کہا۔ ائْتُونِي ؛ میرے پاس لاؤ۔ بِكُلِّ سِحْرِ عَلِيمٍ ؛ تمام فن داں ، صاحب علم ، دانا ساحروں کو لاؤ۔

ترجمہ:- اور فرعون نے کہا ، میرے پاس صاحب علم و فن ساحروں کو لاؤ۔

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمُ مُوسَى الْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۶۷﴾

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ ؛ پھر جب جادوگر آچکے۔ سَحَرَةُ ، سَاحِرٌ کی جمع ہے۔ قَالَ لَهُمُ مُوسَى ؛ ان ساحروں سے موسیٰ نے کہا۔ اَلْقُوا ؛ ڈالو۔ پش کرو۔ مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ؛ جو تم ڈالنا چاہتے ہو۔

ترجمہ:- جب ساحر آچکے تو ان سے موسیٰ نے کہا ، تو ڈالو جو کچھ تم ڈالنا چاہتے ہو۔

فَلَمَّا الْقُوا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۶۸﴾

فَلَمَّا الْقُوا ؛ پھر جب جادوگروں نے اپنی جادو کی چیزیں ڈال دیں۔ قَالَ مُوسَى ؛ تو موسیٰ نے کہا۔ مَا جِئْتُمْ بِهِ السَّحْرُ ؛ تم جو کچھ لائے ہو وہ تو جادو ہے۔ إِنَّ اللَّهَ ؛ بے شک اللہ ؛ سَيُبْطِلُهُ ؛ عنقریب اس کو باطل کر دے گا ، نیست و نابود کر دے گا۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ ؛ بے شک اللہ اصلاح نہیں کرتا۔ اللہ کبھی دُرست نہیں رکھتا۔ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ؛ مفسدین کے عمل کو ، فسادیوں کے کام کو۔

ترجمہ:- پھر جب جادوگروں نے اپنی جادو کی چیزیں ڈال دیں تو موسیٰ نے کہا: تم جو کچھ لائے ہو ، سب جادو ہے۔ اللہ اس کو باطل کر کے رہے گا۔ فسادیوں کے کام کو خدا کبھی دُرست نہیں رکھتا ، (ان کو ہرگز کامیابی نہیں ہوتی)۔

وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿۶۹﴾

وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ ؛ اور اللہ حق کو حق کر کے دکھائے گا۔ اس کو ثابت کر کے چھوڑے گا۔ بِكَلِمَاتِهِ ؛ اپنے کلموں سے۔ اپنے فرمان اور حکم سے۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ؛ چاہے مجرم لوگ کراہت کریں اور برامانیں۔

ترجمہ :- اور خدا اپنے حکم سے حق کو حق کر کے چھوڑے گا چاہے مجرم برا مانا کریں۔

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ

وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۰﴾

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ ؛ پھر موسیٰ پر ایمان نہیں لائے۔ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهِ ؛ مگر خاندان والے ان کی قوم میں کے۔ ذُرٌّ - يَذُرُّ ؛ نکلنا۔ ذُرِّيَّةٌ ؛ ذریت۔ اولاد۔ خاندان والے۔ عَلَىٰ خَوْفٍ ؛ ڈرتے ڈرتے، خوف و ڈر کے ساتھ۔ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ ؛ فرعون سے اور اس کے سرداروں سے۔ اس کے لوگوں سے۔ أَن يَفْتِنَهُمْ ؛ کہ کہیں فرعون اور اس کے لوگ موسیٰ اور ان کی قوم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں، ان کو تکلیف نہ پہنچادیں۔ فرعونوں کی فتنہ انگیزی کے خوف سے۔ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ ؛ اور بے شک فرعون۔ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ؛ بڑا سرکش تھا زمین میں۔ سردار تھا، عالی مرتبت تھا۔ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ؛ اور بے شک وہ اسراف پسند اور حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔

ترجمہ :- پھر موسیٰ پر بجز خود ان کی قوم کے لوگوں کے کوئی ایمان نہ لایا، وہ بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں کوئی فتنہ نہ برپا کر دیں۔ فرعون تو دنیا میں بڑا سرکش، مسرف (اور حد سے گزرا ہوا) تھا۔

وَقَالَ مُوسَىٰ يُقَوْمِ إِنِ كُنْتُمْ آمِنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ﴿۱۱﴾

وَقَالَ مُوسَىٰ ؛ اور موسیٰ نے کہا۔ يَقَوْمِ ؛ اے میری قوم! لوگو! إِنِ كُنْتُمْ آمِنْتُمْ بِاللَّهِ ؛ اگر تم ایماندار ہو، اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا ؛ تو خدا پر بھروسہ کرو، اسی پر توکل کرو۔ إِنِ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ؛ اگر تم مسلمان ہو، خدا کے حکم بردار ہو، اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر چکے ہو۔

ترجمہ :- اور موسیٰ نے کہا: لوگو! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر توکل کرو (اس پر بھروسہ کرو) اگر تم مسلمان ہو (یعنی اعتقادِ صحیح کے ساتھ عملِ صالح بھی ہو)۔

فَقَالُوا عَلَىٰ اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۲﴾

فَقَالُوا ؛ تو موسیٰ کے لوگوں نے کہا۔ عَلَىٰ اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ؛ ہم اپنے خدا پر ایمان رکھتے ہیں، ہم کو اسی پر بھروسہ ہے۔ ہم نے اپنے تمام کاموں کو اسی کے حوالہ کیا ہے۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا ؛ اے رب ہم کو نہ بنا۔ فِتْنَةً ؛ نشانی مصیبت اور ہدف

آفات - لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ؛ ظالم لوگوں کے لئے -

ترجمہ :- پھر (موسیٰ کے) لوگوں نے کہا ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں (اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں)۔ پروردگار ہم کو ظالم قوم کے ظلم و ستم کا نشانہ نہ بنا۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۷۱﴾

وَنَجِّنَا ؛ اور ہم کو نجات دے۔ بِرَحْمَتِكَ ؛ تو اپنی رحمت سے۔ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ؛ کافر قوم سے۔ بے ایمان لوگوں سے۔

ترجمہ :- اور ہم کو اپنی رحمت سے، کافر قوم سے نجات دے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَأَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۷۲﴾

وَأَوْحَيْنَا ؛ اور ہم نے وحی بھیجی۔ إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ ؛ موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کی طرف۔ أَنْ تَبَوَّآ ؛ کہ ٹھکانا بنا لو، تیار کرو۔ لِقَوْمِكُمَا ؛ تم دونوں کی قوم کے لئے۔ بِمِصْرَ ؛ شہر مصر میں۔ مصر سے مراد اگر شہر مصر ہوتا ہے، جہاں اب قاہرہ آباد ہے تو غیر منصرف ہوگا۔ اور اگر مطلق شہر مراد ہو تو منصرف ہوگا۔ بُيُوتًا ؛ گھروں کو۔ تَبَوَّآ بُيُوتًا ؛ گھروں کو بنا لو، گھروں میں جاؤ۔ وَأَجْعَلُوا ؛ اور کرو۔ بِنَاؤَ۔ بُيُوتِكُمْ ؛ تمہارے گھروں کو۔ قِبْلَةً ؛ قبلہ۔ وہ جگہ جس طرف توجہ کی جاتی ہے، مسجد۔ اجْعَلُوا قِبْلَةً ؛ مسجد بنا لو۔ اس ظالم قوم کے شر سے بچنے کے لئے گھروں ہی کو مسجد بنا لو۔ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ؛ اور نماز پڑھا کرو۔ پابندِ صلوٰۃ ہو جاؤ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ؛ اور ایمانداروں کو بشارت دو۔ خوش خبری دو۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں رہ کر اپنی قوم کے لئے گھر بناؤ اور اپنے گھروں ہی کو مسجد بنا لو اور پابندِ نماز اور صلوٰۃ ہو جاؤ اور مسلمانوں کو بشارت دو۔ (یعنی ہر تنگی کے بعد کشادگی آتی ہے، آج سختیاں اٹھا رہے ہو، تو کل آرام پاؤ گے، حق کی فتح ہے، گودیر سے ہے)۔

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَآئِهِ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ

وَأَشَدُّ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۸۵﴾

وَقَالَ مُوسَى؛ اور موسیٰ نے عرض کیا۔ رَبَّنَا؛ اے ہمارے رب، اے ہمارے پروردگار! إِنَّكَ أَتَيْتَ؛ بے شک تو نے عطا کئے ہیں، دیئے ہیں۔ فِرْعَوْنَ وَمَلَآئِهِ؛ فرعون کو اور اس کے سرداروں کو۔ زِينَةً وَأَمْوَالًا؛ زینت اور آرائش کی چیزیں اور مال۔ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا؛ دنیا کی زندگی میں۔ رَبَّنَا؛ اے ہمارے رب! لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ؛ تاکہ گمراہ کریں تیرے راستے سے۔ لُغُوبًا كُفْرًا؛ کیونکہ جہاں مال کی کثرت ہوئی ہدایت کو سوں دُور ہوئی۔ رَبَّنَا اطمینان؛ اے ہمارے رب! میٹ، برباد کر دے۔ نیست و نابود کر دے۔ تہس نہس کر دے، ملیا میٹ کر دے۔ عَلَيَّ أَمْوَالِهِمْ؛ ان کے مالوں کو۔ وَأَشَدُّ عَلَى قُلُوبِهِمْ؛ اور ان کے دلوں کو سخت کر دے۔ فَلَا يُؤْمِنُوا؛ کہ پھر وہ ایمان نہ لائیں۔ حَتَّى يَرَوْا؛ یہاں تک کہ دیکھ لیں۔ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ؛ دردناک و الم ناک عذاب۔

ترجمہ:- اور موسیٰ نے عرض کیا خدایا تو نے فرعون اور اس کے لوگوں کو اسبابِ زینت و آرائش اور مختلف قسم کے مال دنیوی زندگی میں دیئے ہیں، خدایا اس لئے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ خدایا ان کے مالوں کو ملیا میٹ کر دے، (تباہ و برباد کر دے) ان لوگوں کے دلوں کو سخت کر دے کہ جب تک سخت عذاب نہ دیکھ لیں انھیں ایمان نہ آئے۔

قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَعْوَتُكُمْ فَاستَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعِنَّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾

قَالَ؛ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا۔ قَدْ أُجِيبَت دَعْوَتُكُمْ؛ تم دونوں یعنی موسیٰ و ہارون کی دُعا قبول کر لی گئی۔ جواب موافق ملا۔ بابِ اجابت واہوا۔ فَاستَقِيمَا؛ تو تم استقامت اختیار کرو۔ اپنے مذہب پر قائم رہو، سیدھے رہو۔ وَلَا تَتَّبِعِنَّ؛ اور اتباع نہ کرو۔ پیروی نہ کرو۔ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ؛ ان لوگوں کی جو کچھ نہیں جانتے۔ علم صحیح سے محروم ہیں۔ ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تمہاری دُعا قبول کر لی گئی۔ لہذا تم مذہبِ حق پر قائم رہو اور نادانوں کے راستہ کی اتباع نہ کرو (ان کا راستہ نہ چلو)۔

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدُوًّا

حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ أَمْنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۸۷﴾

وَجَوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِسْرَاءَ نِيلَ ۖ وَأَرَاهُمْ نَارَ مُدْيَنَ إِسْرَائِيلَ كُفَّيْنِهَا نَارُ كَلْبَشَافٍ ۖ تَلِيهِمْ جِبَالٌ مِّنَ لَّيْلِ يَمُوتُ حَتَّىٰ إِذَا أَذْرَاكَهُ ۖ وَيَحْمِلُونَهَا فِي يَدَيْهِمْ أَثْقَالًا ۚ لَقَدْ جَاءَهُمْ بَعْثٌ مِّنَّا بِالْبَيِّنَاتِ ۚ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا قُرُونًا بِكُفْرِهِمْ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَيِّبًا ۚ فَاتَّبَعْنَاهُمْ نَارًا مِّنَ اللَّيْلِ فَسَمَكُوا بِإِهْلَامِهَا ۖ فَصَبَّوهُم فِي أُخْدَانِهَا ۚ وَأَنزَلْنَا لَهُمُ الْغَمَّاءَ فَجَاءُوا بِهَا بِمَنِّعٍ مِّنَ الْمَاءِ ۖ وَسَدَدُوا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابَ الْغَمَامِ ۚ وَجَاءُوا بِحِجَابٍ مِّنَ اللَّيْلِ ۖ فَكَلَّمُوا هَارُونَ بِآيَاتِنَا ۖ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۚ

ترجمہ :- اور ہم نے بنی اسرائیل کو - اَلْبَحْرَ ۖ بحرِ قلزم سے - فَاتَّبَعْنَاهُمْ ۖ پھر ان کا تعاقب کیا، ان کے پیچھے چلا - فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ ۖ فرعون اور اس کے لشکر - جُنُودٌ جَمْعٌ - جُنُودٌ لشکر، فوج - بَغْيًا وَعَدُوًّا ۖ بغاوت اور عداوت اور تعدی سے - حَتَّىٰ - إِذَا أَذْرَاكَهُ ۖ یہاں تک جب آن پہنچا، چھا گیا - اَلْغَرَقُ ۖ ڈوبنا، غرق ہونا - قَالَ ۖ (فرعون نے) کہا - اَمْنٌ اِنَّهُ ۖ میں اس بات پر ایمان لایا کہ لَا اِلَهَ اِلَّا الَّذِي ۖ کوئی معبود نہیں مگر جس پر - اَمْنٌ بِهٖ بَنُو اِسْرَائِيْلَ ۖ ایمان لائے ہیں بنی اسرائیل - وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۖ اور میں مسلمانوں سے ہوں، میں فرماں بردار ہوں اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کر دیا، تب فرعون اور اس کے لشکروں نے بغاوت اور عداوت سے ان کا تعاقب کیا - یہاں تک کہ جب (فرعون) ڈوبنے کو ہوا تو کہہ اُٹھا میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز اس خدا کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمان ہوں -

اَلَّذِيْنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰﴾

اَلَّذِيْنَ ۖ عذاب کے فرشتوں نے کہا اب ایمان لاتا ہے؟ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ ۖ اور اس سے پہلے تو نے بڑی نافرمانی کی، عصیان کیا - وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۖ اور تو تو بڑا مفسدوں میں سے تھا - اشد مفسد تھا -

ترجمہ :- اب ایمان لاتا ہے؟ پہلے تو تو نے نافرمانی کی، اور تو تو بڑا مفسد تھا -

صاحبو! وہی ایمان قبول کیا جاسکتا ہے جو ایمان بالغیب ہو، عذاب کے فرشتے ظاہر نہ ہوں - معافی اسی وقت تک ہو سکتی ہے، توبہ اسی وقت تک قابل قبول ہے جب کہ گرفتار عذاب نہ ہوں - یعنی ایمان یا اس ناقابل قبول ہے - لہذا فرعون کا ایمان بنی اسرائیل کا تقلیدی تھا، ذاتی یقین کا نہ تھا -

صاحبو! اس مقام پر فصوص الحکم کے دیکھنے والوں کو ایک غلط فہمی ہوتی ہے - جو لوگ تفسیر اور اعتبار میں تمیز نہیں کرتے، وہ سمجھتے ہیں کہ شیخ محی الدین ابن العربی نے فرعون کے با ایمان مرنے کو فرمایا ہے - فصوص الحکم ایک تصوف کی کتاب ہے - میں نے اس کا ترجمہ کیا ہے - اس میں شیخ کے عقائد فتوحات مکیہ سے بیان کئے ہیں - شیخ قرآن کے خلاف میں ایک لفظ بیان نہیں فرماتے -

اعتبار کیا ہے؟ کسی کے قول کو حسب حال ڈھال لینا - اعتبار لینے والے، جہاں شیطان فرعون اور دوسرے گمراہوں کا ذکر آتا ہے تو وہ اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہیں - فرعون کے قصہ میں شیخ محی الدین ابن العربی نے یہ اعتبار لیا ہے - ”ہمارا فرعون ہمارا نفس ہے - موسیٰ قوت الہام ہے، ہارون قوت عقل ہے - فرعون نفس اس وقت تک ایمان نہیں لاتا اور یقین نہیں کرتا جب تک دریائے فنا میں ڈوبنے نہیں لگتا - فنا کے بعد نفس باقی نہیں رہتا، مگر قوت الہام و عقل باقی رہتی ہے“ -

تمام خرابی اعتبار کو تفسیر سمجھنے سے ہوتی ہے، اعتبار سمجھنے پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ دیکھو! ہم کہتے ہیں لِكُلِّ فِرْعَوْنَ مُوسَىٰ؛ اور اس کے معنی لیتے ہیں، ہر ظالم و سرکش کے لئے ایک سرکوب بھی ہوتا ہے۔ ہر گمراہ کے لئے ایک ہادی ہوتا ہے، کوئی سچ کہے کہ اس میں کیا برائی ہے۔ ع سخن شناس نہ حافظا خطا میں جاست

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۗ

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنِ آيَاتِنَا لَغٰفِلُونَ ﴿۱۰﴾

فَالْيَوْمَ؛ پس آج۔ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ؛ ہم تیرے جسم کو نجات دیتے ہیں تیری لاش کو باہر ڈالتے ہیں۔ لِتَكُونَ؛ تاکہ تو ہو جائے۔ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً؛ تیرے پیچھے والوں کی نشانی۔ ان لوگوں کے واسطے جو تیرے بعد آنے والے ہیں نشانی بنا کر۔ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ؛ اور بہت سے لوگ۔ عَنِ آيَاتِنَا لَغٰفِلُونَ؛ ہماری آیتوں سے غافل ہیں، ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

ترجمہ:- آج ہم تیری لاش کو باہر نکالیں گے کہ آئندہ لوگوں کے لئے نشانی ہو۔ اور بہت سے لوگ ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں (بے خبر رہتے ہیں)۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مَبُوءًا صِدْقٍ وَرَزَقْنَهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۗ

فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۱﴾

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا؛ اور ہم نے جگہ دی۔ بَنِي إِسْرَائِيلَ؛ بنی اسرائیل کو۔ مَبُوءًا صِدْقٍ؛ اچھی جگہ۔ وَرَزَقْنَهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ؛ اور ہم نے ان کو رزق دیا اچھی چیزوں سے اور ہم نے ان کے کھانے پینے کو عمدہ چیزیں دیں۔ فَمَا اخْتَلَفُوا؛ پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا، ان میں پھوٹ نہیں پڑی۔ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ؛ حتیٰ کہ ان کے پاس علم صحیح آیا، حق مذہب پہنچا۔ یعنی وہ جان بوجھ کر دین میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ إِنَّ رَبَّكَ؛ بے شک تمہارا رب۔ يَقْضِي بَيْنَهُمْ؛ ان میں فیصلہ کرے گا، ان کا قاضی بنے گا۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ قیامت کے دن۔ فِيمَا كَانُوا فِيهِ؛ جس میں وہ تھے۔ يَخْتَلِفُونَ؛ اختلاف کرتے۔

ترجمہ:- اور ہم نے بنی اسرائیل کے رہنے کے لئے عمدہ جگہ دی اور کھانے پینے کو اچھی چیزیں دیں۔

پھر اختلاف کیا تو کب؟ جب کہ ان کے پاس علم آیا۔ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں، قیامت کے دن خدا اُن کا فیصلہ کرے گا۔

فَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يُقْرَأُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ

لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۰﴾

فَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ؛ (اور اگر اے مخاطب!) تو شک میں پڑا ہے۔ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ؛ اس کتاب میں جس کو ہم نے تیری طرف اتارا، نازل کیا۔ فَسْئَلِ الَّذِينَ؛ تو ان لوگوں سے پوچھ۔ يُقْرَأُونَ الْكِتَابَ؛ جو کتاب پڑھتے ہیں۔ مِنْ قَبْلِكَ؛ تجھ سے پہلے۔ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ؛ تو تیرے پاس حق آچکا۔ علم صحیح پہنچ چکا۔ مِنْ رَبِّكَ؛ تیرے رب کے پاس سے۔ فَلَا تَكُونَنَّ؛ پھر تو نہ ہو جا۔ مِنَ الْمُمْتَرِينَ؛ شک کرنے والوں میں سے۔

ترجمہ:- اور تجھ کو ہماری وحی (ہمارے کلام اللہ) میں شک ہے تو تجھ سے پہلے جو لوگ کتابوں سے واقف ہیں۔ (اور ان کو پڑھتے ہیں) ان سے پوچھ، (سوال کر) تیرے پاس تیرے رب کے پاس سے حق آچکا۔ اب شک نہ کر۔

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَبُوا بَيَاتٍ اللَّهِ فَتَكُونُوا مِنَ الْخُسِرِينَ ﴿۱۱﴾

وَلَا تَكُونَنَّ؛ اور تو نہ ہو جا۔ مِنَ الَّذِينَ؛ ان لوگوں میں سے جنہوں نے۔ كَذَبُوا بَيَاتٍ اللَّهِ؛ خدا کی آیتوں کی تکذیب کی۔ فَتَكُونُوا مِنَ الْخُسِرِينَ؛ تو خسارہ میں پڑ جائے گا۔ خائب، خاسر ہو جائے گا۔ نقصان اٹھائے گا۔ خسران میں مبتلا ہوگا۔

ترجمہ:- اور تو ان لوگوں میں سے نہ ہو جا جنہوں نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی۔ (ان کو نہ مانا) تو پھر تو خسارہ میں پڑ جائے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲﴾

إِنَّ الَّذِينَ؛ بے شک جو لوگ۔ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ؛ ان پر ثابت ہو گئی ہے تمہارے رب کی بات۔ جن کی فطرت خراب تھی، جن کی حقیقت میں گمراہی تھی، اور ان کو خدا نے گمراہ کہہ دیا تھا جو علم الہی میں اور تقدیر میں جہنمی تھے۔ لَا يُؤْمِنُونَ؛ وہ ایمان نہ لائیں گے۔

ترجمہ :- جن لوگوں پر تمہارے رب کی بات ثابت ہو چکی تھی ، وہ ایمان نہ لائیں گے ۔

وَلَوْ جَاءَ تَهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝۱۷

وَلَوْ جَاءَ تَهُمْ ؛ اور اگر ان کے پاس آجائے ۔ آجائیں ۔ كُلُّ آيَةٍ ؛ ہر قسم کی آیت ، ہر قسم کی نشانی ، ہر قسم کا معجزہ ۔ وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ؛ یہاں تک کہ وہ عذابِ الیم دیکھ لیں گے ۔ دردناک عذاب سے سابقہ ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- اگرچہ ان کے پاس ہر قسم کی آیتیں اور نشانیاں آجائیں ، یہاں تک کہ وہ عذابِ الیم کو دیکھ لیں (یعنی جب تک یہ گرفتارِ عذاب نہ ہوں گے ۔ ہرگز ایمان نہ لائیں گے) ۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ أَمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ۝۱۸

لَبَّا أَمِنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝۱۹

فَلَوْلَا كَانَتْ ؛ کوئی تو ہوتا ۔ قَرْيَةٌ ؛ گاؤں ۔ شہر ۔ أَمَنَتْ ؛ کہ وہاں کے رہنے والے ایمان لائے ہوں ، وہ گاؤں ایمان لایا ہو ۔ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا ؛ پھر اس کو اس کے ایمان نے نفع دیا ہو ۔ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ ؛ مگر یونس کی قوم ، کہ قربِ عذاب کے آثار پیدا ہو چکے تھے ۔ لَمَّا أَمِنُوا ؛ جب وہ ایمان لائے ۔ كَشَفْنَا عَنْهُمْ ؛ تو ہم نے کھول دیا ، دُور کر دیا ان سے ۔ عَذَابَ الْخِزْيِ ؛ رسوائی کے عذاب کو ۔ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ؛ اور ایک زمانہ تک ان کو پھولنے پھلنے دیا ، رسایا بسایا ، تمتعاتِ دنیا سے فائدہ اٹھانے دیا ۔

ترجمہ :- کوئی تو قریہ ایسا ہوتا کہ ایمان لایا ہو اور ایسی حالت میں ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا ، بجز قومِ یونس کے جب وہ ایمان لائے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو ان سے دور کر دیا (ان کی) دنیوی زندگی میں اور ایک زمانہ تک متمتع ہونے اور بہرہ یاب ہونے دیا (ان کو رسایا بسایا ، پھولنے پھلنے دیا ، کھانے پینے دیا) ۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مِنَ فِي الْأَرْضِ كُلَّهُمْ جَمِيعًا ۝۲۰

أَفَأَنْتَ تُكْرَهُ النَّاسَ حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝۲۱

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ ؛ اور اگر چاہتا تمہارا رب ۔ لَأَمَنَّ ؛ اس کی مشیت ہوتی ۔ لَأَمَنَّ ؛ تو ایمان لاتے ۔ مِنَ فِي الْأَرْضِ ؛

جو لوگ زمین میں ہیں۔ کُلُّهُمْ جَمِيعًا؛ سب مل کر۔ دنیا بھر کے سب لوگ۔ مگر خدا وہی چاہتا ہے جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے۔ جو تقدیر کا اقتضاء ہے۔ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ؛ کیا تم لوگوں پر زبردستی کرتے ہو۔ ان کو مجبور کرتے ہو کہ اپنی فطرت کے خلاف۔ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ؛ کہ مسلمان ہو جائیں۔ نہ خدا نے سب کے مسلمان ہونے کو چاہا نہ وہ ہوئے۔
ترجمہ:- خدا چاہتا تو ساری دنیا کے سب لوگ ایمان لاتے۔ کیا تم لوگوں کو مجبور کرتے ہو کہ وہ (خواہ مخواہ کے مسلمان ہو جائیں اور) ایمان لائیں۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿۱۰﴾

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ؛ اور کسی کے بس میں نہیں، اختیار میں نہیں۔ أَنْ تُوْمِنَ؛ کہ ایمان لائے۔ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ؛ مگر بہ حکم خدا۔ وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ؛ اور پلیدی ڈالتا ہے، خباثت دیتا ہے۔ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ؛ ان لوگوں کو جن کو کچھ بھی عقل ہی نہیں۔ جن کی فطرت بری ہے انھیں کو برائی پہنچتی ہے۔ جیسی حقیقت ہوتی ہے، ویسے ہی اس کے لوازم ہوتے ہیں اور آثار ظاہر ہوتے ہیں۔

ترجمہ:- کوئی شخص بغیر خدا کے حکم کے ایمان نہیں لاسکتا۔ خباثت اسی سے نمایاں ہوتی ہے، جو بد عقل ہے، نادان ہے۔

یعنی خدا نے عقل دی ہے۔ اس کے مطابق جو کام کریں گے فائدہ اٹھائیں گے، جو نادان ہیں وہ تباہ ہوں گے۔ عین ثابتہ، جیسی اس کی طبیعت، جیسی اس کی فطرت، ویسے ہی اس سے آثار اور ویسے ہی اس پر احکام۔ یہ عین ثابتہ اور فطرت کیا ہے؟ معلوم الہی۔ خدا کا علم۔ اس کے علم کے خلاف کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ خود اللہ کا علم شے کی حقیقت کے مناسب ہوتا ہے۔

قُلْ أَنْظَرُوا مَاذَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾

قُلْ؛ (اے پیغمبر!) تم کہو۔ أَنْظَرُوا؛ دیکھو۔ مَاذَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ؛ آسمانوں اور زمینوں میں کیا کچھ ہے۔ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ؛ مگر کیا نفع دے سکتے ہیں۔ آیتیں۔ نشانیاں۔ معجزے اور تنبیہیں اور ڈرانے والے اخبار و حالات۔ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ؛ بے ایمان لوگوں کو۔

قُلْ ؛ كَبُورًا - يَا أَيُّهَا النَّاسُ ؛ لَوْ كُنْتُمْ فِي شَكِّ ؛ أَلَمْ تَرَ شَكًّا فِي دِينِكُمْ ؛ مِنْ دِينِ اللَّهِ ؛ مِمَّا كُنْتُمْ تَدْعُونَ ؛ فَمَا أَغْبُؤُا ؛ تُوْمِيْنَ تُوْمِيْنَ تُوْمِيْنَ كَرْتَا - اَلَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ ؛ جِنِّ كِي تَمُّ پُوْجَا كَرْتَا هُو - مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خَدَا كِ سُوَا ، خَدَا كُو چھوڑ كَر - وَلَكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ ؛ لَكِيْنَ - بَلَكَا - مَكْر - مِيْنَ اللّٰهِ كِي عِبَادَت كَرْتَا هُو - پَرَسْتَش كَرْتَا هُو اللّٰهِ كِي - اَلَّذِيْ يَتَوَفَّكُم ؛ جُو تَمَّهَارَا دِن پُوْرَا كَرْتَا هُو - تَمُّ كُو مَار ڈَا لَتَا هُو - تَمُّ كُو وَفَات دَا دِيْتَا هُو - پُھَر جَس كَا دَر بَار مِيْنَ تَمُّ كُو جَانَا هُو - تَمُّ كُو جَوَاب دَہِي كَرْنِي هُو - وَ اَمْرُتْ ؛ اُوْر مَجھَا تُو حَكْم دِيَا گِيَا هُو - مِيْنَ مَامُوْر هُو - اَنْ اَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ كَا مِيْنَ مَوْمِنِيْنَ مِيْنَ سَا رَہُو - بَا اِيْمَان رَہُو - مُسْلِمَان رَہُو -

ترجمہ :- تم کہہ دو، لوگو! اگر تم کو میرے دین میں کچھ شک ہے تو (سن لو کہ) میں اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم پوجا کرتے ہو ہرگز ان کی پوجا نہ کروں گا بلکہ اللہ کی بندگی اور عبادت کروں گا (کیسا اللہ؟) جو تم کو مارے گا (تمہاری عمر کے دن پورے کرے گا اور تم کو اس کے دربار میں جواب دہی کرنی پڑے گی) اور میں مامور ہوں (مجھے حکم دیا گیا ہے) کہ میں با ایمان (اور مسلمان) رہوں۔

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝۱۰

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ ؛ اُوْر اِپِنَا رُوْخ پُھِرَا لَا - اِپِنِي تُوْجَا قَائِم رَا كُھ - لِلدِّينِ ؛ دِيْن كِي طَرَف - حَنِيفًا ؛ سِيْدَا هَا - يَك طَرَف - بَا شَك وَشَبَا - وَلَا تَكُوْنَنَّ ؛ اُوْر نَا هُوْجَا - مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ مُشْرِكُوْنَ مِيْنَ سَا -

ترجمہ :- اور (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ) ایک طرفہ خالص دین کی طرف متوجہ ہو جا اور مشرکین میں سے نہ بنو۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۝۱۱

فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝۱۲

وَلَا تَدْعُ ؛ اُوْر نَا پُكَارُو - اُوْر نَا دُعَا كَرُو - مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللّٰهِ كِ سُوَا - خَدَا كُو چھوڑ كَر - مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ؛ جُو نَا تَمَّهِيْنَ نَفْع دَا سَكْتَا ہِيْنَ نَا ضَرر - فَإِنْ فَعَلْتَ ؛ پُھَر اَكْر تَمُّ نَا اِيَا كِيَا - فَإِنَّكَ إِذَا ؛ تَب تُو تَمُّ - مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظَالِمُوْنَ مِيْنَ سَا هُوْجَاؤَا گَا ، ظَلْمَت مِيْنَ پُڑ جَاؤَا گَا - اِپِنَا اُپ كُو تَبَاہ كَرُو گَا -

ترجمہ :- اور خدا کو چھوڑ کر ایسوں کو نہ پکارو جو نہ تم کو نفع ہی دے سکتے ہیں نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تب تو تم بھی ظالموں میں سے ہو جاؤ گے (کفر و شرک کی ظلمت میں پڑ جاؤ گے)۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ
يُصِيبُ بِهٍ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷﴾

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ ؛ اور اگر تجھ کو پہنچادے اللہ - چھوڑ دے - لگا دے - مس کرادے - بضرٍ ؛ ضرر کو، تکلیف کو -
فَلَا كَاشِفَ لَهُ ؛ تو کوئی اس کو کھول نہیں سکتا - دور نہیں کر سکتا - کاشف - کھولنا - إِلَّا هُوَ ؛ مگر وہ - وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ ؛ اور
اگر تجھ کو کوئی خیر، کوئی خوبی، کوئی اچھی چیز عطا کرنے کا ارادہ کرے، دینا چاہیے - فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ؛ تو اس کے فضل کو کون
رد کر سکتا ہے؟ کون اس کی عنایت کو روک سکتا ہے؟ يُصِيبُ بِهٍ ؛ اس کو دیتا ہے، اس کو پہنچاتا ہے - أَصَابَ - يُصِيبُ -
إِصَابَةً ؛ پہنچانا - مُصِيبَةٌ ؛ پہنچنے والی تکلیف - مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ؛ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے - وَهُوَ الْغَفُورُ
الرَّحِيمُ ؛ اور وہ غفور و رحیم ہے - گناہوں کو بخشتا ہے - رحم سے فضل و کرم کرتا ہے -

ترجمہ :- اور (اے مخاطب!) اللہ اگر تجھ کو کسی قسم کا ضرر پہنچانا چاہے تو اس کو بجز اس کے کون کھول سکتا ہے -
اور اگر تجھ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو (خدا کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا) اُس کے فضل کو کوئی
روک نہیں سکتا - اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس پر فضل و کرم کرتا ہے - وہ تو
غفور و رحیم ہے -

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ

فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَكْتُمُ لِنَفْسِهِ

وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ﴿۱۸﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو - يَا أَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو! قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ ؛ تمہارے پاس حق پہنچ چکا - مِنْ رَبِّكُمْ ؛
تمہارے رب کے پاس سے - فَمَنْ اهْتَدَىٰ ؛ پھر جس نے ہدایت قبول کر لی - سیدھا راستہ چلا - فَإِنَّمَا يَكْتُمُ لِنَفْسِهِ ؛ تو
اس ہدایت پانے کا اثر خود اس پر پڑے گا - راہ یابی کا ثمرہ خود اس کو ملے گا - وَمَنْ ضَلَّ ؛ اور جو گمراہ ہو گیا - فَإِنَّمَا يَضِلُّ
عَلَيْهَا ؛ تو اس کی گمراہی کا برا اثر خود اس پر پڑے گا - وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ؛ اور میں تمہارے کاموں کا ذمہ دار نہیں
ہوں - اور میں خواہ مخواہ کے تمہارا کارساز نہیں - تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے - کانٹے بوؤ گے تو آم کہاں سے کھاؤ گے -

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو، لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق پہنچ چکا۔ اب جو سیدھے راستے پر چلے گا تو فائدہ خود اس کا ہوگا۔ اور جو گمراہ ہوگا تو اس کی گمراہی کا نقصان خود اس کو پہنچے گا۔ میں تمہارے کاموں کا ہرگز ذمہ دار نہیں ہوں۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَأَصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۗ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝۴

وَاتَّبِعْ؛ اور پیغمبر! تم پیروی کرو، اتباع کرو۔ عمل کرو۔ بجا لاؤ۔ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ؛ ان امور کو جن کی تمہاری طرف وحی کی جا رہی ہے۔ تم کو جو حکم دیا جا رہا ہے اس کے کاربند رہو۔ کسی کی پرواہ نہ کرو۔ سختیوں کو برداشت کر لو۔ وَأَصْبِرْ؛ اور صبر کرو۔ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ؛ یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کن حکم دے۔ تصفیہ ہی فرمادے۔ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ؛ اور وہ تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ جو تصفیہ کرے گا، اچھا ہی ہوگا۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) تم کو جو وحی کی جا رہی ہے تم اس کی اتباع کرو اور (جو سختیاں تم پر پڑ رہی ہیں، ان پر) صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کن حکم فرمادے، اور وہ تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ چاہے تو ان کو ہدایت کرے یا دنیا ہی میں مغلوب کر دے یا فیصلہ کن قیامت آجائے یا ان کو دوزخ میں جھونک دے۔

سُورَةُ هُودٍ مِّنَ الْقُرْآنِ الْمَدِينِيِّ

سورہ ہود کی ہے اور اس میں (۱۲۳) آیتیں اور (۱۰) رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اٰیٰتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حٰكِمٍ خَبِیْرٍ ۙ

الر؛ حروف مقطعات ہیں، اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول کو معلوم ہیں۔ كِتَابٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهُ؛ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ مستحکم ہیں اس کی آیتیں، مضبوط ہیں اس کی نشانیاں۔ ثُمَّ فُصِّلَتْ؛ پھر وہ مفصل ہیں، تفصیل وار ہیں۔ اس کا سمجھنا پیچیدہ اور دشوار نہیں۔ یہ کتاب ہے کس کی؟ کس کے پاس نازل ہوئی ہے۔ مِنْ لَدُنْ؛ پاس سے۔ حَكِيمٍ خَبِيرٍ؛ حکمت والے، خبر رکھنے والے کے پاس کی۔ باحکمت خبردار کے پاس سے۔

ترجمہ :- یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور پھر تفصیل وار ہیں (کس کے پاس سے؟) حکیم و خبر کے پاس سے (یعنی یہ خدا کی بھیجی ہوئی کتاب ہے۔ اس کے سمجھنے میں کوئی پیچیدگی نہیں)۔

اس کا مضمون کیا ہے، اس میں کیا لکھا ہے؟

الَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّىْ لَكُمْ مِنْهُ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ ۝۱۰

اَلَّا تَعْبُدُوْا؛ کہ عبادت نہ کرو۔ پرستش نہ کرو۔ پوجا نہ کرو۔ اِلَّا اللّٰهَ؛ مگر اللہ کی۔ اِنِّىْ؛ بے شک میں۔ لَكُمْ؛ تمہارے لئے۔ مِنْهُ؛ اس کی طرف سے۔ نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ؛ نقصان دہ امور سے ڈرانے والا ہوں اور فائدہ بخش چیزوں کی خوش خبری سنانے والا ہوں۔

ترجمہ:- (کتاب حکیم میں ہے) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ دیکھو! میں تم کو اللہ کی طرف سے یا اس کتاب کی طرف سے (مضر چیزوں سے) ڈراتا ہوں اور (مفید چیزوں کی) خوش خبری اور بشارت دیتا ہوں۔

اسلام اور قرآن ہمیشہ بری باتوں سے روکتا اور اچھی باتوں کی ترغیب دیتا ہے۔ تبلیغ اسلام کا اصل اصول ہے۔

وَ اِنْ اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوْا اِلَيْهِ

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِيٰ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ

وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّىٰ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۱۱

وَ اِنْ اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ؛ (اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ) اور تم اپنے رب سے مغفرت کی دعا کرو، معافی مانگو۔ ثُمَّ تُوبُوْا اِلَيْهِ؛ پھر تم توبہ کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ تو کیا ہوگا؟ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا؛ تو تم کو بہرہ مند کرے گا۔ تم کو اچھا تمتع حاصل ہوگا۔ وہ تم کو رسائے گا بسائے گا۔ تم کو کامیاب زندگی عطا کرے گا۔ مگر کب تک؟ اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى؛ ایک مقررہ وقت تک۔ جب تک تمہاری عمر ہے۔ مگر یاد رکھو! ایک دن مرنا ہے، یہ زندگی کا رشتہ کتنا ہے۔ خدا کے دربار میں جانا ہے۔ وَيُؤْتِيٰ كُلَّ ذِي فَضْلٍ؛ ہر صاحب فضل کو ہر زیادہ نیکو کار کو۔ بڑھ کر نیک کام کرنے والے کو۔ فَضْلَهُ؛ بڑھ کر اس کا اچھا بدلہ۔ نیکی کا بدلہ نیکی۔ بہترین عمل کا بہترین ثواب۔ وَ اِنْ تَوَلَّوْا؛ اور اگر تم نہ مانو، روگردانی کرو، منہ پھیر لو۔ فَاِنَّىٰ اَخَافُ عَلَيْكُمْ؛ تو مجھے تمہارے متعلق خوف ہے، اندیشہ لگا ہوا ہے۔ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ؛ ایک بڑے دن کے عذاب کا۔ دنیا کا زمانہ تھوڑا ہے۔ آخرت کا زمانہ بہت طول طویل اور دراز ہے۔ آخرت دنیا کا انلاز جمنٹ ہے، اجمال کی تفصیل ہے۔

ترجمہ:- اور (اس کتاب میں یہ ہے) کہ تم استغفار کرو اپنے رب سے (معافی مانگو) پھر توبہ کرو (اور اس کی طرف

ہمیشہ رجوع رہو)۔ وہ تم کو اچھی طرح رسائے گا بسائے گا (کامیاب زندگی عطا فرمائے گا)۔ (مگر کب تک؟ تمہاری عمر بھر) ایک مقررہ وقت تک اور ہر بڑے نیکو کار کو بڑا نیک بدلہ عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نہ مانو (اعراض کرو) تو مجھے تم پر عذاب کا قیامت کے دن کے جو طول طویل ہے، اندیشہ لگا ہوا ہے۔

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①

إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ؛ خدا کی طرف تمہارا مرجع و مآب ہے۔ تم کو اس کے دربار میں جانا ہے۔ اللہ ہی کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ؛ اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ بروں کو سزا دے گا اور نیکوں کو جزا۔

ترجمہ:- تم کو اللہ کے دربار میں واپس جانا ہے اور (وہ جو چاہے گا کرے گا) اس کو ہر شے پر قدرت ہے۔

أَلَا إِنَّهُمْ يَشْتُونَ صُدُورَهُمْ لَيَسْتَخْفُوا مِنْهُ

أَلَا حِينَ يَسْتَخْفُونَ يَأْبَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُبْسِرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ②

أَلَا إِنَّهُمْ؛ ہاں دیکھو! بے شک یہ لوگ یعنی مشرکین۔ يَشْتُونَ؛ پھرتے ہیں، لپٹتے ہیں۔ موڑتے ہیں۔ يَشْتُونَ صُدُورَهُمْ؛ اپنے سینوں کو پھرتے ہیں۔ سامنے سے ٹل جاتے ہیں۔ لَيَسْتَخْفُوا مِنْهُ؛ تاکہ اس سے مخفی ہو جائیں۔ پیغمبر ﷺ کے سامنے سے ہٹ جاتے ہیں کہ ان کی عداوت مخفی رہے اور ان کی بے چینی اور اضطراب ظاہر نہ ہو۔ پیغمبر سے چھپانا خدا سے چھپانا ہے۔ جو ہرگز ممکن نہیں۔ أَلَا حِينَ يَسْتَخْفُونَ يَأْبَهُمْ؛ ہاں ہاں! جب کہ وہ اوڑھ لیتے ہیں اپنے کپڑوں کو۔ لاکھ کبل، رضائی جو چاہے اوڑھ لو۔ ستر پردوں میں جا کر چھپیں۔ يَعْلَمُ؛ جانتا ہے۔ مَا يُبْسِرُونَ؛ جو چھپا رہے ہیں جو بطور راز اور سز کے رکھتے ہیں۔ وَمَا يُعْلِنُونَ؛ اور جو علانیہ کرتے ہیں، جو کچھ ظاہر کر رہے ہیں۔ یعنی خدا ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے۔ إِنَّهُ؛ بے شک وہ۔ عَلِيمٌ؛ علم رکھتا ہے۔ واقف ہے۔ عالم ہے۔ بِذَاتِ الصُّدُورِ؛ سینوں میں کی باتوں کو، رازوں اور پوشیدہ خیالات کو۔

ترجمہ:- ہاں! بے شک یہ (مشرکین) اس سے (رسول سے، اللہ سے) اپنی عداوت اور بے چینی چھپا لینے کے لئے مڑ جاتے ہیں (روگردانی کرتے ہیں)۔ مگر دیکھو! جب وہ (ستر پردوں میں بھی چھپیں) جو چاہیں اوڑھ لیں، خدا ان کے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ (ان کے رازوں اور چھپے ہوئے کاموں کا وہ علم رکھتا ہے) وہ تو (دل کے خیالات اور) سینوں کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ لآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
وَع

۱۲
وَمِنْ آيَاتِهِ

تَفْسِيرِ صِدْقِي

از
شمس المفسرین بحال علوم خادم القرآن
حضرت محمد عبدالقادر صدیقی قادری حسرت
(سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکبیدی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد دکن
طبع: ()

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا

كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ①

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ ؛ اور نہیں ہے کوئی چلنے والا - ذَبَّ - يَدْبُ - ذَبًا - چلنا - رِيغْنَا - دَابَّةٌ - چلنے والا، چوپایہ، گدھا۔
دَوَابٌّ جمع ہے۔ فِي الْأَرْضِ ؛ زمین میں۔ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ؛ مگر یہ کہ خدا پر واجب ہے، خدا نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پر
لازم کر لیا ہے۔

یاد رکھو! کہ خدا پر کسی نے واجب نہیں کیا بلکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ عقل
ان باتوں کو ایک حد تک سمجھتی ہے۔ عقل حاکم نہیں ہے۔ خدائے تعالیٰ حاکم ہے، اس کا کام ہے کہ کسی چیز کو اپنے اوپر لازم
کر لیتا ہے۔

رِزْقُهَا ؛ جانوروں کا رزق۔ وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا ؛ اور ہر جانور کی قرار گاہ اور ٹھہرنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے۔
وَمُسْتَوْدَعَهَا ؛ اور اس کی ودیعت، رکھنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے۔ یعنی وہ کہاں جنیں گے اور کہاں مریں گے اس کو بھی جانتا
ہے۔ زندگی میں آدمی کے قرار پکڑنے کی جگہ کو اور مرنے کے بعد جہاں وہ رکھا جائے گا، وَدِيعَتِ هُوَ، ان سب کا علم خدا
کو ہے۔ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ؛ یہ سب ایک واضح کتاب میں ہے۔ کتاب مبین کیا ہے؟ لوح محفوظ یا علم الہی جہاں
سب کچھ ہے۔

ترجمہ :- اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر جس کی روزی اور کھانا پینا اللہ پر لازم ہے اور اس کو معلوم ہے
کہ اس کے ٹھہرنے اور رکھے جانے کی جگہ کہاں ہے۔ (یہ) سب ایک واضح کتاب میں ہے
(علم الہی اور لوح محفوظ میں ہے)۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتُمْ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ

لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسْرٌ مُبِينٌ ②

وَهُوَ الَّذِي ؛ اور وہی تو ہے جس نے۔ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ؛
چھ دن میں، ایک ہفتہ میں، دنیا کے مختلف اطوار میں۔ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ؛ اور اس کا تخت حکومت پانی پر تھا جو

محل حیات ہے۔ خدا نے ہم سب کو کیوں پیدا کیا؟ لَبِئْسَ لَكُمْ؛ تاکہ تم کو آزمائے۔ تمہارا امتحان لے۔ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا؛ تم میں سے کس کے اچھے اعمال ہیں؟ نیکوکار اور بدکار میں تمیز پیدا ہو جائے۔ وَلَئِنْ قُلْتُمْ؛ اور اگر تو ان سے کہے۔ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْتُونَ؛ بے شک تم قبروں میں سے اُٹھو گے۔ تم کو دوبارہ حیات ملے گی۔ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ؛ مرنے کے بعد۔ لَيَقُوْلَنَّ الدِّیْنَ كَفَرُوْا؛ تو منکرین اور کفار کہیں گے۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ؛ نہیں ہے یہ مگر صریح جادو۔ یعنی مرکر اُٹھنے کا قائل ہونا ایک سحر اور جادو ہے، بے عقل شخص کا قول ہو سکتا ہے یا یہ سب باتیں دھوکہ ہی دھوکہ ہیں۔

ترجمہ:- اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن (اور مختلف اطوار) میں پیدا کیا اور اس کا تخت حکومت پانی (محل حیات) پر تھا (خدا نے یہ سب کیوں پیدا کیا؟) اس لئے کہ وہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے کون نیک عمل کرتا ہے۔ (پنجمبر!) اگر تم (ان سے) کہو کہ تم مرکر اُٹھو گے (تم کو دوبارہ حیات ملے گی) تو منکرین اور کفار کہیں گے یہ تو نرا دھوکہ ہے، (صریح جادو ہے بد عقلی ہے)۔

وَلٰیۡنُ اٰخَرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّیْقُوْلُنَّ مَا یَحِبُّۡنَہٗ

اَلَا یَوْمَ یَاۡتِیْہُمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْہُمْ وَاَحَاقَ بِہُمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ

وَلَیۡنُ اٰخَرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ؛ اور اگر ہم ان سے عذاب کو روک رکھیں، اس میں تاخیر پیدا کریں۔ اِلٰی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ؛ چند روز کے لئے، ایک معین وقت تک۔ لَیْقُوْلُنَّ؛ تو وہ ضرور کہیں گے۔ مَا یَحِبُّۡنَہٗ؛ کس نے اس عذاب کو روک رکھا ہے؟ وہ عذاب آتا کیوں نہیں؟ اَلَا یَوْمَ یَاۡتِیْہُمْ؛ ہاں جس دن وہ عذاب ان کے پاس آجائے گا۔ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْہُمْ؛ تو وہ روکا نہ جاسکے گا۔ وَاَحَاقَ بِہُمْ؛ اور ان کو گھیر لے گا۔ ان پر آن پڑے گا۔ چھا جائے گا۔ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ؛ جس کو ٹھٹھوں میں اڑایا کرتے تھے، جس کا استہزاء کرتے تھے۔

ترجمہ:- اور اگر ہم ان سے ایک معین زمانہ تک عذاب کو روک رکھیں تو وہ ضرور کہیں گے اس کو کس نے روکا (وہ آتا کیوں نہیں؟) دیکھو جس دن وہ (عذاب) ان کے پاس آجائے گا تو پھر کسی کے روکے نہ رُک سکے گا۔ یہ لوگ جس بات کا ٹھٹھا اڑاتے تھے وہ ان پر چھا جائے گی (آن پڑے گی اس سے بھاگ کر کہیں نہ جاسکیں گے)۔

وَلٰیۡنُ اٰذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِّنْ اَرْحَمَہٗ ثُمَّ نَزَعْنٰ مِنْہٗ اِنَّہٗ لَیُّوْسٌ کَفُوْرٌ

وَلَیۡنُ اٰذَقْنَا؛ اور اگر ہم مزہ چکھائیں۔ اَلْاِنْسَانَ؛ انسان کو۔ مِّنْ اَرْحَمَہٗ؛ ہماری جانب سے مہربانی رحمت اور

خوش حالی کا۔ ثُمَّ نَزَّغْنَاهَا مِنْهُ؛ پھر ہم اس خوش حالی اور رحمت کو اس سے چھین لیں۔ اِنَّهُ لَيُنُوسُ؛ تو وہ بڑا ہی مایوس ہو جاتا ہے، نا اُمید ہو جاتا ہے۔ اور سمجھتا نہیں کہ جو پہلے دیا ہے وہ پھر بھی دے سکتا ہے۔ كَفُوْرًا؛ بڑا ناشکرا ہے۔
ترجمہ:- اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی، (رحمت اور خوش حالی) کا مزہ چکھائیں پھر (کسی مصلحت اور امتحان کے لئے) اس خوش حالی کو اس سے (دفع کر دیں) چھین لیں تو (آئندہ کے لئے) وہ مایوس اور نا اُمید ہو جاتا ہے (اور گزشتہ احسانات کا) شکر ادا نہیں کرتا۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَاهُ نِعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءٍ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتِ عَنِّي اِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۱

وَلَئِنْ اَذَقْنَاهُ؛ اور اگر ہم انسان کو مزہ چکھائیں۔ نِعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءٍ؛ نعمت کا جو مصیبت کے بعد میسر ہوئی ہے۔
مَسَّتْهُ؛ جو مصیبت اور مضرت اس کو پہنچی۔ لَيَقُولَنَّ؛ تو ضرور کہے گا۔ ذَهَبَ السَّيِّئَاتِ عَنِّي؛ اب میری ساری بد نصیبیاں جاتی رہیں۔ اب میرا کوئی کیا کر سکتا ہے۔ چند روزہ ستاروں کا چکر تھا وہ نکل گیا۔ اِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ؛ بے شک وہ اترانے والا۔
خوشیاں منانے والا۔ شادیاں بجانے والا۔ فَخُوْرٌ؛ شنی خورہ۔ فخر سے پھولوں نہ سمانے والا ہے۔
ترجمہ:- اگر ہم اس کو مصیبت اور مضرت پہنچنے کے بعد نعمت اور راحت کے مزے چکھا دیں تو (کیا) کہنے لگتا ہے، اب میری ساری بد حالیوں دفع ہو گئیں (اب تو میں بد نصیبی کے چکر سے نکل گیا)۔
بے شک، انسان بڑا اترانے والا ہے، فخر و ناز کرنے والا ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۲

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا؛ مگر جن لوگوں نے صبر کیا، سختیاں جھیلیں، ہر طرح کی مصیبتیں برداشت کیں۔ وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ؛ اور اچھے کام کئے۔ نہ مصیبت میں خدا کو بھولے نہ راحت میں خدا کو بھولے۔ تکلیف میں ناراض نہ ہوئے۔ اور راحت میں نامناسب کام نہ کئے۔ ہمیشہ اچھے ہی کام کرتے رہے۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ؛ انھیں کے لئے مغفرت ہے۔
خدا کے دامنِ رحمت میں ان کی جگہ ہے۔ وَاَجْرٌ كَبِيْرٌ؛ اور بڑا اجر ہے، ثواب ہے۔ ان کا بڑا درجہ ہے، رُتَبہ ہے۔
ترجمہ:- مگر وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور اعمالِ صالحہ کئے، انھیں کے لئے ہے مغفرت اور بڑا اجر و مرتبہ۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ وَضَٰئِقٌ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَقُوْلُوْا اَوْلَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتٰبٌ

اَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلِكٌ اِنَّمَا اَنْتَ نَذِيْرٌ ۝۱۳ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝۱۴

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ ؛ تو کیا تم چھوڑ دو گے؟ کیا تم ترک کر دو گے؟ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ ؛ اس میں سے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے۔ لوگوں کی خاطر وحی الہی کو ترک کرنا یا چھپانا ناممکن ہے۔ وَصَاقِقٌ بِهِ صَدْرُكَ ؛ اور کیا تمہارا سینہ اس بات سے تنگ ہوگا؟ کیا یہ سُنُّ سُنُّنِ كَرْدَلِ تَنگ ہو رہے ہو۔ بیزار ہو رہے ہو۔ اَنْ يَقُولُوا ؛ اس بات سے کہ وہ کہتے ہیں۔ لَوْلَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ ؛ کیوں پیغمبر پر خزانہ نہ اتارا گیا۔ كَنْزٌ ؛ خزانہ۔ كُنُوزٌ ۔ جمع۔ ہر پھر کر وہی زر پرستی۔ روپیہ پیسہ کی خواہش، جس کو دیکھو مال کا غلام۔ اَوْجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ؛ یا پیغمبر کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ اتنا نہیں سمجھتے کہ فرشتہ آتا تو کام تمام ہو جاتا، مہلت ہی کب ملتی۔ فرشتہ دوسری جنس کا ہے۔ پیغمبر انسان ہیں۔ ہم جنس ہیں۔ آدمی کو آدمی سے محبت ہوتی ہے، فرشتہ آتا بھی تو نظر آنے کے لئے انسانی صورت لیتا۔ پھر اس وقت جو دھوکہ کھا رہے ہیں اُس وقت بھی کھاتے۔ اِنَّمَا اَنْتَ نَذِيرٌ ؛ تم تو صرف ڈرانے والے ہو۔ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ وَكِيْلٌ ؛ اور اللہ ہر بات کا ذمہ دار ہے۔ جو مناسب سمجھتا ہے کرتا ہے۔

ترجمہ :- پھر کیا تم ان چیزوں کو چھوڑ دو گے جن کی تم کو وحی کی جا رہی ہے۔ کیا ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہو، بیزار ہو (تمہارے سینہ میں اس سے زیادہ برداشت کی قوت نہیں رہی؟) کیونکہ وہ کہتے ہیں: کس لئے پیغمبر پر خزانہ نہیں اتارا گیا یا ان کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا؟ تم صرف (نقصان دہ باتوں سے) ڈرانے والے ہو۔ اور سب پر ذمہ دار اللہ ہے۔

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَاْتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرِيْنَ

وَادْعُوا مَن اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾

اَمْ يَقُولُونَ ؛ کیا یہ کافر کہتے ہیں۔ افْتَرَاهُ ؛ پیغمبر نے اس قرآن کو بنا لیا ہے۔ کیا قرآن پیغمبر کی تصنیف ہے؟ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ فَاْتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِّثْلِهٖ ؛ تم ایسی دس سورتیں تو لاؤ۔ مُفْتَرِيْنَ ؛ بنائی ہوئی۔ وادْعُوا مَن اسْتَطَعْتُمْ ؛ اور بلا لو جن جن کو بلا سکتے ہو۔ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچے۔ اپنے دعویٰ میں صادق۔ ترجمہ :- کیا یہ (کفار) کہتے ہیں کہ قرآن پیغمبر کی تصنیف ہے؟ پیغمبر تم کہو ایسی تصنیف شدہ دس سورتیں تو لاؤ اور خدا کو چھوڑ کر اپنی مدد کے لئے جن جن کو چاہو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

صاحبو! دس سورتوں کا لانا تو مشکل ہے۔ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ فِيْ تِيْنٍ اَيَّتِيْ هِيَ بِنَا كِرْلَاؤَ۔ کیا لاسکو گے؟ کیا بنا سکو گے۔؟ ادیبوں سے مدد لو۔ شاعروں کو بلا لو۔ شیاطین اور دیوتاؤں کو پکارو۔ سر توڑ محنت کرو۔ غور کرو، فکر کرو۔ مگر کیا ہوگا؟ وہی عاجزی، وہی لاجواب ہونا۔ آخر میں کہنا پڑے گا۔ مَا هٰذَا مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ ؛ عتبہ جیسے ادیب سے،

قریش کے سردار سے کچھ نہ ہوسکا تو کہہ دیا یہ چلتا جادو ہے، کہیں رکنے والا نہیں۔ یہ تو قیامت تک رہے گا۔ اس سے بڑھ کر کیا عاجزی کی دلیل ہے؟ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ ”اعجاز القرآن“ ملاحظہ کیجئے۔

فَالَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۱۴

فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ؛ پھر اگر تمہارا کیا نہ کریں، تمہارا کہا نہ کریں اور تمہارا جواب نہ دے سکیں۔ فَأَعْلَمُوا؛ تو سمجھ لو۔ خوب علم رکھو۔ أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ؛ کہ یہ قرآن علمِ الہی ہی کے ساتھ اتارا گیا ہے۔ خدا نے قرآن اتارا ہے تو جان بوجھ کر اتارا ہے۔ خدا کا اتارا ہوا ہے نہ کہ پیغمبر کا بنایا ہوا۔ جب اتنا سمجھ چکے، تو یہ بھی سمجھ رکھو۔ وَأَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ؛ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا حکم سننا چاہیے اور اس پر عمل کرنا چاہیے۔ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ؛ کیا تم مانتے اور تسلیم کرتے ہو۔

ترجمہ :- پھر اگر یہ لوگ لا جواب ہو جائیں (اور تمہارا کہا نہ کریں) تو سمجھ لو کہ جو کچھ اتارا گیا ہے علمِ الہی کے ساتھ اتارا گیا ہے (خدا نے جو کچھ نازل فرمایا ہے، علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے)۔ اور یہ بھی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ کیا تم اس کو تسلیم کرو گے؟۔ (دل سے مانو گے؟)۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا

وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۱۵

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا؛ جو چاہتا ہے، ارادہ کرتا ہے دنیا کی زندگی کا۔ وَزِينَتَهَا؛ اور دنیا کی زینت و آرائش چاہتا ہے۔ نُوفِّ إِلَيْهِمْ؛ تو ہم ان کو پورا کر دیتے ہیں۔ ان کو کافی وافی دیتے ہیں۔ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا؛ تو ان کو ان کے اعمال کے نتائج اسی دنیا میں دے دیتے ہیں۔ وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ؛ اور ان کو دنیا میں کچھ نقصان اور کچھ خسارہ نہیں ہوتا۔ ترجمہ :- جو دنیا کی زندگی اور زیب و زینت چاہتے ہیں، ہم ان کو ان کے اعمال کے نتائج اسی دنیا میں کافی وافی طور پر دے دیتے ہیں اور انہیں کسی قسم کا نقصان اور خسارہ نہیں دیا جاتا۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ

وَحَبِطْ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبِطْلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾

اُولَئِكَ ؛ یہی لوگ ہیں۔ اَلَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ ؛ جن کے لئے نہیں ہے۔ فِي الْآخِرَةِ ؛ آخرت میں۔ اِلَّا النَّارُ ؛ بجز آگ کے۔ آخرت میں ان کے لئے دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ وَحَبِطْ ؛ اور بیکار ہو گیا، اکارت گیا، گیا گزرا ہو گیا۔ مَا صَنَعُوا فِيهَا ؛ جو کچھ دنیا میں انھوں نے کیا۔ وَبِطْلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ؛ اور برباد ہو گئے اور باطل ہو گئے جو کچھ وہ عمل کرتے تھے۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہ ہیں کہ اُن کے لئے آخرت میں بجز دوزخ کے کچھ نہیں، انھوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ سب اکارت گیا اور جو کچھ کریں گے وہ بھی اکارت و برباد ہے۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ اِمَامًا وَرَحْمَةً ۗ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْاَحْزَابِ ۗ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۗ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِّنْ رَبِّكَ ۗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۷﴾

اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ ؛ تو کیا جو شخص ہو ایک دلیل واضح پر، دلیل عقلی پر۔ مِّنْ رَبِّهِ ؛ اپنے رب کی طرف سے۔ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ ؛ اور اس کے پیچھے ایک شاہد بھی خدا کی طرف سے ہے۔ وَمِنْ قَبْلِهِ ؛ اور اس سے پہلے۔ كِتَابُ مُوسَىٰ ؛ موسیٰ کی کتاب۔ اِمَامًا وَرَحْمَةً ؛ پیشوا بھی تھی اور رحمت بھی۔ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ؛ اسی پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے۔ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ ؛ اور جو اس سے انکار کرے۔ مِنَ الْاَحْزَابِ ؛ قوموں میں سے۔ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ؛ تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے، اس کے وعدہ کی جگہ ہے۔ فَلَا تَكُ ؛ پھر نہ ہو جاؤ تم۔ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ؛ اس سے شک میں۔ یعنی اس میں شک نہ کرو۔ شبہ میں نہ پڑو۔ اِنَّهُ الْحَقُّ مِّنْ رَبِّكَ ؛ بے شک یہ حق ہے، تمہارے رب کے پاس سے۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ؛ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے، اس کا یقین نہیں کرتے۔

ترجمہ :- تو پھر کیا جو شخص خدا کے پاس کی واضح دلیل پر ہو (اور جسے عقل سلیم قبول کرتی ہو)، اور اس کی شہادت اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (یعنی تورات) بھی دیتی ہو جو امام اور پیشوا بھی تھی اور رحمت بھی۔ اسی پر ان لوگوں کا ایمان تھا۔ اور قوموں میں سے جو اس سے انکار کرے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے (اُس کی وعدہ گاہ جہنم ہے) تو (دیکھو!) تم اس میں شک نہ کرو۔ یہی تمہارے رب کے پاس سے حق ہے۔ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ

هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۸﴾

وَمَنْ أَظْلَمُ؛ اور اس سے بھی بڑھ کر کوئی ظالم ہے؟ مِمَّنْ افْتَرَى؛ جس نے افترا پردازی کی، جھوٹ باندھا۔ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا؛ خدا پر جھوٹ کو، خلاف واقعہ کہا۔ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ؛ یہ لوگ پیش کئے جائیں گے۔ عَلَى رَبِّهِمْ؛ ان کے رب کے سامنے۔ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ؛ اور گواہ کہہ دیں گے، جو لوگ جانتے تھے وہ بیان کریں گے۔ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا؛ یہی لوگ تو ہیں جنہوں نے جھوٹ کہا۔ کس پر؟ عَلَى رَبِّهِمْ؛ اپنے رب پر۔ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ؛ ہاں خدا کی لعنت ہے، پھٹکار ہے، دوری ہے۔ عَلَى الظَّالِمِينَ؛ ظالموں پر۔

ترجمہ:- اور (بھلا) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ لوگ دربارِ الہی میں پیش کئے جائیں گے۔ حاضرین کہیں گے: یہی لوگ ہیں جنہوں نے خدا پر جھوٹ باندھا۔ ہاں دیکھو! ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفِرُونَ ﴿۱۹﴾

الَّذِينَ يَصُدُّونَ؛ جو لوگ روکتے ہیں، مانع و مزاحم ہوتے ہیں۔ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ؛ راہِ خدا سے۔ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا؛ اور اس میں کجی پیدا کرتے ہیں۔ تاویل بے جا کرتے ہیں۔ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَفِرُونَ؛ اور آخرت سے انکار کرتے ہیں، کفر کرتے ہیں، ہرگز نہیں مانتے۔

ترجمہ:- (یہ لوگ کیسے ہیں؟) یہ لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو راہِ خدا سے پھیرتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرتے ہیں، (تاویل بے جا کرتے ہیں۔ ان میں راستی ہے ہی نہیں) اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں۔ (یعنی جب آخرت کا ڈر نہیں، خدا کے دربار میں جانے کا خوف نہیں تو پھر وہ کفر بھی کریں گے نہ آپ راستی پر رہیں گے نہ دوسروں کو راستی پر رہنے دیں گے۔)

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءٍ

يُضَعِفُ لَهُمْ الْعَذَابُ ۖ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿۲۰﴾

آخرت تو خدا ہی کی ہے۔ کسی کو ظاہری قوت و عزت نہ رہے گی۔ جی رہے تھے، زمین پر تھے تو کیا تھا:

أُولَئِكَ لَمْ يَكُونُوا ؛ یہ لوگ نہ تھے۔ مُعْجِزِينَ ؛ عاجز کرنے والے۔ فِي الْأَرْضِ ؛ زمین میں۔ یعنی یہ لوگ زندہ بھی تھے تو ہمارے قبضہ قدرت سے کب باہر تھے۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ ؛ اور نہ تھے ان کے لئے۔ مِنْ دُونِ اللَّهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر، خدا کے مقابل۔ مِنْ أَوْلِيَاءَ ؛ کوئی سرپرست، کوئی یار و مددگار، کوئی دوست، کوئی والی وارث۔ يُضَعْفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ؛ ان کو دوہرا عذاب ہوگا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ خود برے تھے اور دوسروں کو حق پرستی سے روکتے تھے۔ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ ؛ وہ سچی بات سن نہ سکتے تھے۔ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ؛ اور نہ سچی بات ان کو آنکھوں سے دکھائی دیتی تھی۔ ترجمہ :- یہ لوگ زمین پر بھی تھے تو (کب ہمارے قابو سے باہر تھے اور) وہ کب ہم کو عاجز کر سکتے تھے اور خدا کے مقابل ان کا کوئی سرپرست نہ تھا۔ ان کو دو چند عذاب ہوگا۔ یہ لوگ نہ (حق بات) سن سکتے تھے نہ (حق بات) دیکھ سکتے تھے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۷۱﴾

أُولَئِكَ الَّذِينَ ؛ یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے۔ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ ؛ اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا، نقصان کے گڑھے میں گر گئے۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور بے راہ اور بے اثر ہو گئے۔ بے کار ہو گئے۔ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ؛ جو کچھ وہ جھوٹ کہتے تھے، افترا پردازی کرتے تھے، من گھڑت باتیں لگاتے تھے۔ ترجمہ :- یہ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کا نقصان کیا (خسارے میں پڑ گئے۔) اور جو کچھ جھوٹ لگاتے تھے سب بے کار اور اکارت گیا۔

لَا جَرَمَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْآخِسِرُونَ ﴿۷۲﴾

لَا جَرَمَ ؛ بے شک، ضرور، قطعاً لاعلاج۔ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ ؛ یقیناً وہ آخرت میں۔ هُمُ الْآخِسِرُونَ ؛ یہی ہیں خسارے میں پڑے ہوئے۔ یقیناً نقصان اٹھانے والے بڑے زیاں کار۔ ترجمہ :- بے شک یہی لوگ ہیں آخرت میں زیادہ خسارے میں پڑے ہوئے (یقیناً نقصان اٹھانے والے)۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآخَبْتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ﴿۷۳﴾

أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۷۴﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ؛ بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں۔ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ؛ اور عمل صالح کرتے ہیں۔ نیک کام کرتے ہیں۔ مناسب عمل کرتے ہیں۔ وَآخَبْتُوا ؛ اور کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ خَبَتْ ؛ زمین، ہموار۔ خَبَتْ إِلَيْهِ ؛ اطمینان رکھا۔

خَبَتْ لَهَا؛ عاجزی اور خشوع و خضوع کیا۔ اِلٰی رَبِّهِمْ؛ اپنے رب کی طرف۔ جو لوگ اپنے پروردگار پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ؛ وہی لوگ جنتی ہیں۔ بہشت میں رہنے والے ہیں۔ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ؛ یہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں اور اپنے رب پر پورا اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں وہ جنتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
اب خدائے تعالیٰ اچھے اور برے دونوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْاَعْمٰی وَالْاَصْمٰی وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ

هَلْ یَسْتَوِیْنَ مَثَلًاۗ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۶﴾

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ؛ ان دونوں گروہوں کی مثال ایسی ہے۔ یعنی کافر اور مسلم کی ایسی مثال ہے۔ كَالْاَعْمٰی وَالْاَصْمٰی؛ جیسے اندھا اور بہرا۔ یعنی کافر حق بات نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے۔ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ؛ اور دیکھنے والا اور سننے والا۔ پینا اور شنوا۔ یعنی ایمان دار حق بات دیکھتا بھی اور سنتا بھی ہے۔ هَلْ یَسْتَوِیْنَ مَثَلًا؛ کیا ان دونوں کی مثال ایک ہوگی؟ برابر ہوگی؟ کیا ان دونوں کا حق برابر ہوگا؟ کیا کافر و مسلم دونوں کا ایک حکم ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ؛ پھر تم کیوں نصیحت اختیار نہیں کرتے، کیوں بھولے بسرے بیٹھے ہو۔

ترجمہ:- ان دونوں فریق کی مثال ایسی ہے جیسے اندھا اور بہرا، دیکھتا اور سنتا۔ کیا ان دونوں کی مثال برابر ہے؟ پھر تم کیوں نہیں سوچتے سمجھتے (غور و فکر کرتے)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًاۙ اِلٰی قَوْمِهٖۙ اِنِّیْۤ اِنۡیُّ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۷﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا؛ اور بے شک ہم نے بھیجا۔ نُوحًاۙ اِلٰی قَوْمِهٖ؛ نوح کو ان کی قوم کی طرف۔ اِنۡیُّ لَکُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ؛ میں تمہارے لئے ہوں۔ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ؛ صاف صاف ڈرانے والا۔
ترجمہ:- ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا، (کہ ان سے کہہ دو کہ) میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔
اور یہ بھی کہہ دو:

اِنَّ لَا تَعْبُدُوْا۟ اِلَّا اللّٰهَۙ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍۭٔ اَلِیْمٍ ﴿۱۸﴾

اِنَّ لَا تَعْبُدُوْا۟؛ کہ تم بندگی نہ کرو، عبادت نہ کرو، نہ پوجو۔ اِلَّا اللّٰهَ؛ مگر اللہ کو۔ خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔

اگر نہ مانو گے؟ اِنْسَىْ اَخَافُ؛ تو مجھے تمہارے متعلق خوف ہے، تمہاری نسبت مجھے ڈر لگا ہے۔ کس بات کا؟ عَذَابِ يَوْمِ اَلْيَوْمِ؛ المناک دن کے عذاب کا۔

ترجمہ :- (اے نوح! تم اپنی قوم سے کہہ دو) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (ماسوی اللہ کی پوجا نہ کرو، ورنہ) مجھے تمہارے متعلق المناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (قیامت میں تمہیں کیا تکلیفیں ہوں گی اس کا مجھے خوف لگا ہوا ہے۔)

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرِكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا

وَمَا نَرِكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِادِي الرَّأْيِ

وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ^{۱۷}

فَقَالَ الْمَلَأُ؛ تو لوگوں نے کہا، سرداروں نے کہا۔ کیسے سرداروں نے؟ اَلَّذِينَ كَفَرُوا؛ جو کافر تھے، جو انکار کرتے تھے، جو حق پوش تھے۔ مِنْ قَوْمِهِ؛ نوح کی قوم میں سے۔ مَا نَرِكَ؛ ہم تم کو نہیں دیکھتے، نہیں سمجھتے۔ اِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا؛ مگر ہمارے جیسا آدمی جیسے ہم بشر ہیں تم بھی بشر ہو۔ منکر ہمیشہ ظاہری حالات کو دیکھتے تھے۔ اور باطنی صفات سے بالکل ناواقف تھے۔ وَمَا نَرِكَ اتَّبَعَكَ؛ اور ہم تم کو نہیں سمجھتے کہ تمہاری اتباع کی ہے۔ اِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِادِي الرَّأْيِ؛ مگر انہیں لوگوں نے جو ہمارے میں کے رذیل ہیں، کم درجہ ہیں۔ ان کے پاس معیارِ فضیلت کیا تھا؟ وہی روپیہ پیسہ، دھن دولت۔ روحانیت سے وہ بالکل نابلد تھے۔ روح کی فضیلت سے بالکل جاہل تھے۔ بَادِي الرَّأْيِ؛ سرسری رائے رکھنے والے غور و فکر نہ کرنے والے۔ وَمَا نَرَى لَكُمْ عَلَيْنَا؛ اور ہم تمہارے لئے نہیں سمجھتے کہ تم کو ہم پر ہو۔ مِنْ فَضْلٍ؛ کسی قسم کی فضیلت، بزرگی، زیادت۔ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ؛ بلکہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہاں ظن کے معنی سمجھنے کے ہیں۔

ترجمہ :- پھر (نوح کی قوم میں سے) جو منکر تھے ان لوگوں نے کہا: تم ہمارے ہی جیسے آدمی ہو اور ہم تم کو مثل اپنے بشر سمجھتے ہیں اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ تمہاری اتباع کرنے والے بے سمجھ رذیل لوگ ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہیں۔ بلکہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (اور ہمارے ظن و گمان میں تم کذاب ہو۔ بے سرو پا باتیں کہتے ہو)۔

قَالَ يَقَوْمِ اَرَأَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّيْ وَ اَتٰنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِيْ

فَعَمِيَتْ عَلَيْكُمْ أَنْزِلُكُمْ مَكُومًا وَأَنْتُمْ لَهَا كَرِهُونَ ﴿۳۸﴾

قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ يٰقَوْمُ ؛ اے میری قوم۔ أَرَأَيْتُمْ ؛ کیا تمہاری رائے ہے؟ ذرا بتاؤ تو سہی کیا تم سمجھتے ہو؟ إِنْ كُنْتُ ؛ اگر میں ہوں۔ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي ؛ میرے رب کے پاس سے دلیل واضح پر۔ وَآتَنِي رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهِ ؛ اور خدا نے مجھے اپنے پاس سے رحمت سے سرفراز کیا ہے۔ فَعَمِيَتْ عَلَيْكُمْ ؛ پھر یہ بات تم کو دکھائی نہیں دیتی۔ نہ خدا کی واضح دلیل کو جانتے ہیں، نہ اس کی رحمت کو۔ ان امور میں گویا کہ تم اندھے ہو۔ أَنْزِلُكُمْ مَكُومًا ؛ کیا ہم تم کو یہ چیزیں لگا دیتے ہیں۔ لازم کر دیتے ہیں۔ تمہارے گلے منڈھ دیتے ہیں۔ وَأَنْتُمْ لَهَا كَرِهُونَ ؛ حالانکہ تم اس سے کراہت اور نفرت کرتے ہو۔

ترجمہ :- (نوح نے) کہا۔ لوگو! (میرے دوستو!) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں خدا کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس کی رحمت مجھ پر آتی ہے اور جس کے متعلق تم اندھے ہو تو کیا ہم خواہ مخواہ اس کو تمہارے گلے زبردستی منڈھ دیتے ہیں۔ حالانکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو (تم حق بات کو سمجھو۔ خدا کی رحمت سے انکار نہ کرو۔ اور خواہ مخواہ کے اندھے نہ بنو۔ یہ حق ہے۔ زبردستی تمہارے گلے کا ہار نہیں کیا گیا ہے)۔

وَيَقُولُوا لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَا لَآئِنَ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلْقُوا رَبَّهُمْ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿۳۹﴾

وَيَقُولُوا ؛ اور اے میری قوم! لَا أَسْأَلُكُمْ ؛ میں تم سے سوال نہیں کرتا، میں نہیں مانگتا۔ عَلَيْهِ مَا لَآئِنَ ؛ اس پر یعنی تبلیغ پر مال۔ إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ ؛ میرا اجر تو اللہ پر ہے، وہی میرا بدلہ دے گا، وہی مزدوری عطا کرے گا۔ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ؛ اور میں ہانک دینے والا نہیں ہوں ان لوگوں کو جو ایمان لائے۔ ایمان داروں کو اپنے پاس سے نکال دینا میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا۔ إِنَّهُمْ مُلْقُوا رَبَّهُمْ ؛ وہ تو اپنے رب سے ملنے والے ہیں۔ ان کو خدا کا دیدار ہوگا۔ وہ دربار الہی میں جانے والے ہیں۔ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ ؛ مگر میں تم کو سمجھتا ہوں، دیکھتا ہوں۔ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ؛ ایسی قوم کہ جہالت کرتی ہے، جاہل ہے، نادان ہے۔

ترجمہ :- اور لوگو! میں اس پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اللہ پر ہے (وہی میری تبلیغ کا بدلہ دے گا) اور میں ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکال دینے والا نہیں۔ یہ تو (دربار الہی میں حاضر ہونے والے ہیں) اپنے رب سے ملنے والے ہیں۔ مگر تم کو میں نادان لوگ سمجھتا ہوں۔

وَيَقُولُ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۴۰﴾

وَيَقَوْمٌ؛ اور اے میری قوم! مَنْ يَنْصُرُنِي؛ مجھے فتح و نصرت کون دے گا۔ کون بچائے گا۔ مِنَ اللَّهِ؛ خدا کے غضب سے۔ اِنْ طَرَدْتُهُمْ؛ اگر میں ان کو ہانک دوں، نکال دوں، دھتکار دوں۔ اَفَلَا تَذَكَّرُونَ؛ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کیا تم اس کا خیال نہیں کرتے۔

ترجمہ:- اور لوگو! اگر میں ان (دین داروں) کو نکال دوں تو اللہ (کے غضب) سے مجھے کون بچائے گا۔ (کون مجھے فتح و نصرت دے گا) تو پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے (کچھ بھی دھیان نہیں رکھتے)۔

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ

وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ إِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ^{۳۱}

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ؛ اور میں تم سے ہرگز نہیں کہتا۔ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ؛ کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ؛ اور نہ میں اس بات کا مدعی ہوں کہ غیب کی تمام باتیں جانتا ہوں، اور نہ میں اپنے کو غیب داں کہتا ہوں۔ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ؛ اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ وَلَا أَقُولُ؛ اور میں یہ بھی نہیں کہتا۔ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ؛ ان لوگوں کو جن کو تمہاری آنکھیں ذلیل و خوار سمجھتی ہیں۔ حقیق جانتی ہیں۔ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا؛ کہ ان کو اللہ کچھ بھلائی نہ دے گا۔ ممکن ہے آج فقیر ہیں کل امیر ہو جائیں۔ دنیا میں زحمت ہے تو آخرت میں رحمت مل جائے۔ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ؛ اللہ ہی ان کے دل کی بات خوب جانتا ہے۔ ان کے باطن کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ ان کی فطرت سے تو وہی واقف ہے۔ إِنِّي إِذًا؛ بے شک اگر میں ایسا کروں۔ لَمِنَ الظَّالِمِينَ؛ تو یقیناً میں ظالم اور بے انصاف ہوں گا۔

ترجمہ:- اور (لوگو!) میں تم سے ہرگز نہیں کہتا کہ خدا کے خزانے میرے پاس ہیں، (میرے ہاتھ میں ہیں)۔ اور میں غیب داں بھی نہیں ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کے متعلق جن کو تم ذلیل و خوار سمجھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ان کو خیر و خوبی (اور مال و دولت) سے سرفراز کرے گا ہی نہیں۔ ان کے باطن کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ اگر میں (ایسا کروں یا) ایسا کہوں تو بے شک میں بھی ظالموں سے ہو جاؤں گا۔

صاحبو! یہ دنیا دار اپنے آپ کو خدا کے فضل و کرم کا گتہ دار سمجھتے ہیں۔ عزت کا معیار دولت کو سمجھتے ہیں۔ فقیر کو حقیر جانتے ہیں۔ ایماندار اگر نادار ہو تو اس کو ذلیل و خوار جانتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ دربارِ الہی کے امیدوار

دیندار ہوتے ہیں نہ کہ بدکردار دنیا دار۔

صاحبو! دنیا داروں کی خوشامد نہ کرو۔ دنیا کی خاطر دین کو نہ بیچو۔ نیک کام کرو۔ حق بات کہو۔ اور کسی سے نہ ڈرو۔ اللہ کے دربار میں جانا ہے، اس کو منہ دکھانا ہے۔

قَالُوا يَنْوُحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَاكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۶﴾

قَالُوا يَنْوُحُ؛ نوح کی قوم والوں نے کہا اے نوح! قَدْ جَادَلْتَنَا فَاكْثَرْتَ جِدَالَنَا؛ تم نے ہم سے جھگڑا کیا۔ پھر خوب جھگڑا کیا۔ بحث مباحثہ بہت ہو چکا۔ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا؛ اچھا جس بات کا تم وعدہ کرتے ہو اس کو لاؤ۔ نہ ماننے والوں کو عذاب۔ آخر وہ عذاب ہے کہاں؟ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ؛ (لاؤنا) اگر تم سچے ہو۔ ترجمہ:- (نوح کے) لوگوں نے کہا اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور خوب دل کھول کر بحث و مباحثہ کیا۔ اگر تم سچے ہو تو وہ (عذاب) لاؤ جس کا تم وعدہ کرتے ہو۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۷﴾

قَالَ؛ نوح نے کہا۔ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللَّهُ؛ تمہارے پاس اس عذاب کو تو اللہ ہی لائے گا۔ إِنْ شَاءَ؛ اگر خدا چاہے۔ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ؛ اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اس کے عذاب کو روک نہیں سکتے۔ ترجمہ:- (نوح نے) کہا خدا چاہے تو وہی تم پر عذاب لائے گا۔ تم اس کو روک نہیں سکتے (نہ خدا کو عاجز کر سکتے ہو)۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ

هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۱۸﴾

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي؛ اور میری نصیحت تم کو کچھ نفع نہیں دے سکتی۔ میرا وعظ و پند تم پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ؛ گو میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں۔ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ؛ اگر اللہ تم کو تمہاری ناقص فطرت کی وجہ سے گمراہ رکھنا چاہے۔ هُوَ رَبُّكُمْ؛ وہ تمہارا رب ہے۔ ہر ایک کو اس کے مناسب حال عطا فرماتا ہے۔ ہر ایک کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ؛ اور اسی کے ہاں تم کو جانا ہوگا۔ اسی کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ دربارِ الہی میں تم کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ترجمہ:- میں تم کو لاکھ نصیحت کرنا چاہوں، اگر خدا تم کو گمراہ ہی رکھنا چاہتا ہے تو میری نصیحت کچھ کام نہ آئے گی۔ وہ تمہارا رب ہے اور تم کو اسی کی طرف واپس جانا ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَىٰ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرَمُونَ ﴿۳۵﴾

اَمْ يَقُولُونَ؛ کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں؟ افْتَرَاهُ؛ نوح نے وحی اور کلامِ الہی کو دل سے گھڑ لیا ہے، خود ساختہ ہے۔ ساری افترا پردازی ہے۔ قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ؛ اے نوح! تم کہہ دو، اگر میں نے اس کو اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ فَعَلَىٰ إِجْرَامِي؛ تو اس کا گناہ مجھ پر ہے۔ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرَمُونَ؛ اور تم جو کچھ جرم کرتے ہو، عصیاں و نافرمانی کرتے ہو اس سے میں بھی بری ہوں۔

ترجمہ:- کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ (نوح نے) ان سب باتوں کو دل سے گھڑ لیا ہے؟ اچھا (اے نوح) تم کہہ دو: اگر میں نے دل سے گھڑ لیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر، اور میں بھی تمہارے جرموں سے بری ہوں۔

وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ؛ اور وحی کی گئی نوح کی طرف، اور ان کو فرما دیا گیا۔ إِنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ؛ بے شک بات یہ ہے کہ تمہاری قوم میں سے کوئی ایمان نہ لائے گا۔ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ؛ مگر جو ایمان لائے سولے چکے۔ فَلَا تَبْتَئِسْ؛ لہذا تم غم نہ کرو۔ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ؛ ان کاموں پر کہ وہ کرتے ہیں۔

ترجمہ:- اور نوح کو وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہ لائے گا مگر جو ایمان لائے چکے، اب ان کے کاموں پر تم کچھ غم نہ کرو (جو کچھ کہتے ہیں اس کی پروا نہ کرو)۔

وَأَصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحِينَا وَلَا تَخَاطَبُنِي

فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُّغْرَقُونَ ﴿۳۷﴾

وَأَصْنَعِ الْفُلْكَ؛ اور کشتی بناؤ۔ [صنعت میں مہارت، عمل میں علم معتبر ہے اور فعل عام ہے] ☆۔ بِأَعْيُنِنَا؛ ہماری

☆ قرآن مجید میں مختلف مواقع پر يَصْنَعُونَ، يَفْعَلُونَ، يَفْعَلُونَ کے الفاظ آئے ہیں۔

یہاں اس تشریح میں ان کے باہمی فرق کو سمجھایا گیا ہے۔ (اکیڈمی)

آنکھوں کے سامنے، ہماری زیر نگرانی۔ وَوَحِينَا؛ اور ہماری وحی اور اشارے سے۔ وَلَا تُخَاطِبُنِي؛ اور مجھ سے کچھ نہ کہنا، خطاب نہ کرنا، سفارش نہ لانا۔ فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا؛ ان لوگوں کے حق میں جنہوں نے ظلم کیا ہے، ان ظالموں کے متعلق مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو۔ سفارش کا موقع اب ہاتھ سے جاتا رہا۔ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ؛ کیونکہ یہ غرق ہونے والے ہیں، ڈوب مرنے والے ہیں۔

ترجمہ :- اور (اے نوح) ہمارے سامنے اور ہمارے اشارے اور حکم پر کشتی بناؤ اور ان ظالموں کے متعلق مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو۔ کیونکہ یہ سب غرق ہونے اور ڈوب مرنے والے ہیں۔

واضح ہو کہ ان کے کفر کی مثال سمندر کی ہے اور ایمان کی مثال کشتی کی ہے۔ جو ہمیشہ کفر کریں اور ایمان نہ لائیں گے۔ وہ بے شک غرق عذاب ہوں گے، لوگو! غفلت اور بے ایمانی کا طوفان آرہا ہے، اب بھی وقت باقی ہے۔ اطاعتِ خدا اور رسول کی کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ ورنہ اپنے گناہوں میں آپ ڈوب مرو گے۔ جب عذاب گھیر لے گا تو گھبراؤ گے، چیخو گے، چلاؤ گے مگر تم کو کوئی نجات دینے والا نہ ہوگا۔ کیونکہ تم نے نہ توبہ استغفار کیا نہ ایمان کی کشتی میں بیٹھے۔

وَيَصْنَعُ الْفُلَ وَكَلَّمَ مَرْعِيَةَ مَلَأَتْ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ

قَالَ إِنَّ تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝

وَيَصْنَعُ الْفُلَ؛ اور نوح تو کشتی بنا رہے ہیں۔ تیار کر رہے ہیں۔ وَكَلَّمَ مَرْعِيَةَ؛ اور جب ان کے پاس سے گزرتی ہے۔ مَلَأَتْ مِنْ قَوْمِهِ؛ ایک جماعت ان کی قوم کی۔ سَخِرُوا مِنْهُ؛ نوح سے مسخرہ پن کرتی تھی۔ ان کے کشتی بنانے پر ہنسی اڑاتی تھی۔ قَالَ؛ نوح نے کہا۔ إِنَّ تَسْخَرُوا مِنَّا؛ اگر آج تم ہم سے تمسخر کرتے ہو، ہنسی اڑاتے ہو۔ دل لگی کرتے ہو کر لو۔ فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ؛ کل ہم بھی تم پر ہنسی اڑائیں گے۔ كَمَا تَسْخَرُونَ؛ جیسا تم مسخرہ پن کر رہے ہو۔

ترجمہ :- اور (نوح تو) کشتی بنا رہے ہیں اور قوم (نوح) میں سے ایک ایک جماعت آتی ہے اور ان کی ہنسی اڑاتی ہے۔ نوح نے کہا اگر تم ہم سے مسخرہ پن کرتے ہو ہم بھی تم پر ہنسی اڑائیں گے اسی طرح جس طرح تم (ہم سے) ہنسی کرتے ہو۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ؛ ابھی ابھی تم کو معلوم ہو جائے گا۔ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ؛ جس پر عذاب آتا ہے۔ يُخْزِيهِ؛ اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ؛ اور اس پر نازل ہوتا ہے، اترتا ہے۔ حَلٌّ يَحِلُّ حُلُولًا؛ نازل ہونا، اترنا۔

عَذَابٌ مُّقِيمٌ؛ ہمیشہ رہنے والا، دائم قائم عذاب۔ اَقَامَ۔ يُقِيمُ۔ اِقَامَةٌ؛ ٹھہر جانا، گھر بنالینا، دائم قائم رہنا۔

ترجمہ:- تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ جس شخص پر عذاب آتا ہے اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے اور جس پر عذاب نازل ہوتا ہے تو دائم قائم رہتا ہے۔

کیونکہ ایمان اور یقین تو عمر بھر آیا نہ تھا۔ پھر عذاب سے نکلنے کی کیا صورت؟ شرک کفر اور نافرمانی سب ظلمت ہے۔ جب تک نور ایمان نہ ہو، شمع ہدایت نہ ہو، اس ظلمت سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ ۖ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ

إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝۴

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا؛ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آچکا، طوفان کو آجانے کا حکم دے دیا۔ وَفَارَ التَّنُّورُ؛ اور تنور میں سے پانی اُبلنے لگا۔ فَارَ يَفُورُ فَوْرًا؛ جوش کھانا۔ فَوْرًا؛ اسی وقت۔ جوش ٹھنڈا نہ ہونے پائے۔ قُلْنَا؛ ہم نے کہا۔ اِحْمِلْ فِيهَا؛ اس کشتی میں سوار کر لے۔ مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ؛ ہر قسم کے دو دو کے جوڑوں کو۔ وَأَهْلَكَ؛ اور تم اپنے متعلقین کو بھی کشتی میں سوار کر لو۔ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ؛ مگر ان کو جن کی تباہی کا فرمان آچکا ہے، ازلی بدنصیب ہیں، فطری بے ایمان ہیں، نافرمان ہیں۔ وَمَنْ آمَنَ؛ اور ان لوگوں کو بھی سوار کر لو جو ایمان لائے ہیں۔ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ؛ اور نوح کے ساتھ ایمان نہیں لائے مگر بہت کم لوگ۔

ترجمہ:- یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آچکا اور تنور (یعنی اس میں سے نکلنے والا پانی) جوش مارنے لگا، ہم نے (نوح سے) کہا اس میں ہر قسم کے جوڑے جوڑے کو سوار کر لو اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کر لو، مگر جس (کی خرابی) پر فرمان آچکا ہے اور ان لوگوں کو بھی سوار کر لو جو ایمان لائے ہیں اور ان کے (نوح کے) ساتھ تو بہت کم لوگ ایمان لائے۔

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ جَرِّهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۵

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا؛ اور لوگوں سے کہا اس میں سوار ہو جاؤ، بیٹھ جاؤ۔ بِسْمِ اللَّهِ؛ نام خدا سے۔ مَجْرَهَا؛ اس کشتی کا جاری ہونا اور چلنا ہے۔ مَجْرِي میں امالہ کیا گیا مَجْرَهَا ہوا۔ الف کو یائے مجہول بنانا امالہ ہے۔ قرآن شریف میں اس جگہ امالہ کیا گیا ہے۔ وَمُرْسَاهَا؛ اور کشتی کا ٹھہرنا اَرْسَى۔ يُرْسِي۔ اِرْسَاءٌ؛ کشتی کو لنگر دینا۔ ٹھہرانا۔ إِنَّ رَبِّي؛ بے شک میرا رب۔ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ؛ بڑی مغفرت اور رحم والا ہے، کہ تم کو کشتی میں بیٹھنا نصیب ہوا۔ اور طوفان میں ڈوب مرنے سے بچا لیا۔

ترجمہ :- اور کہا اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا نامِ خدا سے ہے۔ بے شک میرا پروردگار بڑی مغفرت اور رحم والا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اُنزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ اَحْرَافٍ ؛ ایک صاحب نے قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھی۔ دوسرے نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جیسا قرآن سنا ہے یہ اس کے سوائے ہے اور اُن کو حضرت کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت نے ان کو بھی نہ روکا۔ غرض اس کی تفصیل میں لوگ نہایت مختلف رائے رکھتے ہیں۔ اس کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ ہر کلمہ کو سات طریقہ سے پڑھ سکتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں یہ آتا ہے۔ بعض بعض زبانوں میں قریش کی زبان کے سوائے دوسرے طریقہ سے وہ لفظ آتا ہے یا ان کی ادائیگی جدا ہے۔ مثلاً مَجْرَہَا میں امالہ کر کے مَجْرَی ہَا پڑھنا، رِضْوَانٌ کو رِضْوَانٌ پڑھنا، سَدًّا کو سَدًّا پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سہولت اس لئے رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی اپنی زبان کے مطابق پڑھ لے تو وہ بھی جائز ہے کیونکہ اس سے معنی میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اسی لئے چند دوسری زبانوں کے الفاظ یا طریقہ ادائیگی قرآن شریف میں یا حفص کی قراءت میں بھی موجود ہیں تاکہ دوسرے اس کو ناجائز نہ سمجھیں۔

وہی تجری بہم فی موج کالجبال و نادى نوح ابنہ

وَكَانَ فِي مَعْرِزِ يَبْنَى اَرْكَبُ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكٰفِرِيْنَ ①

وہی تجری بہم ؛ اور وہ کشتی ان لوگوں کو لے کر ایسی چل رہی تھی، جارہی تھی۔ فی موج ؛ موجوں میں، اسم جنس ہے۔ اس کا واحد موجة ہے۔ وہ موجیں کیسی تھیں؟ کالجبال ؛ پہاڑی تھیں۔ و نادى ؛ اور پکارا، ندا کی، آواز دی۔ نوح ابنہ ؛ نوح نے اپنے بیٹے کو۔ وَكَانَ فِي مَعْرِزِ ؛ اور وہ کشتی سے الگ تھا۔ يَبْنَى ؛ اے میرے پیارے بیٹے۔ اِبْنِ کی تصغیر ہے۔ اِرْكَبُ مَعَنَا ؛ تو بھی ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا۔ اِرْكَبُ كَابَا، مَعَنَا کی میم میں مدغم ہوا ہے لہذا اِرْكَمَّعَنَا پڑھنا چاہیے۔ یہ بھی عام طور سے قریش کی زبان کے سوائے ہے۔ وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور کافروں کے ساتھ نہ ہو جا۔

ترجمہ :- اور پہاڑوں جیسی موجوں میں سے لوگوں کو لے کر وہ کشتی چل رہی ہے، نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ الگ سب سے جدا تھا۔ بیٹا! تو بھی ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو جا۔

قَالَ سَاوِيْ اِلَى جَبَلٍ يَّعُوْبُنِيْ مِنْ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

إِلَّا مَنْ رَحِمَ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُهْرَقِينَ ﴿۱۰﴾

قَالَ سَاوِيٌّ؛ نوح کے بیٹے نے کہا۔ ابھی میں پناہ لیتا ہوں، جا بیٹھتا ہوں۔ اَوِيٌّ - يَأْوِيٌّ - پناہ لینا۔ جائے لینا۔ اسی سے مَاوِيٌّ ہے۔ پناہ لینے کی جگہ، مقام۔ اِلَى جَبَلٍ؛ ایک پہاڑ کی طرف۔ كَيْسَا پَهَاژ؟ يَعْصُمُنِي مِنَ الْمَاءِ؛ جو مجھے پانی کے ضرر سے بچائے گا۔ مَوْجِيں مجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔ قَالَ؛ نوح نے کہا۔ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ؛ آج کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ كُوْنِي بچا نہیں سکتا۔ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ؛ حکم خدا سے۔ عَذَابٍ سے۔ إِلَّا مَنْ رَحِمَ؛ مگر وہ شخص جس پر خدا ہی رحم کرے۔ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ؛ اب نوح اور پسر نوح کے درمیان موج حائل آگئی ہے۔ فَكَانَ مِنَ الْمُهْرَقِينَ؛ اور وہ ڈوبنے، غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

ترجمہ:- اس نے کہا میں ابھی ایک ایسے پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں، جو مجھے پانی سے بچائے گا۔ (نوح نے کہا) آج خدا کے حکم سے کوئی نہیں بچا سکتا مگر وہ جس پر خود خدا ہی رحم فرمائے۔ اور ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوب گیا۔

جب کفار کی غرقابی ہو چکی اور سب ڈوب کر فی التار والسر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَسْبَأْ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

وَأَسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۱۱﴾

وَقِيلَ؛ اور کہہ دیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يَأْرَضُ؛ اے زمین! اِبْلَعِي مَاءَكِ؛ اپنے پانی کو نگل، جذب کر، پی جا۔ وَيَسْبَأْ أَقْلِعِي؛ اور اے آسمان تو برسنے سے تھم جا۔ وَغِيضَ الْمَاءِ؛ اور پانی کم ہو گیا۔ وَقُضِيَ الْأَمْرُ؛ اور جو ہونا تھا ہو چکا، اور قضا و قدر میں جو ہونا تھا ہو کر رہا، ڈوبنے والے ڈوب چکے، بچنے والے بچ گئے۔ وَأَسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ؛ اور جودی پہاڑ پر کشتی ٹھیک جا لگی۔ وَقِيلَ؛ اور کہہ دیا گیا۔ بُعْدًا؛ دوری ہو، پھٹکار ہو۔ خدایا کی مار ہو۔ لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ؛ ظالم لوگوں پر۔

ترجمہ:- اور کہہ دیا گیا۔ اور زمین! تو اپنا پانی پی جا (نگل جا) اور اے آسمان! تو تھم جا۔ پانی کم ہو گیا۔ اور جو ہونا تھا ہو گیا۔ اور کشتی بھی جودی پہاڑ سے جا لگی اور کہہ دیا گیا ظالم لوگوں پر پھٹکار ہے (خدایا کی مار ہے)۔

وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي

وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿۴۰﴾

وَنَادَى نُوحٌ ؛ اور نوح نے پکارا، ندا کی، بُلایا۔ رَبَّهُ ؛ اپنے رب کو۔ فَقَالَ ؛ پھر نوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب۔ اَصْل میں يَارَبِّي تھا۔ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي ؛ میرا بیٹا تو میرے اہل اور میرے خاندان کا ہے۔ وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ ؛ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے، حق ہے۔ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ؛ اور تو حاکموں کا بڑا حاکم ہے۔

ترجمہ :- اور نوح نے پکارا اپنے پروردگار کو۔ پھر کہا میرے پروردگار! میرا بیٹا تو میرے خاندان کا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو احکم الحاکمین ہے (بہترین فیصلہ کرنے والا ہے)۔

قَالَ يٰ نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ؛ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ؛ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

إِنِّي أُعْطِيكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۴۱﴾

قَالَ ؛ اللہ نے فرمایا۔ يٰ نُوحُ ؛ اے نوح!۔ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ؛ یہ تمہارا بیٹا، تمہارے اہل اور تمہارے متعلقین میں سے نہیں ہے۔ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ؛ بے شک اس کے کام اچھے نہیں، وہ بدکار ہے۔ فَلَا تَسْأَلْنِ ؛ پس تم مجھ سے مت پوچھو۔ ایسے سوالات نہ کرو۔ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ؛ جس کا تم کو علم نہیں۔ خبر نہیں، جس بات سے تم واقف نہیں، اس کے متعلق کوئی سوال نہ کرو۔ إِنِّي أُعْطِيكَ ؛ میں تم کو وعظ و نصیحت کرتا ہوں۔ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ؛ کہ کہیں تم بھی جاہلوں میں شریک نہ ہو جاؤ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے نوح! یہ (تمہارا بیٹا) تمہارے متعلقین میں سے نہیں ہے، یہ بدکار ہے۔ لہذا تم ایسی چیز کے متعلق کوئی سوال نہ کرو جس کا تم کو کوئی علم نہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تم بھی جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

نوح علیہ السلام معذرت چاہتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں:

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ

وَالَا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمَنِي أَلَنْ مِّنَ الْخَسِرِينَ ﴿۴۲﴾

قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ میرے پروردگار۔ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ ؛ میں تیری پناہ لیتا ہوں۔ أَنْ أَسْأَلَكَ ؛ کہ تجھ سے

سوال کروں۔ مَالَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ؛ جس کا مجھے علم نہیں۔ وَالْأَلَا تَغْفِرُ لِي؛ اور اگر تو میری مغفرت نہ کرے، مجھے معاف نہ فرمائے۔ وَتَرَحُّمِنِي؛ اور مجھ پر رحم نہ فرمائے۔ أَكُنْ مِنَ الْخَسِرِينَ؛ تو میں خسارہ میں پڑوں گا، نقصان اٹھاؤں گا۔ زیاں کار ہو جاؤں گا۔

ترجمہ:- (نوح نے) عرض کیا۔ میرے پرورگار! میں تیری پناہ لیتا ہوں، ایسی بات کے متعلق سوال کرنے سے جس کا مجھے کچھ علم نہیں۔ اگر تو میری مغفرت نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں بڑے خسارے میں پڑ جاؤں گا (بڑا نقصان اٹھاؤں گا)۔

صاحبو! ان آیتوں پر ذرا غور کرو۔ علم صحیح اور عمل صالح کی اہمیت پر توجہ دو۔ عمل صالح نہ رہنے کی وجہ سے نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا بیٹا تمہارے متعلقین میں سے نہیں ہے۔ اے پیر زادو۔! اے مشائخ زادو! اے عالموں کے بچو! ماں باپ کے اچھے ہونے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک ان کی چال نہ چلیں، ان کا کام نہ کریں، ان کی طرح عمل صالح نہ کریں۔ افسوس! لوگوں کا مایہ افتخار صرف بزرگ زادگی رہ گیا ہے۔ اپنے ناموں کے ساتھ سید، شاہ، اور کیا کیا القاب لگائے جاتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بزرگی باقی نہیں۔ بزرگ زادگی موجود ہے۔ روز بروز کاستگی ہے، تنزل ہے، تباہی ہے۔

لَيْسَ الْفَتَىٰ مَن يَقُولُ كَانَ أَبِي إِنَّ الْفَتَىٰ مَن يَقُولُ هَا أَنَا ذَا

”وہ جوان کچھ نہیں جو یہ کہے کہ میرا باپ ایسا تھا۔ جوان تو وہی ہے جو اپنے آپ کو پیش کرے اور کہے کہ میں یہ ہوں۔“ پہلے موصوف کی صفت ہوتی تھی آج کل متعلق موصوف کی صفت ہوتی ہے۔ اب شاہ نہیں رہے۔ شاة رہ گئے ہیں۔ ”پدرم سلطان بود“ کہنا کچھ کام نہیں آسکتا۔ سب لوگ آدم علیہ السلام، نوح علیہ السلام اور دیگر پیغمبروں کی اولاد ہیں۔ اس سے بھاری کونسی نسبت ہوگی؟ سب پیغمبر زادے مگر بغیر عمل صالح کے نہ پیغمبر زادگی کچھ کام آسکتی ہے نہ پیر زادگی۔ اس فرمان ذوالجلال کو یاد رکھو۔ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ؛ بہر حال کچھ کرو۔ اپنے بزرگوں کا نام اپنی بد اعمالیوں سے بدنام نہ کرو۔

دیکھو! اگر تم اچھے کام کرو گے تو تم اپنے بزرگوں سے ملا دیے جاؤ گے۔ اگر چیکہ تمہارے عمل ان کے برابر نہ ہوں۔ الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ؛ ہم ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے۔ مگر شرط وہی ہے کہ عمل صالح کریں:۔ باتوں سے کیا ہوتا ہے عمل سے ساری عزت ہے (حسرت صدیقی)

قِيلَ يٰنُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ اِمْرَاَتِكِ مِمَّنْ مَعَكَ

وَاْمُرْ سُلَيْمٰنَ وَهٰنُكًا بِمَا نَزَّلْنَا مِنْكُم مِّنَ الْحَدِثِ الْكَبْرِ

قِيلَ ؛ کہا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يَنْوُحُ ؛ اے نوح ! اِهْبِطْ ؛ اتر۔ کشتی میں سے نیچے اُترو۔ بِسَلْمٍ مِّنَّا ؛ ہماری طرف کی سلامتی کے ساتھ۔ وَبَرَكَاتٍ عَلَيْنِكَ ؛ اور ان برکتوں کے ساتھ جو تم پر نازل ہوئی ہیں۔ وَعَلَىٰ أُمَّمٍ ؛ اور ان لوگوں پر نازل ہوئی ہیں۔ جَمْعِ أُمَّةٍ ۔ مِمَّنْ مَّعَكَ ؛ جو تمہارے ساتھ ہیں۔ یعنی نوح علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ کفار تہس نہس ہو چکے ہیں۔ اب تم اپنے ساتھیوں کو کشتی میں سے لے کر اُترو۔ وَأُمَّمٍ ؛ اور چند جماعتیں اور چند لوگ ایسے بھی ہیں۔ سَنُمَتِّعُهُمْ ؛ کہ ہم ان کو خوش حال رکھیں گے۔ برومند کریں گے۔ وہ دنیا کی چیزوں سے تمتع اٹھا سکیں گے۔ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِنَّا ؛ پھر ان کو ہمارے پاس سے چھو جائے گا، مَسَّ کرے گا، پکڑ لے گا۔ پَنِجْے گا۔ عَذَابٌ أَلِيمٌ ؛ دردناک عذاب، رنج و الم پہنچانے والی تکلیف، سزا یعنی دنیا کے آرام اور راحتوں پر مت پھولو، چار دن کی کامیابی کو دائمی کامیابی نہ سمجھو۔ بدکاروں کو سزا ہونے والی ہے۔ آج اگر نہیں تو کل ہوگی۔

ترجمہ :- کہا گیا: اُونوح! ہماری طرف سے سلامتی، اور تمہارے ہمراہیوں پر ہم نے جو برکت نازل کی ہے، ان سب کے ساتھ اُترو (یعنی کشتیوں میں سے)۔ (آئندہ چل کر کیا ہوگا اس کو بھی فرما دیتا ہے) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو ہم دنیا میں راحتوں سے ممتنع ہونے دیں گے پھر ہمارا دردناک عذاب ان کو پکڑ لے گا۔

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا

فَأَصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ ؛ یہ ہیں غیب کی خبروں میں سے۔ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ؛ جن کو ہم تمہاری طرف وہی کر رہے ہیں۔ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا ؛ جن کا تم کو علم نہ تھا۔ جن کو تم جانتے نہ تھے۔ أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ ؛ نہ تم نہ تمہاری قوم۔ مِنْ قَبْلِ هَذَا ؛ اس سے پہلے۔ جس عبرت خیز طریقہ سے نوح علیہ السلام کا قصہ یہاں بیان کیا گیا ہے، کہیں بیان نہیں کیا گیا۔ فَأَصْبِرْ ؛ تو تم صبر اختیار کرو۔ جو حال قوم نوح کا ہوا ہے وہی حال تمہارے دشمنوں کا بھی ہوگا۔ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ؛ نیک انجام تو خدا پرستوں کا ہوتا ہے اور حُسنِ عاقبت تو متقیوں ہی کا حصہ ہے۔

ترجمہ :- یہ غیب کی خبریں ہیں جو تم کو دی جا رہی ہیں جن کو اس سے پہلے نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم۔ صبر کرو (جو مصائب آرہے ہیں انہیں برداشت کر لو)۔ انجام نیک تو متقیوں ہی کا ہوتا ہے۔

قرآن شریف کچھ تاریخ کی کتاب نہیں۔ عبرت دلانا قرآن کا کام ہے۔ ہر واقعہ سے نصیحت دلانا مقصود ہے۔

اس سے پہلے نوح علیہ السلام کا قصہ گزرا۔ اس وقت ہود علیہ السلام اور ان کی قوم عاد کا ذکر ہے۔ وہی توحید اور عبدیت پر توجہ دلائی جا رہی ہے۔

وَالِیٰ عَادِ اٰخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ یَقَوْمِ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرِهِ

اِنَّ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝۱۰

وَالِیٰ عَادِ؛ اور قوم عاد کی طرف۔ یعنی ہم نے بھیجا۔ اٰخَاهُمْ هُوْدًا؛ ان کے بھائی ہود کو۔ یعنی ہود علیہ السلام انہیں کے خاندان سے تھے۔ قَالَ؛ ہود نے کہا۔ یَقَوْمِ؛ اے میری قوم! اُعْبُدُوا اللّٰهَ؛ اللہ کی بندگی کرو، اس کی عبادت کرو۔ مَا لَکُمْ؛ تمہارے لئے نہیں ہے۔ مِّنْ اِلٰهٍ؛ کوئی معبود۔ غَیْرُهُ؛ اس کے سوا۔ اِنَّ اَنْتُمْ؛ نہیں ہو تم۔ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ؛ مگر مفتری۔ جھوٹی باتیں بنانے والے، افترا پردازی کرنے والے۔

ترجمہ:- اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا)۔ ہود نے کہا: لوگو! اللہ کی بندگی کرو (اس کی عبادت میں سرگرم رہو)۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تم تو سراسر (جھوٹ بولتے ہو) افترا پردازی کرتے ہو۔ (یعنی غیر خدا کو معبود سمجھنا بالکل افترا پردازی ہے)۔

یَقَوْمِ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِیْ اِلَّا عَلٰی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱

یَقَوْمِ؛ اے میری قوم! لَا اَسْئَلُکُمْ؛ میں تم سے سوال نہیں کرتا، نہیں مانگتا۔ عَلَیْہِ اَجْرًا؛ اس تبلیغ، اس دین کی تعلیم پر کوئی اجر۔ اِنْ اَجْرِیْ؛ نہیں ہے میرا بدلہ۔ اِلَّا عَلٰی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ؛ مگر اس خدا پر جس نے مجھے پیدا کیا۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ؛ کیا تم نہیں سمجھتے؟ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں۔

ترجمہ:- لوگو! میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا۔ (تبلیغ کا معاوضہ نہیں چاہتا) میرا بدلہ تو اس کے پاس ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا تم نہیں سمجھتے۔

(اب تک تم نے جو کچھ کیا، بت پرستی کی، اعمال بد کئے۔ بہت ہو چکا)۔

وَيَقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا

وَيَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا جُرْمِیْنَ ۝۱۲

وَيَقُومُ؛ اے میری قوم! لوگو! اِسْتَفْرِؤْا رَبَّكُمْ؛ اپنے رب سے معافی مانگو، مغفرت طلب کرو۔ ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ؛ پھر اس کی طرف توبہ کرو، اس کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ تو کیا ہوگا؟ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ؛ تم پر ابر بھیجے گا، خوب برسات ہوگی۔ وہ برسات کیسی ہوگی؟ مِذْرَارًا؛ موسلا دھار، خوب برسنے والی۔ وَيَزِدْكُمْ؛ اور تم کو زیادہ کرے گا۔ اور بڑھائے گا۔ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ؛ تمہاری قوت کی طرف اور قوت کو۔ تمہاری خوش حالی اور ترقی کرے گی۔ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ؛ اور تم نافرمان ہو کر پھر نہ جاؤ۔ مجرم بن کر روگردانی نہ کرو۔

ترجمہ:- لوگو! تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو۔ پھر توبہ کرو۔ وہ تم پر بکثرت بارش برسائے گا (ابر کو لائے گا) اور تمہاری قوت میں ترقی دے گا (تمہاری خوش حالی اور بڑھے گی)۔ اور مجرم بن کر روگردانی تو نہ کرو۔

قَالُوا يَهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ

وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۳۷﴾

قَالُوا؛ قوم عاد کے لوگوں نے کہا۔ يَهُودُ؛ اے ہود! مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ؛ تم کوئی واضح معجزہ تو لائے نہیں۔ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا؛ اور ہم تو اپنے دیوتا اور دیویوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ عَنْ قَوْلِكَ؛ تمہارے کہنے سے۔ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ؛ اور ہم تم پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔

ترجمہ:- ان لوگوں نے کہا: اے ہود! تم کوئی معجزہ تو لائے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں، اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں۔

إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوِّ

قَالَ إِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ وَأَشْهَدُ وَأَنَا بَرِيٌّ عَنْهَا شَرِكُونَ ﴿۳۸﴾

إِنْ نَقُولُ؛ ہم نہیں کہتے۔ إِلَّا اعْتَرَاكَ؛ مگر یہ کہ تمہیں جھپٹ لیا ہے۔ سايہ ہو گیا ہے۔ بَعْضُ آلِهَتِنَا؛ ہمارے بعض دیوتاؤں نے۔ بِسُوِّ؛ برائی کے ساتھ۔ یعنی تم پر کسی دیوتا کا سایہ ہو گیا ہے۔ قَالَ؛ ہود نے کہا۔ إِنِّي أَشْهَدُ اللَّهَ؛ کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں۔ وَأَشْهَدُ؛ اور تم بھی شاہد رہو، گواہ رہو۔ أَنِّي بَرِيٌّ عَنْهَا؛ کہ میں بری ہوں، بیزار ہوں۔ مِمَّا تُشْرِكُونَ؛ ان دیوتاؤں سے جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو۔

ترجمہ :- (یہ قول کفار کا ہے) ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی دیوتا (کا سایہ تم پر ہو گیا ہے۔ اُس) نے تم کو بری طرح پکڑ لیا ہے۔ ہود نے کہا: میں اللہ کو شاہد کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان تمام (دیوتاؤں) سے بری ہوں جن سے تم شرک کرتے ہو۔

مِنْ دُونِهِ فَكَيْدٌ وَنِي جَمِيعًا لَمْ لَا تُنْظَرُونَ ﴿۵۵﴾

مِنْ دُونِهِ؛ خدا کے سوا، خدا کو چھوڑ کر۔ فَكَيْدٌ وَنِي جَمِيعًا؛ تم سب مل کر میرے ساتھ داؤ کرو، تدبیریں کرو، منصوبے باندھو۔ کیا کرتے ہو کرو۔ ثُمَّ لَا تُنْظَرُونَ؛ پھر تم مجھے مہلت بھی نہ دو۔ جو کرنا ہے جھٹ پٹ کرو۔
ترجمہ :- خدا کو چھوڑ کر تم سب مل کر میرے ساتھ کید کرو، (مکر کرو) پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ

مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۶﴾

تم میرا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ کیونکہ۔ اِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ؛ میں اللہ پر توکل کرتا ہوں۔ اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑتا ہوں۔ رَبِّي وَرَبِّكُمْ؛ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ میں اگر اس کے ہاتھ میں ہوں تو تم کب اس کے ہاتھ میں نہیں ہو۔ احمق ہیں جو خود کو آزاد سمجھتے ہیں۔ مَا مِنْ دَابَّةٍ؛ کوئی زمین پر چلنے والا نہیں ہے۔ اِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا؛ مگر اللہ اس کے مؤے پیشانی کو پکڑا ہوا ہے۔ سب کی جٹو خدا کے ہاتھ میں گٹھی ہوئی ہے۔ اِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ؛ میرا رب تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- میں اللہ پر توکل کرتا ہوں جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی جٹو اس کے ہاتھ میں نہ گٹھی ہوئی ہو، میرا رب تو راہِ راست پر ہے (صراطِ مستقیم پر ہے۔ یعنی وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے)۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ

وَلَا تَضُرُّوْنَهُ شَيْئًا إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۵۷﴾

فَإِنْ تَوَلَّوْا؛ پھر اگر تم لوگ روگردانی کرو، منہ موڑ لو، اعراض کرو۔ مِيرَا كِهَانَه مَانُو۔ فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ؛ میں نے تو تم کو

پہنچادیا، تبلیغ کردی۔ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ؛ وہ احکام جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ إِلَيْكُمْ؛ تمہاری طرف۔ یعنی تم کو جو کچھ پہنچانا تھا، پہنچادیا۔ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي؛ اور تمہارے بعد میرا رب لائے گا۔ تمہارا خلیفہ بنائے گا۔ کن کو؟ قَوْمًا غَيْرَكُمْ؛ تمہارے بعد اور لوگوں کو۔ تم فنا ہو جاؤ گے۔ دوسرے آئیں گے۔ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا؛ اور تم خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ تم اس کو کچھ ضرر نہیں دے سکتے۔ إِنَّ رَبِّي؛ بے شک میرا رب، میرا پروردگار۔ عَلَي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفٌ؛ ہر چیز کا حافظ ہے۔ نگہبان ہے۔

ترجمہ:- پس اگر تم نہ مانو (روگردانی پر اڑے رہو) تو میں تو جو کچھ تم کو پہنچانا تھا، پہنچا چکا اور تمہاری جگہ میرا رب اور قوم کو پیدا کرے گا اور تم اس کا نہ کچھ بگاڑ سکو گے، (نہ اس کو ضرر دے سکو گے) بے شک میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے (سب اسی کے ہاتھ میں ہے)۔

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا

وَنَجَّيْنَاهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۵۹

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا؛ اور جب ہمارا حکم آ پہنچا۔ نَجَّيْنَا هُودًا؛ ہم نے ہود کو نجات دی۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ؛ اور ان لوگوں کو بھی نجات دی جو ہود کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ بِرَحْمَةٍ مِنَّا؛ ہماری رحمت کی وجہ سے۔ وَنَجَّيْنَاهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ؛ اور ہم نے ان کو غلیظ اور سخت عذاب سے بچالیا، نجات دی، نکال لیا۔
ترجمہ:- اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے ہود کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے، ہماری رحمت کی وجہ سے بچالیا اور ان کو سخت عذاب سے نجات دی۔

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرًا كَبِيرًا ۝۶۰

وَتِلْكَ عَادٌ؛ اور یہ قوم عاد ہے۔ جَحَدُوا؛ انکار کیا۔ ان کا کام تھا جحود اور انکار، نہ ماننا۔ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ؛ اپنے رب کی نشانیوں کو۔ وَعَصَوْا رُسُلَهُ؛ اور ان لوگوں نے عصیان اور نافرمانی کی اپنے رسولوں کی، خدا کے رسولوں کی۔ وَاتَّبَعُوا؛ اور اتباع کی اور پیروی کی۔ أَمْرًا كَبِيرًا؛ حکم کی ہر جبار سرکش کے۔ عَنِيدٍ۔ عناد اور سرکشی والا۔ ہٹ دھرم۔
ترجمہ:- اور یہ عاد کی قوم تھی جس نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا۔ اور خدا کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر ایک جبار و سرکش کے حکم کو مانا اور اس کی اتباع کی۔

اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

وَاتَّبِعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

الْآنَ عَدَا كَفَرُوا رَبَّهُمْ اَلَا بَعْدَ الْعَادِ قَوْمِ هُودٍ ۝

وَاتَّبِعُوا؛ اور ان کے پیچھے لگادی گئی۔ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا؛ اس دنیا میں۔ لَعْنَةً؛ لعنت۔ پھٹکار۔ دوری۔ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ اور قیامت کے دن بھی۔ اَلَا؛ ہاں! دیکھو! اِنَّ عَادًا؛ بے شک قومِ عاد نے۔ كَفَرُوا رَبَّهُمْ؛ اپنے رب سے کفر کیا، اس کا انکار کیا۔ اَلَا؛ ہاں! بُعْدًا؛ دوری ہو۔ لِعَادِ؛ عاد کے لئے۔ قَوْمِ هُودٍ؛ جو ہود کی قوم تھی۔ اتنے بڑے مصلح دین و دنیا کے نہ ماننے کا نتیجہ پھٹکار ہے، لعنت ہے۔

ترجمہ:- اور ان کے (عاد کے لوگوں کے) پیچھے لعنت لگادی گئی اس دنیا میں بھی اور قیامت کے دن میں بھی۔ ہاں بے شک قومِ عاد نے اپنے رب سے کفر کیا۔ ہاں! ہود کی قوم عاد پر پھٹکار ہے (لعنت ہے)۔ صاحبو! خدائے تعالیٰ ایک پیغمبر کے بعد ایک پیغمبر کا حال بیان کرتا ہے۔ اور ان کو نہ ماننے کا نتیجہ اور ان کے احکام پر عمل نہ کرنے کا انجام بتاتا ہے۔ یہ سب ہمارے لئے تنبیہ اور ہدایت ہے۔ اپنے پیغمبر کو نہ مانو گے تو تم پر بھی دین و دنیا میں لعنت ہوگی۔ تباہ ہو گے، برباد ہو گے۔ غفلت اور نافرمانی آخر کب تک؟ ایک دن اپنی سرکشی کا نتیجہ بھگتنا ہے۔ ابھی وقت باقی ہے۔ توبہ کرو۔ استغفار کرو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ اس کے احکام کا امتثال کرو۔ تمہاری عزت آبرو باقی رہے گی۔ ورنہ دوسروں کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے تمہارے ساتھ بھی ہوگا۔

وَالِی ثَمُودَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا قَالَ یَقَوْمِ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُهٗ

هُوَ اَنْشَاکُمْ مِّنْ الْاَرْضِ وَاَسْتَعْرَکُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَیْهِ

اِنَّ رَبِّي قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝

وَالِی ثَمُودَ؛ اور قومِ ثمود کی طرف، یعنی ہم نے بھیجا۔ اَخَاهُمْ صٰلِحًا؛ انہی کے بھائی صالح پیغمبر کو۔ یعنی صالح علیہ السلام قومِ ثمود سے تھے۔ قَالَ؛ صالح علیہ السلام نے کہا۔ یَقَوْمِ؛ اے میری قوم! اَعْبُدُوا اللّٰهَ؛ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو، اس کی بندگی کرو، اسی کی پوجا کرو۔ مَا لَکُمْ؛ تمہارے لئے نہیں ہے۔ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُهٗ؛ اس کے سوا کوئی معبود۔ بندگی اور عبادت کا مستحق خدا کے سوا کوئی نہیں۔ هُوَ اَنْشَاکُمْ مِّنْ الْاَرْضِ؛ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا۔ نشوونما عطا کی۔ اِنْشَاءً؛ پیدا کرنا۔

واضح ہو کہ تمام چیزیں زمین ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آباءِ علوی اور اُمہاتِ سفلی دونوں کے ملنے سے موالید پیدا ہوتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے، ممکن ہے ستاروں کے خاص اقتران کی وجہ سے انسان بن گیا ہو۔ یا مختلف طور بدلتے بدلتے انسان بنا ہو۔ بہر حال انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے۔ خواہ پہلے جمادات، پھر نباتات، پھر حیوانات اور آخر میں انسان کی نوبت آئی ہو۔ انسان پیدا ہوتا ہے تو بہت چھوٹا رہتا ہے۔ زمین سے پیدا ہونے والی چیزوں کو کھاتا پیتا ہے تو کہیں پورا انسان بنتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں ۷۲ یا ۹۲ عناصر سے انسان کی خلقت ہوئی ہے۔ روح یا جان، بے شک وہ غیر مادی ہے۔ روح بچپن سے مرنے تک ایک ہی رہتی ہے اور جسم بدلتا رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ متغیر و غیر متغیر ایک نہیں ہو سکتے۔ یہ نشوونما صرف جسم سے متعلق ہے، زمین سے متعلق ہے۔ لہذا اَنْشَاكُمْ مِنَ الْاَرْضِ؛ بالکل سچ ہے۔

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا؛ اور اس زمین میں تم کو آباد کیا۔ تمہارے لئے عمارتیں بنائیں۔ تمہاری عمر اسی میں گزرے گی جس میں خدا نے تم کو پیدا کیا۔ زمین میں تم کو بسایا۔ فَاسْتَغْفِرُوهُ؛ تو تم کو چاہیے کہ اس سے مغفرت طلب کریں، اپنے گناہوں سے معافی چاہیں۔ ثُمَّ تَوْبُنَا إِلَيْهِ؛ پھر اس کی طرف رجوع کرو، توبہ کرو۔ اپنی دلی توجہ اس کی طرف کرلو۔ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ؛ بے شک میرا رب قریب ہے۔ پکارو جواب دیتا ہے۔ دُعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہارے شمول کی طرف انہی کے بھائی (انہی کی قوم میں سے) صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ (صالح نے) کہا: لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (لائق پرستش نہیں) خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں بسایا۔ لہذا تم اس سے دُعاؤں سے مغفرت کرو اور توبہ اور (رجوع الی اللہ) کرو۔ بے شک میرا رب قریب ہے، محبوب ہے (تمہاری سنتا ہے، تمہاری استدعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ جو مانگو دیتا ہے)۔

قَالُوا يٰصَلِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا اَتَنْهٰنَا اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا

وَ اِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿۷۶﴾

قَالُوا؛ (قوم شمول نے) کہا۔ يٰصَلِحُ؛ اے صالح! قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا؛ تم سے ایسی ہی اُمید کی گئی تھی۔ تم سے یہی اُمید ورجا لگی ہوئی تھی۔ قَبْلَ هٰذَا؛ اس سے پہلے۔ ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تم بت پرستی کو جائز نہ سمجھو گے اور ایک خدا کے سوا کسی کو نہ مانو گے۔ اَتَنْهٰنَا؛ کیا تم ہم کو منع کرتے ہو، روکتے ہو۔ نَبِيٌّ كَرِيمٌ؛ کہ ہم پوجیں۔ عبادت کریں۔ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا؛ اُن بتوں کو، جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے۔ وَ اِنَّا لَفِي شَكٍّ؛ اور ہم تو شک میں ہیں۔ ہم کو ہرگز یقین نہیں آتا۔ شَكٌّ؛ کانٹے کا چبھنا۔ کھلنا۔ یہ بات تو ہمیشہ ہمارے دل میں کھلکتی رہے گی۔ مِمَّا

تَدْعُونَا إِلَيْهِ؛ اس چیز سے جس کی طرف تم ہم کو بتلاے ہو۔ یہ خدا پرستی تو ہمارے دل میں خار کی طرح کھٹکے گی۔ چبھے گی۔
مُرِيْبٌ؛ شک میں ڈالنے والی۔ رَيْبٌ؛ شک۔ شَكٌّ مُرِيْبٌ؛ سخت شک۔

ترجمہ:- (قومِ شمود نے) کہا: اے صالح! ہم کو اس سے پہلے ہی سے تم سے اُمید تھی (کہ تم ہم کو بُت پرستی سے روکو گے) کیا تم ہم کو اس بات سے روکتے ہو کہ جن بتوں کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے ہم کریں (کیا تم ہم کو بُت پرستی سے منع کرتے ہو)۔ ہم کو (تمہاری توحید میں) جس کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو بڑا ہی شک پڑا ہوا ہے (یہ خلش تو کبھی دور نہ ہوگی)۔

قَالَ يَقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيْتَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَنِي مِنْهُ رَحْمَةً

فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ۝

قَالَ؛ (صالح نے) کہا۔ يَقَوْمِ؛ لوگو! اے میری قوم! أَرَأَيْتُمْ؛ دیکھو تو سہی۔ تمہاری رائے کیا ہے؟ ذرا اتنا تو بتادو۔
إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيْتَةٍ؛ اگر میں ہوں دلیلِ روشن پر۔ خدا نے مجھ کو حق بات بتادی ہو۔ مِّن رَّبِّي؛ میرے رب کی طرف سے۔
وَآتَنِي مِنْهُ رَحْمَةً؛ اور اس نے اپنی طرف سے مجھ پر رحمت بھی فرمائی ہو۔ پینگیری سے سرفراز کیا ہو۔ فَمَنْ يَنْصُرُنِي؛
تو پھر کون مجھ کو نصرت اور مدد دے گا اور بجائے گا۔ مِنَ اللَّهِ؛ خدا کے غضب سے۔ إِنْ عَصَيْتُهُ؛ اگر میں نے اس کا عصیان
کیا، نافرمانی کی۔ کہا نہ مانا۔ فَمَا تَزِيدُونَنِي؛ پس تم زیادہ نہیں کرتے ہو مجھ کو۔ غَيْرَ تَخْسِيرٍ؛ سوائے نقصان اور خسران
کے۔ تو تم مجھے خسارہ پر خسارہ میں ڈالنا چاہتے ہو۔

ترجمہ:- (صالح نے) کہا۔ اے میری قوم! اگر میں میرے رب کی طرف سے روشن دلیل پر رہوں اور
اس نے اپنی طرف سے مجھ پر رحمت فرمائی (اور پینگیری دی ہو) تو اگر میں اس کی نافرمانی اور عصیاں
کروں تو کون مجھے خدا (کے پنے غضب) سے (بجائے گا اور) میری مدد کرے گا۔ تم تو ایسی باتیں
کرتے ہو جس سے مجھے خسارہ پر خسارہ اور نقصان پر نقصان ہوگا۔

یہ سب سن کر قومِ شمود نے معجزہ مانگا کہ پہاڑ میں سے ایک اونٹنی نکلے، ساتھ ہی بچہ بھی جنے اور اونٹنی کا دودھ سب
لوگوں کو کافی ہو۔ خدائے تعالیٰ نے معجزہ دکھایا۔ اونٹنی پہاڑ میں سے نکلی۔ بچہ دیا۔ اونٹنی تھی بہت بڑی۔ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا
کہ ایک دن تم اور تمہارے جانور پانی پییں اور ایک دن اونٹنی اور اس کا بچہ پانی پئے گا۔ اس کے بعد کیا ہوا آئندہ آیتوں میں
بیان کیا جائے گا۔

وَيَقَوْمٍ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ فذُرُوهَا تَاكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ

وَلَا تَمْسُوْهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٩﴾

وَيَقَوْمٍ ؛ اور اے میری قوم ! لوگو ! ہذہ نَاقَةُ اللَّهِ ؛ یہ اللہ کی اونٹنی ہے ۔ یہ اضافت اظہارِ عظمت کے لئے ہے جیسے بَيْتُ اللَّهِ ؛ اللہ کا گھر ۔ لَكُمْ آيَةٌ ؛ اور حالیکہ یہ تمہارے لئے نشانی ہے ۔ ہذہ اسمِ اشارہ ہے ۔ معنی فعل کو متضمن ہے ۔ لہذا آيَةٌ ۔ نَاقَةُ اللَّهِ سے حاصل ہے ۔ یعنی یہ اونٹنی قدرتِ الہی کی نشانی ہے ۔ فَذُرُوْهَا ؛ تم اس کو چھوڑ دو ۔ تَاكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ؛ کہ خدا کی زمین پر چرتی پھرے ۔ امر ذُرُوا کا جواب ہے ۔ لہذا مجزوم ہے ۔ وَلَا تَمْسُوْهَا بِسُوءٍ ؛ اور اس کو برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ۔ کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ ۔ اس کو مار نہ ڈالو ۔ اگر ایسا کرو گے تو کیا ہوگا ؟ فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ؛ پھر فوراً قریب میں تم کو عذاب گرفتار کر لے گا ، تم پر آفت آجائے گی ۔

ترجمہ :- (صالح نے کہا) اور اے لوگو ! یہ اونٹنی اللہ کی ہے (اور اس کی قدرت) تمہارے لئے ایک نشانی ہے ۔ تو اس کو چھوڑ دو اور خدا کی زمین میں کھاتی اور چرتی پھرتی رہنے دو ۔ اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگاؤ ۔ ورنہ تم پر فوراً عذاب آجائے گا (اور قریب میں تم گرفتار بلا ہو جاؤ گے) ۔
مگر وہ کیا سننے والے تھے :

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتُّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوْبٍ ﴿٧٠﴾

فَعَقَرُوهَا ؛ پھر ان لوگوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۔ فَقَالَ ؛ تو (صالح علیہ السلام نے) کہا ، یہ پیش گوئی کی ۔ تَمَتُّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ؛ مزے اڑاؤ ، تمہارے گھر میں تین دن تک ۔ یعنی تین دن کے بعد تم پر عذاب آجائے گا ۔ ذٰلِكَ وَعَدُّ ؛ یہ وعدہ ۔ غَيْرُ مَكْدُوْبٍ ؛ ہرگز جھوٹ نہیں ۔ کوئی اس کی تکذیب نہ کر سکے گا ۔ تین دن کے بعد عذاب آ گیا ۔
ترجمہ :- لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ۔ تو (صالح نے) کہا اب تم تین دن تمہارے گھر میں مزے اڑاؤ (جو ہوگا معلوم ہو جائے گا) ۔ یہ وعدہ ناقابلِ تکذیب ہے ۔ (ہو کر رہے گا) ۔
(عذاب آ گیا اور سب تباہ ہو گئے) ۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجِئْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِن خِزْيِ يَوْمِئِذٍ

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٧١﴾

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا ؛ پھر جب ہمارا حکم پہنچا، اور عذاب آ گیا۔ نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ؛ ہم نے نجات دی صالح کو اور ان کے ساتھ مسلمانوں کو بھی۔ بِرَحْمَةٍ مِنَّا ؛ اور یہ نجات بخشی ہماری رحمت کا اقتضاء تھا، اس کا اثر تھا۔ وَمِنْ حِزْبِ يَوْمِئِذٍ ؛ اور اس دن کی خواری اور رسوائی سے بھی ہم نے نجات دی۔ قرآن شریف میں سب جگہ يَوْمِئِذٍ فتحِ ميم سے ہے اس جگہ اور ایک جگہ (سورۃ معارج: آیت ۱۱) ميم کے کسرہ سے، يَوْمِئِذٍ ہے۔ إِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب۔ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ؛ وہی قوت والا اور عزت والا ہے، وہی توانا و زبردست ہے۔

ترجمہ :- پھر جب ہمارا حکم آچکا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان رکھتے تھے اپنی رحمت سے بچالیا (ان کو نجات بخشی) اور اس دن کی خواری و رسوائی سے بھی بچالیا۔ بے شک تمہارا رب باقوت و باعزت ہے۔

وَآخِذِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِثِيْنًا ۗ

وَآخِذِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ؛ اور ظالموں کو پکڑ لیا، آگھیرا، آلیا۔ الصَّيْحَةُ ؛ شور پکار، سخت آواز۔ زلزلہ کی ایسی سخت آواز آئی کہ سب فَأَصْبَحُوا ؛ پھر ہو گئے۔ فِي دِيَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں میں۔ جِثِيْنًا ؛ اوندھے پڑے ہوئے۔

ترجمہ :- (شمود کی قوم کا انجام کیا ہوا؟) سخت زلزلہ کی آواز نے ظالموں کو آلیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں (سرنگوں) اوندھے پڑے رہ گئے۔

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ الْآلُ إِن تَشُودًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بَعْدَ الشُّؤْدِ ۗ

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ؛ گویا کہ اس میں رہے ہی نہ تھے۔ ایسے تباہ ہوئے کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا۔ غِنَى بِالْمَكَانِ أَيْ أَقَامَ ؛ رہا بسا۔ اَغْنَى - يُغْنِي - اِغْنَاءٌ ؛ غنی کر دیا۔ نَفَع دِيَا - غِنَى - يُغْنِي - غِنًا ؛ رہنا بسنا۔ مَغْنَى ؛ مقام۔

آلَا ؛ ہاں۔ اِنَّ تَشُودًا ؛ بے شک قوم شمود۔ یہاں تَشُودُ، کے بعد ایک الف زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔

ایک دفعہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ قرآن شریف کو اعراب کب لگا۔ میں نے کہا۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں۔ انھوں نے پوچھا اگر اعراب غلط لگا دیئے جائیں تو کیا معنی بدلیں گے یا نہیں۔؟ میں نے کہا کہ بے شک معنی بدل جائیں گے۔ مگر قرآن شریف ہم کو کانوں سے پہنچا ہے نہ کہ آنکھوں سے۔ جبریلؑ نے رسول خدا ﷺ کو سنایا اور حضرت نے صحابہ کو۔ اور اس قراءت و سماعت کا سلسلہ اس فقیر کو اور دوسرے مسلمانوں کو پہنچا جو قرآن کی روایت کرتے ہیں۔ لکھنے یا پڑھنے میں غلطی ہوتی ہے تو قرآن کی روایت کرنے والا اور حافظ اس کو صحیح کر دیتے ہیں۔ قرآن کی ایسی حفاظت کی گئی ہے کہ الفاظ یا اعراب کی کمی یا زیادتی یا تغیر و تبدل تو کجا قاری مخارج اور صفات حروف کی بھی تعلیم دیتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

یہ قرآن ہے۔ کوئی دوسری آسمانی کتاب نہیں ہے کہ جس میں تغیر و تبدل، کمی زیادتی، تحریف و تہیف ہوگی ہو۔ قرآن کے الف، ب، ت اور ث سب شمار کردہ ہیں۔ یہ معجزہ ہے۔ وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ؛ بہر حال ثَمُودَ کے ساتھ الف زائد ہے، جو پڑھا نہیں جاتا۔ صرف دال کا فتح پڑھنا چاہیے۔

كَفَرُوا رَبَّهُمْ؛ انہوں نے اپنے رب سے کفر کیا، انکار کیا، نہ مانا، حق پوشی کی۔ اَلَا بُعْدًا؛ ہاں دوری ہو۔ ان پر پھٹکار ہو، تباہی ہو۔ لِثَمُودَ؛ قوم ثمود کے لئے۔

ترجمہ :- (وہ ایسے تباہ اور غیر آباد ہو گئے)، گویا وہ ان گھروں میں رہتے اور بستے ہی نہ تھے۔ ہاں! دیکھو قوم ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا۔ ہاں! قوم ثمود پر پھٹکار ہے۔ (دوری ہے رحمتِ الہی سے)۔

خدائے تعالیٰ نے اس سے پہلے ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کی قوم کا حال نا فرمانی کی وجہ سے کیا ہوا بیان فرمایا۔ اب ابراہیم علیہ السلام کا حال بیان فرماتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف زیادہ ہو گئی تھی اور اولاد نہ تھی۔ بڑے صاحبزادے حضرت اسمعیلؑ تھے۔ وہ مکہ شریف پہنچا دیئے گئے تھے۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس کوئی لڑکا نہ تھا۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسحاق کے تولد کا حال یہاں بیان کیا جا رہا ہے۔

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا اِبْرٰهٖمَ بِالْبٰشِرٰی قَالُوْا سَلٰمًا

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِیْدٍ ﴿۱۶﴾

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلَنَا؛ اور ہمارے فرستادے جو فرشتے تھے آئے۔ اِبْرٰهٖمَ؛ ابراہیم کے پاس۔ بِالْبٰشِرٰی؛ بشارت اور خوش خبری لے کر۔ قَالُوْا سَلٰمًا؛ فرشتوں نے کہا ہم تم کو سلام کرتے ہیں۔ اصل میں یوں ہے۔ نُسَلِّمُ سَلٰمًا عَلَیْكُمْ۔ قَالَ سَلٰمٌ؛ ابراہیم نے کہا تم پر سلام ہو۔ اِنِّیْ عَلَیْكُمْ سَلٰمٌ؛ پہلا جملہ فعلیہ ہے اور دوسرا جملہ اسمیہ جو دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے۔ فَمَا لَبِثَ؛ پھر انہوں نے دیر نہیں کی۔ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِیْدٍ؛ فوراً ایک گائے کا بچھڑا تل کر لائے۔

ترجمہ :- جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس (اسحاق کے پیدا ہونے کی) خوش خبری لے کر آئے تو انہوں نے سَلٰمٌ کہا۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی سلام کہا پھر دیر نہ کی فوراً ایک گائے کا بچھڑا تل تلا کر لے آئے۔

مسلمانوں کی گاؤ خوری کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ابراہیم علیہ السلام سے آرہی ہے۔

فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۗ

قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ۗ

فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ ؛ جب ابراہیم نے فرشتوں کے ہاتھوں کو دیکھا۔ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ ؛ کہ اُس تلے ہوئے پھڑے تک نہیں پہنچتے۔ یعنی وہ کچھ کھاتے نہیں۔ نَكِرَهُمْ ؛ تو ان کو اجنبی سمجھا اور جانا کہ یہ فرشتے ہیں۔ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ؛ اور ان سے ابراہیم ڈرے، خوف محسوس کیا۔ قَالُوا لَا تَخَفْ ؛ فرشتوں نے کہا تم ڈرو نہیں۔ ہم تمہارے متعلقین کی طرف عذاب لے کر نہیں آئے ہیں۔ إِنَّا أُرْسِلْنَا ؛ ہم تو بھیجے گئے ہیں۔ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ؛ لوط کی قوم کی طرف۔

ترجمہ :- جب (ابراہیم نے) دیکھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ اس (تلے ہوئے گوشت) کی طرف نہیں بڑھتے تو اس بات کو نامانوس پایا۔ اور (ابراہیم کو) ان سے خوف پیدا ہوا۔ (فرشتوں نے) کہا ڈرو مت ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ اب تک لا ولد تھیں۔

وَأَمْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَقَ ۗ وَمِنْ وَرَاءِ الْإِسْحَقِ يَعْقُوبُ ۗ

وَأَمْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ ؛ ابراہیم کی بیوی کھڑی دیکھ رہی تھیں۔ فَضَحِكَتْ ؛ وہ ہنس پڑیں۔ بعض عرب کے محاوروں میں ضَحِكَتْ کے معنی حائض ہو جانے کے ہیں۔ یعنی ان کو ایام آ گئے۔ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَقَ ؛ ہم نے سارہ کو اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت اور مبارکباد دی۔ وَمِنْ وَرَاءِ الْإِسْحَقِ يَعْقُوبُ ؛ اور ہم نے اسحاق کے بعد یعقوب کی ولادت کی خوش خبری دی۔

ترجمہ :- ابراہیم کی بیوی سارہ (پاس) کھڑی تھیں (ایام جو آ گئے) تو کھل کھلا کر ہنس پڑیں۔ پھر ہم نے سارہ کو اسحاق کی مبارکبادی دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔

قَالَتْ يُونِئِي ۙ أَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ ۖ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۗ

قَالَتْ ؛ سارہ نے کہا۔ يُونِئِي ؛ ہائے میری خرابی ! أَلِدُ ؛ کیا میں بچہ جنوں گی؟ میں والدہ بنوں گی۔ وَأَنَا عَجُوزٌ ؛ اور میں بوڑھیا ہوں۔ وَهَذَا بَعْلِي ؛ اور میرا خاوند ہے کہ۔ شَيْخًا ؛ بوڑھا ہو گیا ہے۔ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ؛ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

ترجمہ :- (سارہ نے) کہا: ہائے میری خرابی! کیا میں بوڑھیا بچہ جنوں گی اور میرے شوہر ہیں کہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ بے شک یہ (بوڑھا بڑھیا کا بچہ جننا) بڑی تعجب خیز بات ہے۔

قَالُوا اتَّعَجِبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

إِنَّهُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ ﴿۷۳﴾

قَالُوا؛ فرشتوں نے کہا۔ اتَّعَجِبِينَ؛ کیا تم تعجب کرتی ہو۔ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ؛ حکمِ خدا سے، یعنی خدا کے حکمِ کُن سے ساری دنیا کا مندان ہے جس نے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے، وہ بوڑھیا بوڑھے کو اولاد بھی دے سکتا ہے۔ رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ؛ خدا کی رحمت اور اس کی برکت تم پر ہو، یا تم پر ہے۔ أَهْلَ الْبَيْتِ؛ او ابراہیم کے گھر والو! او ابراہیم کے اہل خانہ! أَهْلَ الْبَيْتِ یا تو منادی ہے یا عَلَيْكُمْ؛ میں کے کُنم کا بدل ہے۔ یہ بات یاد رکھو کہ ضمیر مجرور کا بدل منصوب رہتا ہے۔ إِنَّهُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ؛ بے شک اللہ تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا کیا تم حکمِ خدا پر تعجب کرتی ہو۔ اللہ کی رحمت اور برکت تم پر ہو (یا ہے) اے ابراہیم کے گھر والو! بے شک وہ (اللہ) لائق ستائش ہے بزرگ ہے۔

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو۔ کہ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ۔ کے مخاطب کون ہیں؟ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کی مخاطب بی بی سارہ ہیں۔ یہ کُنم جمع مذکر کے لئے ہے کس طرح درست ہو سکتا ہے؟ یاد رکھو کہ أَهْلُ الْبَيْتِ کی طرف ہمیشہ جمع مذکر کی ضمیر راجع ہوتی ہے۔ ذرا اُردو فارسی کے محاورے پر غور کرو۔ کیا اہل خانہ بیوی کو نہیں کہتے؟ بعض نادان، ازواجِ مطہرات کو اہل بیتِ نبوت میں شریک نہیں کرتے۔ أَهْلَ الْبَيْتِ کا لفظ سورہ احزاب (آیت ۳۳) میں ازواجِ مطہرات کے لئے آیا ہے۔ احزاب کی اس آیت سے پہلے اور بعد کی آیتیں سب اہل بیت کے لئے ہیں۔ ان نادانوں کے پاس قرآن بے ربط ہو جائے مگر ازواجِ مطہرات کو اہل بیتِ نبوت کہنے میں دریغ ہے۔ اور بعض نادان توفاطمة الزہرا رضی اللہ عنہا کو بھی اہل بیت میں شریک نہیں کرتے اور ان کی حفاظت اور عصمت کے قائل نہیں۔ اللہ سب کو ہدایت دے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿۷۴﴾

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ؛ جب ابراہیم سے ہیبت اور خوف دور ہوا۔ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ؛ اور ان کو اسحق کے تولد ہونے کی خوش خبری پہنچ گئی۔ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ؛ تو قومِ لوط کے متعلق ہم سے جھگڑنے لگے۔ لوط (علیہ السلام) حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے۔ حضرت ابراہیم کو خوف ہوا کہ کہیں قومِ لوط کی لپیٹ میں خود لوط نہ آجائیں۔

ترجمہ :- جب ابراہیم کا خوف و ترس دُور ہوا اور (فرشتوں نے خوش خبری دے دی اور اسحاق کی پیدائش کا) مژدہ ان کو پہنچ گیا تو (ابراہیم) قومِ لوط کے متعلق ہم سے جھگڑنے لگے۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُنِيبٌ ﴿۷۵﴾

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ؛ بے شک ابراہیم - لَحَلِيمٌ ؛ بڑے بردبار اور حلم والے ہیں - أَوَّاهٌ ؛ آہ کرنے والے - درِ دِل والے - دوسروں کی تکلیف سے متاثر ہونے والے - مُنِيبٌ ؛ انابت اور رجوع الی اللہ والے ہیں -

ترجمہ :- بے شک ابراہیم بڑے حلیم بڑے درِ دِل اور انابت و رجوع الی اللہ والے ہیں - (یعنی دُعائیں کرتے تھے کہ یہ بلائیں جائیں)۔

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ رَبِّكَ

وَإِنَّهُمْ لَإِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿۷۶﴾

ابراہیم علیہ السلام قومِ لوط کے واسطے پریشان تھے - ان کی تسکین کے لئے پورا واقعہ بیان کر دیا کہ اس قوم پر کیوں عذاب آیا اور لوط علیہ السلام کس قدر ان سے دل تنگ ہو گئے تھے - فرماتا ہے - يَا إِبْرَاهِيمُ ؛ اے ابراہیم - أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ؛ اس خیال کو چھوڑو - اور اس قوم پر کیا ہونے والا ہے، اس سے اعراض کرو - إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرٌ رَبِّكَ ؛ بات یہ ہے کہ تمہارے رب کا حکم آچکا ہے - وَإِنَّهُمْ لَإِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ؛ اور ان پر تو ضرور آنے والا ہے - عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ؛ ناقابلِ رد - اہل عذاب -

ترجمہ :- اے ابراہیم ان باتوں کو چھوڑ دو - کیونکہ تمہارے رب کا حکم تو آچکا اور ان پر ناقابلِ رد عذاب آنے والا ہے -

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۷۷﴾

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا ؛ اور جب ہمارے فرستادے، بھیجے ہوئے، فرشتے آئے - لُوطًا ؛ لوط کے پاس - وہ فرشتے بہت خوبصورت شکل میں تھے - ان کو اپنے گھر مہمان دیکھ کر لوط علیہ السلام گھبرا گئے - کیونکہ قومِ لوط کے پاس خلافِ فطرت کام، کھلی ہوئی بے حیائی کا کام عام تھا - سِيءَ بِهِمْ ؛ تو ان فرشتوں کو دیکھ کر لوط کو غم ہوا اور ان کو برا معلوم ہوا - وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا ؛ اور ان کی وجہ سے وہ دل تنگ ہو گئے اور قوم کی مدافعت کرنے کو اپنی قوت سے باہر سمجھا - ذَرْعٌ کے معنی ہاتھ کے ہیں - اور ضَاقَ ذَرْعًا ؛ کا محاورہ دل تنگی اور عجز کے لئے مستعمل ہے - ہم کہتے ہیں فلاں کام کے لئے ہمارا ہاتھ نہیں ہوتا -

یعنی وہ کام ہماری طاقت اور قوت سے باہر ہے۔ وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ؛ اور کہا یہ بڑا سختی کا دن ہے۔ عَصَبُ کے معنی سختی کے ہیں۔ عَصِيبٌ؛ سخت۔ فلاں شخص بڑا متعصب ہے یعنی سخت ہے۔ عَصَبٌ؛ پٹھا جو مضبوط اور سخت ہوتا ہے۔
ترجمہ:- اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کی وجہ سے وہ مغموم ہو گئے اور دل تنگ و پریشان ہو گئے اور (لوط نے) کہا یہ دن بڑا سخت ہے (یعنی اس بد معاش قوم سے کیونکر مقابلہ ہوگا؟)۔

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ

قَالَ يَقَوْمِ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي

أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿٧٥﴾

وَجَاءَهُ هَ قَوْمُهُ؛ اور لوط کے پاس ان کی قوم آ پہنچی۔ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ؛ ان کی طرف دوڑتی ہے۔ هَرَعَ۔ وَأَهْرَعٌ؛ دوڑنا۔ دوڑانا۔ يُهْرَعُونَ؛ مجھول ہے۔ اس کا فاعل نامناسب شوق اور طلبِ فحش کاری ہے۔ وَمِنْ قَبْلُ؛ اور اس سے پہلے۔ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ؛ برے کام کرتے تھے۔ قَالَ؛ لوط نے کہا۔ يَقَوْمُ؛ اے میری قوم! لوگو! هَؤُلَاءِ بَنَاتِي؛ یہ میری بیٹیاں۔ یا عام عورتیں مراد ہیں۔ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ؛ وہ تمہارے لئے سب سے بڑھ کر پاک ہیں۔ کیونکہ عورتوں سے تعلقِ فطرت کے مطابق کام ہے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ؛ پس خدا سے ڈرو۔ وَلَا تُخْزُونِ؛ اصل میں لَا تُخْزُونِي ہے۔ مجھے رسوا نہ کرو، ذلیل و خوار نہ کرو۔ فِي ضَيْفِي؛ میرے مہمانوں کے متعلق۔ ضَيْفٍ کے معنی مائل ہونے کے ہیں۔ مہمان، میزبان کے گھر میں ٹھہرتا ہے۔ مصدر ہے۔ واحد، جمع سب پر کہا جاتا ہے۔ أَضْيَافٍ اس کی جمع بھی آتی ہے۔ ضَيْفَاتٌ؛ مہمانی۔ إِضَافَةٌ؛ نسبت تعلق۔ أَلَيْسَ مِنْكُمْ؛ کیا تم میں سے کوئی نہیں۔ رَجُلٌ رَشِيدٌ؛ بھلا مانس۔ نیک آدمی۔ راہ یافتہ مرد۔ رُشِدٌ و ہدایت یافتہ۔ رُشَادٌ؛ ہدایت۔ مُرْشِدٌ؛ ہدایت دینے والا۔ مُرِيدٌ؛ جس کو ہدایت دی جاتی ہے۔

ترجمہ:- اور ان کے پاس (لوط کے پاس) ان کے لوگ دوڑے ہوئے آئے اور وہ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے۔ (لوط نے) کہا لوگو! یہ میری لڑکیاں ہیں (جو عورتیں ہیں) وہ تمہارے لئے نہایت (مناسب اور) پاک ہیں۔ لہذا خدا سے ڈرو، اور میرے مہمانوں کے متعلق مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھلا مانس، نیک آدمی نہیں۔

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَالَنَا فِي بَنَاتِكُمْ مِنْ حَقِّهِ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿٧٦﴾

قَالُوا؛ (ان بد معاش لوگوں نے) کہا۔ لَقَدْ عَلِمْتُمْ؛ تم کو معلوم ہے۔ مَا لَنَا فِي بَنِيكَ مِنْ حَقٍّ؛ ہم کو تمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں۔ ان پر ہمارا کچھ زور نہیں چلتا۔ نہ ہم کو ان کا شوق ہے۔ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا تُرِيدُ؛ اور ہمارے جو ارادے ہیں ان کا تم کو خوب علم ہے۔ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس کو تم جانتے ہی ہو۔ ترجمہ:- اُنھوں نے کہا: تم کو معلوم ہے کہ ہم کو (عورتوں اور) تمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں۔ اور ہمارے جو ارادے ہیں ان کا تم کو خوب علم ہے۔

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أُوِّىءُ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿۱۱﴾

قَالَ؛ حضرت لوط نے کہا۔ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ؛ کاش مجھے تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی۔ یا اگر مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی تو مقابلہ کرتا مگر اب تو میں عاجز ہوں۔ أُوِّىءُ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ؛ یا میں پناہ لیتا ایک قابلِ اعتماد مضبوط قوت کی طرف۔ یعنی میرے لوگ، میرا قبیلہ جس پر میں اعتماد کر سکتا ہوں قوی ہوتا تو البتہ میں مدافعت کرتا۔ رُكْنٌ۔ ستون جس پر گھر کا قیام ہے۔ رُكْنٌ۔ يَرْكُنُ؛ مائل ہونا۔ اَزْكَانٌ۔ وہ شے جس پر اصل شے کا قیام ہے۔ ترجمہ:- (لوط نے) کہا کاش! مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی طرف پناہ لیتا۔

(مگر واقعہ یہ ہے کہ لوط علیہ السلام کو خدا پر اعتماد تھا اور اسی پر ان کا بھروسہ تھا۔ آخر وہی کام آیا)۔

قَالُوا يَلُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِبَاهُ لِكَيْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَيْلِ

وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَمْرَاتُكَ إِنَّهُ مُصِيبُهُمَا مَا أَصَابَهُمْ

إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصَّبْرُ الْإِسْرَابُ بِقَرِيبٍ ﴿۱۲﴾

قَالُوا؛ فرشتوں نے کہا۔ يَلُوطُ؛ اے لوط! إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ؛ بے شک ہم تمہارے رب کے فرستادے، فرشتے، رسول، بھیجے ہوئے ہیں۔ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ؛ وہ تم تک پہنچ نہ سکیں گے۔ تمہاری مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کر سکیں گے۔ فَأَسْرِبَاهُ لِكَيْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَيْلِ؛ پس تم لے جاؤ اپنے متعلقین کو، اپنے اہل کو۔ سَرَى۔ وَأَسْرَى۔ رات کو چلنا، جانا۔ بِقِطْعٍ مِنَ الْبَيْلِ؛ رات کے ایک حصہ میں۔ رات رہے سے تم اپنے متعلقین کو لے کر نکل جاؤ۔ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ؛ اور تمہارے میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے، ادھر ادھر التفات نہ کرے۔ إِلَّا أَمْرَاتُكَ؛ مگر تمہاری عورت۔ یعنی تمہاری عورت، تمہارے ساتھ نہ جائے گی۔ إِنَّهُ مُصِيبُهُمَا؛ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے۔ مَا أَصَابَهُمْ؛ جو ان بدکاروں پر آرہی ہے۔ إِنَّ مَوْعِدَهُمْ؛

بے شک ان کی تباہی کا مقررہ وقت، وعدہ کا وقت۔ الصُّبْحُ؛ صبح ہے، یعنی صبح صبح ان پر عذاب آجائے گا۔ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ؛ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

ترجمہ:- (فرشتوں نے) کہا: اے لوط! ہم تمہارے رب کے فرستادہ ہیں (فرشتے ہیں)، یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے۔ لہذا تم رات رہے سے اپنے اہل کو لے کر (یہاں سے) چلے جاؤ (دیکھو!) تمہارے میں سے کوئی ادھر ادھر مڑ کر نہ دیکھے، مگر تمہاری عورت (وہ تمہارے ساتھ نہ جائے گی)۔ اس پر وہی مصیبت نازل ہوگی جو دوسروں پر نازل ہونے والی ہے۔ ان (بدکاروں کی تباہی) کے وعدہ کا وقت صبح ہے، کیا صبح قریب نہیں؟ (یعنی پھر تم کیوں پریشان ہو رہے ہو)۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارًا مِّنْ سِجِّيلٍ مِّنْ مَّنْصُودٍ ﴿۱۷﴾

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا؛ پھر جب ہمارا حکم آچکا۔ جب ہمارا عذاب پہنچ گیا۔ جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا؛ ہم نے اس گاؤں کو زیر و زبر اور تہ و بالا کر دیا، اُلٹ دیا۔ یعنی زلزلہ آیا اور سارا گاؤں برباد ہو گیا۔ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا؛ اور ہم نے اس گاؤں پر برسا دیا۔ مَطَرٌ؛ بارش۔ حِجَارَةٌ؛ پتھر۔ مِّنْ سِجِّيلٍ؛ سخت، اور بہت سخت۔ سِجِّلٌ؛ بڑا ڈول۔ سِجَالٌ۔ کبھی ایک کا غلبہ ہونا اور کبھی دوسرے کا۔ اَسْجَلٌ؛ بھیجا۔ سِجْلٌ۔ عہد نامہ اسی کے ہم معنی ہے سِجِّينٌ۔ بہر حال سِجِّيلٌ کے معنی ہیں بکثرت پتھر۔ بعض لوگ اس کی اصل سنگ و گل لیتے ہیں۔ ہم کو اس کے ماننے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مَنْصُودٌ؛ ایک پر ایک۔ تو بہ تو۔ تہ بہ تہ۔ پے در پے، یکے بعد دیگرے۔ لگاتار۔

ترجمہ:- پس جب ہمارا عذاب آ گیا تو ہم نے اس (گاؤں) کو زیر و زبر کر دیا اور اس پر بکثرت پے در پے لگاتار سخت پتھر برسائے (کہ پتھروں کا ڈھیر لگ گیا)۔

مُسَوِّمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿۱۸﴾

مُسَوِّمَةٌ؛ نشان زدہ۔ معین۔ ممتاز۔ عِنْدَ رَبِّكَ؛ تمہارے رب کے پاس۔ یعنی خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ فلاں فلاں پتھر فلاں فلاں شخص پر گرے گا۔ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ؛ اور یہ سنگباری ظالموں سے کچھ دُور نہیں۔

ترجمہ:- یہ (پتھر) تمہارے رب کے پاس معین تھے (یعنی خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ان بدکاروں پر سنگباری ہوگی اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ کونسا پتھر کس بدکار پر گرے گا) اور یہ (عذاب اور سنگباری) ظالموں سے کچھ دُور نہیں (یعنی جو عذاب قوم لوط پر آیا ہے وہی آج کے بدکاروں پر بھی آئے گا)۔

صاحبو! ذرا غور کرو۔ اس زمانہ میں کس قسم کی بدکاری ہے جو ہوتی نہیں۔ مدارس کی کیا حالت ہے، وہ کچھ مخفی نہیں۔ مجالس میں کیا ہو رہا ہے۔ بعض بدکاروں کے ہاتھ سے نوع لطیف بھی نہیں بچتی۔ کیا ان بدکاریوں کی وجہ سے عذاب الہی نازل نہیں ہو رہا ہے؟ بے شک نازل ہو رہا ہے۔ اُس زمانہ میں پتھر تھے۔ اس زمانہ میں بم ہیں۔ سنگباری اور بمباری دونوں عذاب ہیں۔ جن پر بمباری نہیں ہو رہی وہ بھی اس کی لپیٹ سے کب خالی ہیں۔ نہ پیٹ بھر کھانا ہے نہ تن پر پورا کپڑا۔ ذرا وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ کو دیکھو اور توبہ کرو۔

تورات مقدس میں کسی شخص نے ایک ناپاک قصہ لگا دیا ہے کہ لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے باپ کو شراب پلا کر زنا کیا اور ان سے بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے۔ مسلمانوں کے پاس پیغمبر معصوم ہوتا ہے۔ لوط علیہ السلام نے ہرگز زنا نہیں کیا نہ ان کی صاحبزادیوں نے ایسے برے کام کا اقدام کیا۔ اس قصہ کا تورات میں ہونا اس کی تصحیف اور تحریف پر بہترین گواہ ہے۔ جس کتاب میں پیغمبروں پر ایسی تہمت لگائی گئی ہو وہ کس طرح سچی ہو سکتی ہے۔ موجودہ تورات کے سچے ماننے والوں کو اس قصہ سے کچھ شرم آ ہی جائے گی۔

وَالِیٰ مَدِیْنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا قَالَ یُقَوْمِ اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرَہٗ

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِیْزَانَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْ اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ

وَ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝۱۰

اللہ تعالیٰ، بدکار لوگوں اور ان کو پیغمبروں نے جو نصیحت کی، ان کو بیان فرماتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد ان بدکاروں کی جو تباہی ہوئی اس کا بھی ذکر کرتا ہے۔ یہ سب عبرت خیز واقعات ہیں جن سے نصیحت لینے کی ضرورت ہے۔ یہ نصیحتیں صرف زمانہ ماضی کے لوگوں کے لئے نہیں تھیں بلکہ آج بھی وہی نصیحتیں شمع ہدایت ہو سکتی ہیں۔

وَالِیٰ مَدِیْنَ؛ اور ہم نے مدین کی طرف۔ اَخَاهُمْ؛ ان کے بھائی کو یعنی ان کے خاندان میں سے۔ شُعَیْبًا؛ شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا۔ قَالَ یُقَوْمِ؛ شعیب نے کہا لوگو! اے میری قوم! اُعْبُدُوا اللّٰهَ؛ اللہ کی عبادت کرو، بندگی کرو۔ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرَہٗ؛ تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا نہیں۔ خدا کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں، پوجنے کے قابل نہیں۔ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِیْزَانَ وَالْمِیْزَانَ؛ اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ کَالٍ۔ یَکِیْلُ۔ کَیْلًا؛ ناپنا۔ مِیْزَانَ؛ ناپنے کا آلہ، پیمانہ، پانکی وَزَنَ۔ یَزِنُ۔ وَزَنًا؛ تولنا۔ مِیْزَانَ؛ بیلنس (balance)۔ اِنِّیْ اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ؛ بے شک میں تم کو خیر و خوبی کی حالت میں دیکھتا ہوں، اچھی حالت میں پاتا ہوں مگر کب؟ جب اچھے کام بھی کرو۔ وَ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ؛ اور میں تم پر ڈرتا بھی ہوں۔ مجھے تم پر خوف بھی ہے اور مجھے تمہارے بارے میں خدشہ لگا ہوا ہے۔ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ؛ احاطہ کرنے والے دن کے عذاب سے۔ اور اس دن کا آنا حق ہے، کوئی اس سے بچ کر جا نہیں سکتا۔ لہذا اس کے عذاب سے بھی کوئی باہر ہو نہیں سکتا۔

ترجمہ :- اور ہم نے مدین کی طرف انھیں کے بھائی (یعنی ان کے خاندان کے) شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔
 (شعیب نے) کہا: (لوگو!) اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔
 اور ناپ تول میں کوتاہی نہ کرو۔ میں تم کو اچھی حالت میں دیکھتا ہوں (اس پر نہ پھولو) مجھے گھیرنے
 والے دن کے عذاب کا تم پر ڈر لگا ہوا ہے۔

وَيَقَوْمٍ أَوْفُوا بِالْكَيْالِ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۱۱۹﴾

وَيَقَوْمٍ ؛ اور میرے دوستو! میرے بھائیو! لوگو! اوفو! پورا پورا کرو۔ وانی، کافی کرو۔ الْمِيزَانَ وَالْمِيزَانَ ؛
 ناپ تول کو۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ۔ عدل کے ساتھ۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ ؛ اور لوگوں کو کم نہ دو۔ اُن کا نقصان نہ
 کرو۔ أَشْيَاءَهُمْ ؛ ان کی چیزیں۔ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ ؛ اور زمین میں نہ بڑھو، نہ پھرو۔ مُفْسِدِينَ ؛ فساد پھیلاتے۔
 ترجمہ :- لوگو! انصاف کے ساتھ ناپ تولو۔ پورا پورا لین دین کرو۔ اور لوگوں کی چیزوں کے دینے میں
 نقصان نہ کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ؕ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿۱۲۰﴾

بَقِيَّتُ اللَّهِ ؛ خدا کے پاس جو باقی ہے۔ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ تمہارے لئے بہتر ہے۔ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ؛ اگر تم ایماندار ہو۔
 اگر تم مومن ہو۔ یعنی بڑے بازی سے کمی زیادتی کا فائدہ حاصل کرنا کچھ بہتر بات نہیں۔ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ؛ اور میں
 تم پر نگہبانی اور تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ اب تم جانو اور تمہارا کام۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔
 ترجمہ :- اللہ کے پاس جو چیز باقی ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تمہارے دل میں ایمان ہے۔
 اور میں تمہارا کوئی نگہبان تو نہیں ہوں (یعنی سوچ سمجھ کر کام کرو۔ اچھے برے کی تمیز کرو)۔

قَالُوا يَشْعِبُ أَسْلُوتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُكَ

أَوْ أَنْ تَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۱۲۱﴾

قَالُوا ؛ (شعیب علیہ السلام کی قوم نے) کہا: يَشْعِبُ ؛ اے شعیب۔ أَسْلُوتُكَ تَأْمُرُكَ ؛ کیا تمہاری نماز تم کو

حکم دیتی ہے؟ نمازیں پڑھ کر تم نے سیکھا تو یہ۔ اَنْ نَّتْرُكْ؛ کہ ہم ترک کریں، چھوڑ دیں۔ مَا يَعْْبُدُ اَبَاؤُنَا؛ ان معبودوں کو، جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْ اَمْوَالِنَا؛ یا ہم ہمارے مالوں میں، ہماری دھن دولت میں وہ کریں۔ مَا نَشَاؤُا؛ جن کو ہمارا دل چاہتا ہے۔ یعنی بُت پرستی ہمارا آبائی طریقہ ہے۔ اور ہم اپنے مال میں جیسا چاہیں تصرف کر سکتے ہیں، لین دین کر سکتے ہیں۔ اِنَّكَ لَآنتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ؛ تم تو بڑے علم والے، بردبار، راہ یاب، سیدھے راستہ پر چلنے والے ہیں۔

ترجمہ:- لوگوں نے کہا: اے شعیب! (کیا تم نماز پڑھ کر یہ سیکھے ہو) کیا تمہاری نماز تم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جن کی پوجا کرتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں یا ہم اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں۔ بے شک آپ تو بڑے علم والے، رشد و فلاح والے ہو۔

قَالَ يَقَوْمِ اَرَعَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّيْ وَرَزَقْنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا
وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَا اَنْهَكُمْ عَنْهُ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ

وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۱﴾

قَالَ يٰقَوْمِ؛ (شعیب نے) کہا اے میری قوم! لوگو! بھائیو! اَرَعَيْتُمْ؛ ذرا بتاؤ تو تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا تم اس بات کو حق سمجھتے ہو؟ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ؛ اگر میں ہوں دلیل واضح پر۔ اگر میرے پاس قطعی طور سے ثابت ہو۔ مِنْ رَبِّيْ؛ اپنے رب کی طرف سے۔ یعنی وحی سے ایک بات میرے پاس ثابت ہو جائے۔ وَرَزَقْنِيْ مِنْهُ؛ اور اللہ نے اپنی طرف سے مجھے دیا ہو۔ رِزْقًا حَسَنًا؛ اچھا رزق، حلال کی روٹی، روحانی غذا۔ باطنی رزق۔ وحی الہی۔ یعنی کیا میں پیغمبر ہو کر، صاحبِ وحی ہو کر، روحانی رزق اور حلال روٹی رکھ کر تمہاری طرح حرام کی روٹی کھاؤں۔ ناپ تول میں لوگوں کا نقصان کروں۔ کم دوں، زیادہ لوں۔ کیا یہ میری شانِ پیغمبری کے خلاف نہیں۔ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ؛ اور میں نہیں چاہتا کہ خود تمہارا خلاف کروں۔ اِلٰى مَا اَنْهَكُمْ عَنْهُ؛ خود ایسا کام کر کے جس سے میں تم کو روکتا اور منع کرتا ہوں۔ یعنی میں نہیں چاہتا کہ تم کو حرام خوری سے روک کر خود وہی کام کروں۔ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ؛ میرا ارادہ تو اصلاح کے سوا کچھ نہیں۔ میں تو کام کو درست کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد سنوارنا ہے نہ کہ بگاڑنا۔ مَا اسْتَطَعْتُ؛ جہاں تک میری استطاعت میں ہے۔ میری طاقت میں ہے۔ جس قدر مجھ سے ہو سکتا ہے، حتی المقدور۔ وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ میرے کاموں کو اپنے مقصد کے موافق بنانا اللہ ہی سے ہے۔ خدا نے مجھے توفیق دی ہے اور میری وجہ سے تمہاری توفیق سب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ؛ اسی پر میرا توکل ہے۔ اسی پر میرا بھروسہ اور اعتماد ہے۔ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ؛ اور اسی کی طرف میری انابت ہے۔ میرا رجوع ہے۔ میری بازگشت ہے۔ میرا قبلہ مقصد وہی ہے۔

ترجمہ :- (شعیب نے) کہا: (لوگو!) او میری قوم! ذرا بتاؤ تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں (حق پر ہوں) اور میرے رب نے اپنی جانب سے مجھے اچھا رزق عطا فرمایا ہے (یعنی پیغمبر بنایا، حلال حرام کو بتایا تو کیا میں تمہاری طرح حرام خوری کروں) میں نہیں چاہتا کہ تمہاری مخالفت کر کے وہ کام کروں جس سے میں تمہیں روکتا ہوں۔ میرا ارادہ تو اصلاحِ کار کا ہے مگر میری طاقت کے موافق۔ اتنی توفیق بھی ملی ہے تو وہ خدا کی طرف سے ہے۔ (تمہاری اصلاح اور دُستی کے لئے) میں خدا ہی پر بھروسہ کرتا ہوں (اور اسی پر توکل کرتا ہوں) وہی میرا مرجع ہے (اسی کی طرف میری انابت ہے)۔

وَيَقَوْمٍ لَا يُجْرِمُهُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ^ظ

أَوْ قَوْمِ هُودٍ^ظ أَوْ قَوْمِ صَالِحٍ^ظ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ^{۹۹}

وَيَقَوْمٍ؛ اور اے میری قوم! بھائیو! لَا يُجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي؛ میری ضد، میری مخالفت۔ میری عداوت میں کہیں تم ایسا جرم نہ کر بیٹھو کہ اس کی سزا میں۔ أَنْ يُصِيبَكُمْ؛ تم کو عذاب آچپے۔ تم پر ایسی مصیبت آ پڑے۔ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ؛ جیسی مصیبت کہ قومِ نوح پر پڑی۔ أَوْ قَوْمِ هُودٍ أَوْ قَوْمِ صَالِحٍ؛ یا جو مصیبت قومِ ہود یا قومِ صالح پر پڑی یعنی عذاب نازل ہوا۔ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ؛ اور قومِ لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں کہ ان کی بد اعمالیوں کی وجہ سے کیا تباہی ہوئی وہ تمہارے زمانہ سے بہت قریب ہے۔

ترجمہ :- لوگو! میری دشمنی میں کہیں ایسا جرم نہ کر بیٹھو جس سے تم پر ایک ایسی مصیبت آن پڑے جیسی مصیبت قومِ نوح یا قومِ ہود یا قومِ صالح پر پڑی (یعنی ان پر عذاب نازل ہوا) اور قومِ لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں (یعنی ان کی جو تباہی ہوئی وہ تمہارے زمانہ سے بہت قریب ہے)۔

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ^{۱۰۰}

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ؛ اور تم اپنے رب کی مغفرت چاہو۔ اس سے معافی مانگو۔ اس کے دامنِ رحمت میں جا چھپو۔ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ؛ پھر اس کی طرف پھر آؤ۔ توبہ کرو۔ رجوعِ اِلَى اللہ اختیار کرو۔ وہ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ کیونکہ۔ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ؛ میرا رب رحم والا، محبت و مودت والا ہے، وہ رحیم ہے و دود ہے۔

ترجمہ :- اور اپنے رب کی مغفرت طلب کرو۔ پھر اس کی طرف توبہ کرو۔ میرا رب تو رحیم ہے، وود ہے (رحم بھی کرتا ہے اور محبت و مودت بھی رکھتا ہے)۔

صاحبو! اس مقام پر ایک صاحب نے لکھ مارا کہ طوفانِ نوح عام نہ تھا۔ ہمارے خیال میں نوح علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت نوح ہی پیغمبر تھے۔ لہذا ان کی مخالفت میں اگر تمام لوگ تباہ ہو گئے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَيَّ الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دِيَارًا سِے بظاہر حال یہی نکلتا ہے۔ اگر الْأَرْضِ سِے اَرْضِ خاص مراد ہو تو یہ بھی ممکن ہے۔ بہر حال قرآن پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

قَالُوا شُعَيْبُ مَانْفَقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرِيكَ فِينَا ضَعِيفًا

وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بَعِزِّينَ ۝۱۱

قَالُوا؛ (قومِ شعیب نے) کہا۔ یَشُعَيْبُ؛ اے شعیب۔ مَانْفَقَهُ؛ ہم نہیں سمجھتے۔ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ؛ بہت سی باتیں جو تم کہتے ہو۔ تم کیا کہتے ہو ان میں سے بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں۔ تم اپنی کہتے رہو۔ مخالفت کر کے ہمارا بگاڑ ہی کیا سکتے ہو۔ وَإِنَّا لَنَرِيكَ؛ اور بے شک ہم تم کو دیکھتے ہیں، تم کو جانتے اور سمجھتے ہیں۔ فِينَا ضَعِيفًا؛ ہم میں ضعیف۔ وَلَوْلَا رَهْطُكَ؛ اگر تمہارے قبیلے کے لوگ نہ رہتے۔ رَهْطًا؛ چند آدمی تقریباً سات سے دس تک۔ لَرَجَمْنَاكَ؛ تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے، پتھر کی بوچھاڑ کر دیتے۔ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بَعِزِّينَ؛ اور تم ہمارے پاس کچھ عزت مند نہیں، غالب نہیں۔ تمہاری اور تمہاری جماعت کی ہمارے پاس کوئی عزت نہیں۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا: اے شعیب! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں تو آئی نہیں۔ اور تم کو تو ہم اپنے اندر ضعیف و ناتواں دیکھتے ہیں۔ اگر تمہارے لوگ نہ رہتے تو ہم اب تک تم کو سنگسار کر دیتے اور تم ہمارے پاس نہ عزیز ہو، نہ عزت مند ہو (نہ زبردست ہو)۔

قَالَ يَقَوْمِ ارْهَطِيْ اَعْرُ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

وَاتَّخِذْ تُمُوهُ وِرَاءَكُمْ ظَهْرًا اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ فَحِيطٌ ۝۱۲

قَالَ؛ شعیب نے کہا۔ يَقَوْمِ؛ اے میری قوم! ارْهَطِيْ؛ کیا میرے لوگ۔ اَعْرُ عَلَيْكُمْ؛ تمہارے پاس زیادہ غالب ہیں، یا زیادہ عزت مند ہیں؟ قابلِ توجہ زیادہ ہیں۔ مِنَ اللّٰهِ؛ اللہ سے۔ وَاتَّخِذْ تُمُوهُ؛ اور تم نے اس کو بنا لیا ہے۔ وِرَاءَكُمْ؛ اپنے پیچھے۔ وَرِئِيْ۔ ڈھانکنا۔ چھپانا۔ آگے اور پیچھے دونوں میں آتا ہے۔ تَوْرِيْهِ؛ ایسی بات کرنا کہ جس کے

معنی مراد کو لوگ نہ سمجھیں۔ ہجرت کے سفر میں لوگ ابو بکر صدیق سے سوال کرتے کہ یہ کون ہیں؟ آپ فرماتے ہَادِ يَهْدِينِي؛ یعنی یہ میرے رہنما ہیں۔ لوگ سمجھتے کہ دنیوی رہنما مراد لے رہے ہیں۔ حالانکہ وہ حضرت ﷺ کو اپنا ہادی، اپنا پیغمبر سمجھتے تھے۔ ظہریٹا؛ پس پشت ڈالا ہوا۔ ظہریٹا؛ تیار سواری۔ وہ جس کو پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا جائے۔ یعنی تم خدا سے تو بالکل غافل ہو گئے ہو، اس سے پیٹھ پھیر چکے ہو۔ اِنَّ رَبِّيْ؛ بے شک میرا رب۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ؛ ان اعمال اور کاموں کو کہ تم کرتے ہو۔ مُحِيْطٌ؛ احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ تمہارے سارے کرتوتوں سے واقف ہے۔

ترجمہ:- (شعیب نے) کہا: اے میری قوم! کیا میری جماعت کی تمہارے پاس خدا سے بھی زیادہ عزت ہے۔ تم نے تو خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ بے شک میرا خدا تو تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے (سب کو احاطہ کئے ہوئے ہے)۔

وَيَقَوْمٍ اَعْمَلُوا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ اَعْمَلُ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ

مَنْ يَّاتِيْهِ عَذَابٌ يُخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَاَرْتَقِبُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۱۲﴾

وَيَقَوْمٍ؛ اور اے میری قوم! لوگو! اِعْمَلُوا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ؛ اپنے زور و قوت کے مطابق تم اپنا کام کرو۔ اِنِّيْ اَعْمَلُ؛ میں بھی کچھ نہ کچھ کروں گا۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ؛ تم کو انجام معلوم ہو جائے گا کہ کیا ہوگا۔ مَنْ يَّاتِيْهِ عَذَابٌ يُخْزِيْهِ؛ جس کے پاس عذاب آتا ہے، جو گرفتار سزا ہو جاتا ہے وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے، رسوا ہوتا ہے۔ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ؛ اور کون جھوٹا ہے اور جو جھوٹا ہے وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ وہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔ وَاَرْتَقِبُوْا؛ اور تم بھی انتظار کرو، دیکھتے رہو۔ اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ؛ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں کہ تم تباہ ہوتے ہو یا میں۔

ترجمہ:- لوگو! تم اپنے زور و قوت کے مطابق کام کرو۔ میں بھی کام کرتا ہوں۔ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جس پر عذاب آتا ہے وہ خوار ہوتا ہے (تباہ ہوتا ہے) اور کون جھوٹا ہے۔ (جو جھوٹا ہوتا ہے وہ گرفتار بلا ہوتا ہے)۔ اور تم بھی منتظر رہو، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر رہتا ہوں۔ (یعنی تمہارا ہمارا انجام تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے کہ کون جیتتا ہے اور کون ہارتا ہے اور کون بلا میں گرفتار ہوتا ہے)۔

وَلَبَّآءُ اٰمُرُنَا جَنَابًا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الصَّيْعَةَ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جَثِيْمِيْنَ ﴿۱۳﴾

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا ؛ جب ہمارا حکم تباہی آ گیا۔ عذاب آ گیا۔ نَجَّيْنَا شُعَيْبًا ؛ ہم نے شعیب کو نجات دی۔ بچالیا۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ ؛ اور جو لوگ ایمان لائے تھے ان کو بھی شعیب کے ساتھ بچالیا۔ بِرَحْمَةٍ مِنَّا ؛ ہماری رحمت کی وجہ سے۔
وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ؛ اور پکڑ لیا ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا۔ الصَّيْحَةُ ؛ سخت آواز۔ یعنی ایک سخت شور برپا ہوا۔
جس سے یہ ظالم لوگ تباہ ہو گئے۔ فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ ؛ پھر وہ ہو گئے اپنے گھروں میں، صبح کی اپنے گھر دار میں۔ جَنِينًا ؛
پڑے کے پڑے۔

ترجمہ :- اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے شعیب کو نجات دی، (ان کو بچالیا) اور مسلمانوں کو بھی ان کے
ساتھ (یہ سب) ہماری رحمت سے ہوا۔ اور ظالموں کو سخت آواز کا عذاب آگھیرا اور وہ اپنے گھر دار
میں پڑے کے پڑے رہ گئے۔

كَانَ لَمْ يَغْنُوا فِيهَا، الْآبَعْدُ الْمَدِينِ كَمَا بَعْدَتْ ثَمُودُ ۙ

كَانَ لَمْ يَغْنُوا فِيهَا ؛ گویا کہ وہ اپنے گھروں میں رہے ہی نہ تھے۔ الْآبَعْدُ الْمَدِينِ ؛ ہاں! شہر مدین کے لئے
تباہی آئی، دُور آئی۔ جس میں شعیب رہتے تھے۔ كَمَا بَعْدَتْ ثَمُودُ ؛ جس طرح کہ قوم ثمود تباہ ہوئی۔ جس کے خاندان
سے صالح علیہ السلام تھے۔

واضح ہو کہ بَعْدَ - يَبْعُدُ ؛ (از باب كَرَمٍ) بُعْدًا ؛ دور ہونا۔ اور بَعْدَ - يَبْعُدُ (از باب سَمْعٍ) بَعْدًا ؛ تباہ ہونا۔

ترجمہ :- (وہ ایسے تباہ ہوئے) گویا کہ وہ ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے (کبھی آباد ہوئے ہی نہ تھے)۔ ہاں!
(اہل) مدین بھی ایسے ہی تباہ ہوئے جیسی قوم ثمود تباہ ہوئی۔

حسبِ عَادَاتِ اِيكِ قِصَّةٍ سَ عِبْرَتِ دِلَانِ كَ بَعْدِ دُورِ اَقِصَّةٍ بَيَانِ كَيَا جَارِ هَا هِي۔ اِسْ لَئِىَ اَهْلِ مَدِيْنِ اَوْرِ ثَمُودِ كَا
قِصَّةٌ اَيَا تَهَا جَنِّ كَ بِنَغِيْمِرِ شَعِيْبِ اَوْرِ صَالِحِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ تَحْتِ۔ اَبْ فِرْعَوْنَ اَوْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَا قِصَّةٍ بَيَانِ فَرَمَاتَا هِي۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسَى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلٰٓئِكِهٖ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۙ

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسَى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو رسول بنا کر بھیجا۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کے ساتھ، معجزات
کے ساتھ۔ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور واضح غلبہ کے ساتھ۔ نَا قَابِلِ اِنْكَارِ دِلَالِ كَ سَاتِهٖ۔ کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ۔
اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف۔ وَمَلٰٓئِكِهٖ ؛ اور اس کے لوگوں کی طرف۔ اِسْ كَ سَرْدَارُوْنَ كِي طَرَفِ۔ اِسْ كَ دَرْبَارِيُوْنَ كِي
طَرَفِ۔ فَاتَّبَعُوْا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ؛ پس انہوں نے اتباع کی فرعون کے امر کی۔ انہوں نے فرعون کا کہا مانا اور اس کے احکام

کی پیروی کی۔ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ؛ اور فرعون کے کام اور اس کے احکام راہ پر نہ تھے۔ نری گمراہی تھی۔
ترجمہ:- ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتوں اور نشانیوں اور قوی دلائل اور معجزات کے ساتھ بھیجا۔ (کن کی طرف؟)
فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف انھوں نے (فرعون کے سرداروں نے) فرعون کا حکم مانا۔
(اس کی اتباع کی) اور فرعون کا کام راہ پر نہ تھا۔ (گمراہی تھی)۔

اس کا انجام کیا ہوا؟

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأُورَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوَرْدُ الْوَرْدُ ﴿۹۸﴾

يَقْدُمُ قَوْمَهُ؛ وہ اپنی قوم سے آگے آگے پہنچے گا۔ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ قیامت کے دن۔ فَأُورَدَهُمُ النَّارَ؛ پھر ان کو دوزخ میں وارد کرے گا۔ جہنم میں پہنچا دے گا۔ وَرَدَ۔ پِن گھٹ کو پہنچا۔ وَرَدَ۔ مَوْرَدٌ۔ پِن گھٹ۔ پہنچنے کی جگہ۔ وَبِئْسَ الْوَرْدُ الْمَوْرَدُ؛ اور یہ کیا برا مقام ہے۔ پِن گھٹ ہے۔ پِن گھٹ ہے۔ مَوْرَدٌ۔ بری جگہ۔ پِن گھٹ جس پر لوگ آ رہے ہیں، پہنچ رہے ہیں۔

ترجمہ:- (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم سے آگے آگے پہنچے گا اور ان کو داخل جہنم کر دے گا، اور یہ کیا برا مقام ہے جس پر لوگ وارد ہوں گے، پہنچیں گے۔

وَاتَّبِعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿۹۹﴾

وَاتَّبِعُوا؛ اور ان کے پیچھے لگائی جائے گی۔ فِي هَذِهِ؛ اس دنیا میں۔ لَعْنَةً؛ لعنت اور پھٹکار۔ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ اور قیامت کے دن بھی۔ بِئْسَ؛ برا ہے۔ الرِّفْدُ؛ عطیہ۔ الْمَرْفُودُ؛ دیا ہوا۔
ترجمہ:- اور ان لوگوں کے پیچھے اس (دنیا) میں بھی اور روز قیامت میں بھی لعنت لگا دی گئی۔ یہ کیا برا دیا ہوا عطیہ ہے!

صاحبو! بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ فرعون نے آخر وقت اَمْنٌ كَمَا اَمْنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ کہا تھا لہذا وہ ایمان سے مرا۔ مگر ان کو ان آیات پر غور کرنا چاہئے کہ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ O يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأُورَدَهُمُ النَّارَ سے فرعون کا کفر پر مرنا نکلتا ہے۔ اور احادیث تو بکثرت عدم نجات فرعون پر دلالت کرتے ہیں۔ اس مقام میں شیخ محی الدین ابن العربی نے ایک اعتبار لیا ہے۔ یعنی قرآن کی آیت کو اپنے، اور لوگوں کے حسب حال معنی پر ڈھال لیا ہے۔ اعتبار کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے حسب حال فرعون سے مراد نفس اور موسیٰ سے مراد الہام اور ہارون سے مراد عقل سلیم ہے۔ پس فرعون نفس جب فنایت کے قریب پہنچتا ہے تو اس کو حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے تو موسیٰ الہام اور ہارون عقل سلیم کو مانتا ہے۔

فنائیت کے بعد نفس باقی نہیں رہتا۔ البتہ الہام اور عقل سلیم باقی رہتے ہیں۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَابِلٌ مَّا وَحٰصِدٌ ﴿۱۵﴾

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْقُرٰى ؛ یہ واقعہ قریوں، گاؤں اور بستیوں کے حالات اور اخبار میں سے ہے۔ نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ ؛ جن کو ہم تم کو بیان کرتے ہیں، جس کے قصہ ہم سناتے ہیں۔ مِنْهَا قَابِلٌ مَّا وَحٰصِدٌ ؛ ان میں سے کچھ تو قائم و آباد ہیں اور کچھ کٹے ہوئے اور اُجڑے ہوئے ہیں۔ اصل میں قریوں کو کھیتوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو بعض کھڑے رہتے ہیں اور بعض کاٹ دیئے جاتے ہیں۔

ترجمہ :- یہ واقعہ بستیوں کے حالات میں سے ہے جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ آباد اور سرسبز ہیں اور کچھ اُجڑے ہوئے اور تباہ و برباد ہیں۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ فَمَا اَغْنٰتِ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمْ

الَّتِي يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ اَمْرٌ رَبِّكَ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتٰبٍ ﴿۱۶﴾

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ؛ مگر انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ ہم نے ان کو خراب نہیں کیا، خود انھوں نے اپنے آپ کو خراب کیا۔ فَمَا اَغْنٰتِ عَنْهُمْ ؛ سو ان کے کام نہیں آئے، ان کو نفع نہیں دیا۔ اِلٰهَتُهُمْ ؛ ان کے معبود۔ ان کے دیوتا۔ اَلَّتِي يَدْعُوْنَ ؛ جن کو پکارتے ہیں۔ پوجتے ہیں۔ جن کی منتیں کرتے ہیں۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا، خدا کو چھوڑ کر۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ۔ یعنی کچھ نہیں نفع دیا۔ لَمَّا جَاءَ اَمْرٌ رَبِّكَ ؛ جب تمہارے رب کا حکم، فرمانِ عذاب آ گیا۔ وَمَا زَادُوْهُمْ ؛ اور ان کو زیادہ نہیں کیا، نہیں بڑھایا۔ غَيْرَ تَتٰبٍ ؛ بجز ناکامی اور نقصان کے۔ تَتٰبٍ - تَبَاتٌ - خسران - نقصان - ناکامی۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا۔ مگر انھوں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا۔ جب تمہارے رب کا فرمانِ عذاب آ گیا تو اُن کے معبود ان کے کچھ کام نہ آئے (نہ کچھ نفع بخشا) جن کو وہ خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے۔ اور انھوں نے ان کو تباہی اور نقصان میں پڑا رہنے کو بڑھایا اور ترقی دی۔

وَكَذٰلِكَ اَخَذُ رَبُّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظٰلِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ الْيَوْمُ شَدِيْدٌ ﴿۱۷﴾

وَكَذٰلِكَ اَخَذُ رَبُّكَ ؛ اور ایسے ہی تمہارے رب کی گرفت اور عذاب ہے۔ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى ؛ جب قریوں اور بستیوں کو گرفتار بلا کرتا ہے۔ وَهِيَ ظٰلِمَةٌ ؛ بحالیکہ وہ ظالم ہوں، اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہوں۔ اِنَّ اَخْذَهُ ؛ بے شک اس کی پکڑ، اس کی گرفت، اس کی سزا۔ الْيَوْمُ شَدِيْدٌ ؛ سخت دردناک ہوتی ہے۔

ترجمہ :- اور اسی طرح تمہارے رب (کا عذاب اور اس) کی گرفت ہوا کرتی ہے۔ جب وہ قریوں اور بستیوں کو گرفتار بلا کرتا ہے بحالیکہ وہ ظالم ہوں۔ اس کی گرفت اور عذاب تو سخت المناک اور نہایت دردناک ہوتا ہے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۗ

ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لِّلنَّاسِ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ۝۱۱

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس میں ۔ لآیۃ ؛ نشان ہے ، علامت ہے ۔ باعثِ عبرت ہے ۔ مگر کس کے لئے ؟ ۔ لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ؛ اس شخص کے لئے جس کو عذابِ آخرت کا خوف ہو ، روزِ قیامت کی سزاؤں سے ڈرتا ہو ۔ یہ آخرت ہے کیا ۔ ؟ ذٰلِكَ یَوْمٌ ؛ وہ ایک دن ہے ۔ مَجْمُوعٌ لِّلنَّاسِ ؛ جس میں سب لوگ جمع ہوں گے ، سب کا حشر ہوگا ۔ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُودٌ ؛ اور یہ وہ دن ہے جس میں سب لوگ حاضر ہوں گے ، یا وہ دن ضرور آئے گا اور سب اس کو دیکھیں گے ۔ وہ سب کو معلوم اور مشہود ہوگا ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں اس شخص کے لئے آیت (اور عبرت) ہے جو عذابِ آخرت کا خوف رکھتا ہو ۔ اس دن سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ دن (ضرور آنے والا ہے) سب کو مشہود ہونے والا ہے ۔

وَمَا نُؤَخِّرُهُ اِلَّا لِاَجَلٍ مُّعَدُوْدٍ ۝۱۲

یہ روزِ قیامت ہوگا کب ؟ وَ مَا نُؤَخِّرُهُ ؛ اور ہم روزِ قیامت میں تاخیر نہیں پیدا کرتے ، اس کو پیچھے نہیں ڈالتے ۔ اِلَّا لِاَجَلٍ مُّعَدُوْدٍ ؛ مگر ایک محدود اور محدود زمانہ تک ، ہر شے کا ایک وقت ہوتا ہے ۔ قیامت کے لئے بھی ایک معین وقت ہے ۔ ترجمہ :- اور ہم اسے پیچھے نہیں ڈالتے مگر ایک محدود اور معین زمانے کے لئے ۔

یَوْمَ یَاۤتِیْكَ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ فَمِنْہُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ۝۱۳

یَوْمَ یَاۤتِیْكَ ؛ جب قیامت کا دن آجائے گا ۔ یَاۤتِیْكَ اَصْلٌ مِّنْ یَاۤتِیْ تَحَا ۔ لَا تَكَلِّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؛ کلام نہ کر سکے گا کوئی شخص مگر اللہ کے اذن سے ۔ کوئی بلا اجازت بات بھی نہ کر سکے گا ۔ فَمِنْہُمْ شَقِیٌّ ؛ پھر ان میں سے جو بدکار ہوں گے ۔ بِدَنْصِیْبٍ ہوں گے ۔ وَ سَعِیْدٌ ؛ اور جو نیک کار ہوں گے ، وہ خوش نصیب ہوں گے ۔

ترجمہ :- جس دن قیامت آجائے گی کوئی اس کے بے اجازت بات بھی نہ کر سکے گا ۔ پھر ان میں سے بعض بد قسمت ہوں گے اور بعض خوش قسمت ۔

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فِي النَّارِ لَمْ يَمُوتُوا فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيْقٌ ۝۱۶

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا؛ پھر جو لوگ شقی اور بد بخت ہیں۔ فِی النَّارِ؛ تو وہ دوزخ میں رہیں گے۔ آگ میں جلیں گے۔ لَمْ يَمُوتُوا فِيهَا؛ ان کے لئے دوزخ میں۔ زَفِيرٌ؛ آہ بھرنا ہے۔ وَشَهِيْقٌ؛ اور چیخنا چلانا ہے۔ دھاڑیں مارنا ہے۔ (جَبَلٌ شَاهِقٌ) کوہ بلند۔

ترجمہ :- پس بد نصیب دوزخ میں آہ کرتے اور چیختے چلاتے ہوں گے۔ (ہائے ہائے کریں گے)۔

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ

إِنَّ رَبَّكَ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝۱۷

خَالِدِينَ فِيهَا؛ یہ بدکار، بد نصیب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ ان کو جہنم میں خلود حاصل ہوگا۔ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ؛ جب تک آسمان اور زمین ہیں۔ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ؛ مگر جس کو یا جب تک تمہارا رب چاہے، یعنی جو لوگ گنہگار تھے، مگر تھے وہ مومن تو ان کو آخر کار نجات ہوگی۔ إِنَّ رَبَّكَ؛ بے شک تمہارا رب۔ فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ؛ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے ارادے کے مطابق اس کے افعال ہوتے ہیں۔ کوئی اس کے کام کو روک نہیں سکتا۔

ترجمہ :- وہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان زمین ہیں۔ مگر جس کو (یا جب تک) خدا چاہے (یعنی وہ نجات دے گا)۔ تمہارا رب تو جو چاہے کر گزرے (اس کو کوئی روک نہیں سکتا)۔

وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا فِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ

إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝۱۸

وَأَمَّا الَّذِينَ سَعَدُوا؛ اور لیکن جو لوگ خوش نصیب ہیں، ان کے حصہ میں سعادت ہے۔ فِی الْجَنَّةِ؛ وہ جنت میں رہیں گے۔ خَالِدِينَ فِيهَا؛ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو خلود دوام نصیب ہوگا۔ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ؛ جب تک آسمان اور زمین ہیں۔ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ؛ مگر جس کو تمہارا رب چاہے۔ یعنی بعض شروع سے آخر تک جنت ہی میں رہیں گے، جو مومن گنہگار ہیں وہ شروع سے آخر تک جنت میں نہ رہیں گے بلکہ ابتداءً چند روز دوزخ میں رہ کر پھر جنت میں رہیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایمان دار بھی جنت میں ہمیشہ نہ رہیں گے بلکہ ان پر فنا آجائے گی۔ اسی کی تردید خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْذُوذٍ؛ یہ ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی۔ یعنی ہم جنت میں داخل کر کے پھر

دوزخ میں نہ ڈالیں گے۔ جَدًّا؛ کَاثًا۔ مَجْدُوذٌ؛ کَاثًا ہوا۔ منقطع۔

ترجمہ :- اور جو خوش نصیب ہیں وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے (یعنی شروع سے آخر تک وہ جنت میں رہیں گے)۔

جب تک آسمان زمین ہیں۔ مگر جس کو تمہارا رب چاہے (اس کو کچھ دن دوزخ میں رہنا پڑے گا)۔

یہ ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی (ختم نہ ہوگی)۔

واضح ہو کہ آدمی تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جن کا عقیدہ بھی اچھا ہے اور عمل بھی اچھا۔ وہ شروع سے آخر تک جنت

میں رہیں گے۔ دوسرے وہ جن کا عقیدہ تو اچھا ہے مگر اعمال اچھے نہیں۔ وہ چند روز دوزخ میں رہ کر جنت میں جائیں گے۔

اور تیسرے وہ لوگ جن کا عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی خراب۔ وہ شروع سے آخر تک دوزخ میں رہیں گے۔

خوارج کے پاس گنہگار کافر ہے۔ لہذا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور معتزلہ کے پاس نہ کافر ہے نہ مسلمان، بلکہ وہ ایک

بین بین حالت میں ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اعراف میں ہو۔ یہ لوگ بغاوت اور جرم میں تمیز نہیں کر سکتے۔ بد عقیدہ باغی ہے اور

بدکار مجرم۔ باغی کی سزا قتل ہے، ابدی جہنم ہے۔ مجرم کی سزا چند روز تکلیف اٹھانا ہے۔ آخر اس کا ایمان کام آئے گا۔

وہ دوزخ میں سے نکالا جائے گا۔

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ

وَإِنَّا لَنُوقِوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۗ

فَلَا تَكُ؛ پھر تم نہ ہو۔ فَمِ مِرْيَةٍ؛ شک و شبہ میں۔ مِمَّا يَعْبُدُونَ هَؤُلَاءِ؛ ان کے متعلق جن کی یہ عبادت

کرتے ہیں، پوجتے ہیں۔ مِمَّا يَعْبُدُونَ؛ یہ عبادت نہیں کرتے، پوجا نہیں کرتے۔ إِلَّا كَمَا؛ مگر جس طرح۔ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ؛

ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔ مِنْ قَبْلُ؛ اس سے پہلے۔ وَإِنَّا لَنُوقِوهُمْ؛ اور بے شک ہم ان کو پورا پورا دیں گے۔

کافی وافی دیں گے۔ نَصِيبَهُمْ؛ ان کا حصہ۔ غَيْرَ مَنْقُوصٍ؛ نہ ناقص۔ اس میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

ترجمہ :- پس تم ان کے متعلق کچھ شک و شبہ نہ کرو جن کو یہ پوجتے ہیں۔ یہ پوجتے نہیں مگر جس طرح

(ان سے) پہلے ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔ اور بے شک ہم ان کو ان کا حصہ پورا پورا

دیں گے، اس میں کچھ نقصان یا کمی نہ ہوگی۔

واضح ہو کہ اس مقام میں لوگ بہت مختلف الرائے ہو گئے ہیں۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جنت اور دوزخ دائمی اور ابدی

چیزیں ہیں۔ قرآن شریف میں خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ہے۔ یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت دوزخ بھی رہے گی اور اس کا ثواب

و عذاب بھی رہے گا۔ اسی رکوع میں عَطَاءٌ غَيْرَ مَجْدُوذٍ بھی ہے۔ یعنی اس کی عطاء، اس کی بخشش کبھی منقطع اور کبھی

موقوف نہ ہوگی۔ قرآن کی آیتیں متواتر ہیں یقینی اور لاریب ہیں۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ دوزخ میں احقاب یعنی طویل زمانہ تک رہنے کے بعد شجرة الجرجیر پیدا ہوگا اور اس سے کافروں کو بھی ایک قسم کی راحت حاصل ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے غضبِ عارضی پر حُبِ ذاتی غالب آئے گا۔ سَبَقْتُ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي کا ظہور ہوگا۔ کفار دوزخ سے نکالے تو نہ جائیں گے مگر وہیں کچھ راحت کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب قرآن شریف میں خَلِدِينَ فِيهَا اَبَدًا ہے تو ہم کو غیر متواتر احادیث سے تخصیص کرنے یا خواہ مخواہ تاویل کرنے کی کیا ضرورت ہے! ان حضرات کا خیال ہے باعثِ راحتِ علمِ صحیح ہوتا ہے۔ جب دنیا میں ساری عمر علمِ صحیح نصیب نہ ہو آخرت میں راحت و آرام پیدا ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ یقینیات کے مقابلہ میں ظنیات کو لانا کسی ہوشمند کا کام نہیں۔ منصوص کے مقابلہ میں غیر یقینی اوہام و خیالات پر زور دینا عقل سے کوسوں دُور ہے۔ جو بات صاف ہو مان لو۔ جو صاف نہ ہو اس کو خدا ہی پر چھوڑ دو۔ ذاتی رائے رکھنے سے ذمہ داری آجاتی ہے۔ ہم کو اس کی کیا ضرورت ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ۝۱۰

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دی۔ الْكِتَابَ ؛ کتاب۔ فَاخْتَلَفَ فِيهِ ؛ پھر اس میں اختلاف کیا گیا۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ ؛ اور اگر ایک بات تمہارے رب کے پاس پہلے سے طے نہ ہوتی۔ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ تو ان میں فیصلہ ہی کر دیا جاتا۔ یعنی ان کو خدائے تعالیٰ نے غور و فکر کا موقع دے رکھا ہے۔ جس قدر غور کریں گے اور فکر کریں گے ان کے علم میں اور درجات میں ترقی ہوگی۔ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ ؛ اور وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ مِنْهُ ؛ اس کے بارے میں۔ مُرِيبٍ ؛ سخت شک۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی (توریت عطا کی) تو اس میں اختلاف کیا گیا۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہو چکتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہی کر دیا جاتا (یعنی عذاب آجاتا) مگر یہ لوگ تو اس کے متعلق سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَإِنَّ كُلَّ لَمَّا لِيُوقِنَهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۱۱

وَإِنَّ كُلَّ لَمَّا لِيُوقِنَهُمْ ؛ اور بے شک ہر ایک کو ضرور پورا پورا دے گا۔ رَبُّكَ ؛ تمہارا رب۔ أَعْمَالَهُمْ ؛ ان کے اعمال کا بدلہ۔ ان کے کئے کی جزا۔ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ ؛ بے شک وہ یعنی اللہ تعالیٰ ان کاموں سے کہ وہ کرتے ہیں، ان کے اعمال سے۔ خَبِيرٌ ؛ خبردار ہے۔ باخبر ہے۔ واقف ہے۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب ان کے تمام اعمال کا پورا پورا بدلہ (اور جزا) دے گا کیونکہ وہ ان کے اعمال سے باخبر ہے (کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے، سب کچھ جانتا ہے)۔

فَاسْتَقِمُّوا كَمَا أَمَرْتُمْ وَمَنْ تَابَ مَعَكُمْ وَلَا تَطْفُوا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱﴾

فَاسْتَقِمُّوا ؛ پس تم استقامت اختیار کرو۔ راہِ مستقیم پر قائم ہو جاؤ۔ سیدھا راستہ چلتے رہو۔ كَمَا أَمَرْتُمْ ؛ جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے۔ وَمَنْ تَابَ مَعَكُمْ ؛ اور وہ لوگ بھی استقامت اختیار کریں جنہوں نے توبہ کر لی ہے اور تمہارے ساتھ ہیں۔ وَلَا تَطْفُوا ؛ اور دیکھو! تم لوگ کہیں حد سے تجاوز نہ کرو۔ نہ کمی کرو نہ زیادتی۔ (پارہ ہمیشہ ساڑھے اٹھانوے پر رہنا چاہیے)۔ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ؛ بے شک وہ تم جو کچھ کرتے ہو دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- پس تم اور وہ لوگ جو توبہ کر چکے ہیں اور تمہارے ساتھ ہیں تم کو جو حکم دیا گیا ہے مضبوطی سے اس پر قائم رہیں (استقامت اختیار کریں) اور حد سے تجاوز نہ کریں (طغیان نہ کریں) کیونکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو خدائے تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

صاحبو! استقامت بڑی مشکل چیز ہے۔ اعتدال پر رہنا، کمی اور زیادتی سے بچنا، آسان کام نہیں۔ اس آیت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”شَيْئِي هُوَ“ یعنی سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ جب فکر سخت ہوتی ہے تو آدمی کمزور ہو کر بوڑھا ہو جاتا ہے۔

وَلَا تَرْكُنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ

مِنْ أَوْلِيَاءٍ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۱۲﴾

وَلَا تَرْكُنُوا ؛ اور تم نہ جھکو، نہ مائل ہو۔ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا ؛ ان لوگوں کی طرف جنہوں نے ظلم کیا۔ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ؛ پھر تم کو آگ چھو جائے یعنی کافروں کی طرف مائل نہ ہوتا کہ تم داخل جہنم نہ ہو جاؤ۔ وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ ؛ اور نہیں ہے تمہارے لئے بجز خدا کے، اللہ کو چھوڑ کر۔ مِنْ أَوْلِيَاءٍ ؛ کوئی دوست یا مددگار۔ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ؛ پھر تم مدد اور نصرت نہ دیئے جاؤ گے۔

ترجمہ :- اور ان ظالموں پر مائل نہ ہو (نہ ان کا سہارا ڈھونڈو) کہ کہیں تم کو دوزخ میں جانا پڑے اور اللہ کو چھوڑ کر (اس کے سوائے) تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں اور نہ تم کو مدد اور نصرت مل سکتی ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ ﴿۱۱۴﴾

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ؛ اور نماز کو قائم رکھو۔ اچھی طرح سے پڑھو اور اس کی پابندی کرو۔ طَرَفِي النَّهَارِ ؛ دن کے دونوں جانب۔ یعنی صبح اور مغرب کی نماز ضرور پڑھو۔ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ ؛ زُلْفَى - زُلْفَى ؛ قُرْبَى ؛ قَرِيبٌ هُوَ - وہ رات کی گھڑیاں جو دن سے قریب ہیں۔ عِشَاءً - إِنَّ الْحَسَنَاتِ ؛ بے شک نیکیاں۔ يُذْهِبْنَ ؛ دُور کرتی ہیں، جلا دیتی ہیں، دفع کر دیتی ہیں۔ السَّيِّئَاتِ ؛ گناہوں کو۔ ذَلِكَ ذِكْرَى ؛ یہ یاد دہانی ہے۔ پند و نصیحت ہے۔ لِلذَّاكِرِينَ ؛ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے۔ ترجمہ :- اور تم نماز قائم رکھو دن کے دونوں جانب اور رات کے حصہ میں یعنی (پہلی رات میں) کیونکہ نیکیاں، برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔ یہ یاد دہانی اور پند و نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو ان کو قبول کرتے ہیں۔

وَأَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۵﴾

وَأَصْبِرْ ؛ اور صبر کرو۔ فَإِنَّ اللَّهَ ؛ کیونکہ اللہ۔ لَا يُضِيعُ ؛ ضائع نہیں کرتا، بے کار نہیں کرتا۔ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ؛ نیک کام کرنے والوں کے اجر کو، ان کے ثواب کو۔ ترجمہ :- اور صبر کرو۔ کیونکہ اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةً

يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ

وَاتَّبَعُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أَتَوْا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿۱۱۶﴾

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ پھر کیوں نہ ہوئے تم سے پہلے کے لوگ؟ قَرْنٌ ؛ ہم عمر لوگوں کا زمانہ۔ ایک قرن گزرا۔ یعنی ایک زمانہ کے لوگوں کا طبقہ کا طبقہ ختم ہو گیا۔ أُولُوا بَقِيَّةً ؛ گذشتہ لوگوں کے کچھ صفات رکھنے والے۔ وہ کیا صفات تھے؟ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ ؛ نہیں منع کرتے، روکتے فساد سے۔ فِي الْأَرْضِ ؛ زمین میں۔ یعنی روئے زمین میں شروع فساد کرنے سے دوسروں کو روکتے تھے۔ إِلَّا قَلِيلًا ؛ مگر قلیل، تھوڑے سے۔ مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ؛ ہم نے جن کو نجات دی، بچالیا۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے۔ یعنی اکثر لوگ مفسد اور فسادی تھے۔ بہت تھوڑے لوگ ایسے تھے جو ان تباہ کاریوں میں مبتلا نہ تھے۔ وَاتَّبَعُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا ؛ اور جو ظالم تھے، بدکار تھے وہ اتباع کرتے اور پیچھے پڑے رہتے۔ مَا أَتَوْا فِيهِ ؛ ان آسائشوں،

راحتوں اور آراموں کے پیچھے۔ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ؛ اور تھے وہ لوگ مجرم۔ جرم کرنا ان کا کام تھا۔

ترجمہ:- پھر کیوں ایسے لوگ نہ ہوئے جو پہلے زمانہ کے لوگوں کے رہے سہے نیک اعمال پر ہوتے، جو لوگوں کو زمین میں شر و فساد سے روکتے۔ مگر ہاں! تھوڑے ان میں سے ایسے بھی تھے جنہیں ہم نے نجات دی تھی۔ اور جو ظالم تھے وہ آرامِ طلبی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور وہ مجرم بھی تھے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿۱۱۷﴾

وَمَا كَانَ رَبُّكَ؛ اور تمہارا رب ایسا تو نہیں۔ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ؛ کہ ہلاک کر دے قریوں اور گاؤں کو ظلم سے۔ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ؛ حالانکہ اس کے رہنے والے نیکوکار ہیں۔ اور اہلِ قریہ مصلح اور صلاح کار ہیں۔

ترجمہ:- اور تمہارا رب ایسا تو نہیں کہ گاؤں کو (قریوں کو) ظلم سے ہلاک کر دے حالانکہ اس کے رہنے والے نیکوکار (اور مصلحین) ہیں۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿۱۱۸﴾

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ؛ اور اگر تمہارا رب چاہتا اور خدا کی مشیت ہوتی۔ لَجَعَلَ النَّاسَ؛ تو ضرور کر دیتا، پیدا کرتا تمام لوگوں کو۔ أُمَّةً وَاحِدَةً؛ ایک ہی قسم کے، ایک ہی گروہ کے۔ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ؛ اور یہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے کیونکہ سب کی فطرت ایک نہیں ہو سکتی۔

ترجمہ:- اور اگر خدا چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی قسم کا بناتا اور یہ تو ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے۔

إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لِأَمَلْنِ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۱۹﴾

إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ؛ مگر جن پر تمہارا رب رحم کرے۔ وہ نہ آپس میں اختلاف کریں گے۔ نہ کسی پر ظلم و ستم کریں گے۔ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ؛ اور اس واسطے ان کو پیدا کیا ہے۔ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ؛ اور تمہارے رب کی بات تو آخر پوری ہو کر ہی رہی۔ لِأَمَلْنِ جَهَنَّمَ؛ کہ میں ضرور جہنم کو بھر دوں گا۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ؛ جنوں اور انسانوں میں سب سے

ترجمہ:- مگر جس پر تمہارا رب رحم کرے۔ اور اس لئے انہیں خدا نے پیدا کیا تھا۔ اور اب تو تمہارے خدا کی بات پوری ہو گئی کہ دوزخ کو تو جن و انس سے بھر دوں گا۔